صوبائی کونسل پنجاب

مباحثات

22 اکتوبر 1984ء

(26 محرم الحرام 1405ھ)

جلد 3 ۔ شمارہ 1

مندرجات

(پیر 22 اکتوبر 1984ء)

نمبر شمار		صفحہ نمبر
1	۔ تلاوت قرآن حکیم اور اس کا اردو ترجمہ — —	1
2	۔ فہرست وزراء ، حکومت پنجاب — —	2
3	۔ فہرست منتخب اراکین ، صوبائی کونسل ، پنجاب —	3
4	۔ فہرست نامزد اراکین ، صوبائی کونسل پنجاب —	9
5	۔ جناب گورنر/چیئرمین ، صوبائی کونسل ، پنجاب کا افتتاحی خطاب — — —	11
6	۔ چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ کی جانب سے سالانہ ترقیاتی پروگرام 84-1983 و 85-1984 کا جائزہ	22
7	۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام پر بحث — —	38
8	۔ چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ کے اختتامی کلمات —	99
9	۔ سبجیکٹ کمیٹی برائے صنعت و تجارت و معدنی ترقی کی سفارشات پر عملدرآمد کی رپورٹ — —	121
10	۔ سبجیکٹ کمیٹی برائے اطلاعات ، ثقافت و سیاحت کی سفارشات پر عملدرآمد کی رپورٹ — —	127

11	۔ سبجیکٹ کمیٹی برائے امداد باہمی کی سفارشات پر عملدرآمد کی رپورٹ — — — — —	131
12	۔ سبجیکٹ کمیٹی برائے پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ کی سفارشات پر عملدرآمد کی رپورٹ — —	133
13	۔ سبجیکٹ کمیٹی برائے خوراک کی سفارشات پر عملدرآمد کی رپورٹ — — —	137
14	۔ سبجیکٹ کمیٹی برائے محنت کی سفارشات پر عملدرآمد کی رپورٹ — — — — —	140
15	۔ سبجیکٹ کمیٹی برائے مال کی سفارشات پر عملدرآمد کی رپورٹ — — — — —	145
16	۔ سبجیکٹ کمیٹی برائے مواصلات و تعمیرات کی سفارشات پر عملدرآمد کی رپورٹ — — —	153
17	۔ سبجیکٹ کمیٹی برائے آبکاری و محصولات کی سفارشات پر عملدرآمد کی رپورٹ — — —	157
18	۔ سبجیکٹ کمیٹی برائے زراعت کی سفارشات پر عملدرآمد کی رپورٹ — — —	159
19	۔ سبجیکٹ کمیٹی برائے تعلیم کی سفارشات پر عملدرآمد کی رپورٹ — — — —	174
20	۔ سبجیکٹ کمیٹی برائے امن عامہ کی سفارشات پر عملدرآمد کی رپورٹ — — —	186
21	۔ سبجیکٹ کمیٹی برائے آبپاشی و برقی قوت کی سفارشات پر عملدرآمد کی رپورٹ — — —	196
22	۔ سبجیکٹ کمیٹی برائے صحت کی سفارشات پر عملدرآمد کی رپورٹ — — — —	218
23	۔ سبجیکٹ کمیٹی برائے سماجی بہبود و زکواۃ کی سفارشات پر عملدرآمد کی رپورٹ — — —	225
24	۔ سبجیکٹ کمیٹی برائے ٹرانسپورٹ کی سفارشات پر عملدرآمد کی رپورٹ — — —	227
25	۔ سبجیکٹ کمیٹی برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی سفارشات پر عملدرآمد کی رپورٹ — —	235
26	۔ سبجیکٹ کمیٹی برائے جنگلات تحفظ جنگلی حیات و ماہی پروری کی سفارشات پر عملدرآمد کی رپورٹ —	257
27	سبجیکٹ کمیٹی برائے ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ کی سفارشات پر عملدرآمد کی رپورٹ — — —	260

صوبائی کونسل پنجاب

صوبائی کونسل پنجاب کا تیسرا اجلاس

پیر 22 اکتوبر 1984ء (26 محرم الحرام 1405ھ)

صوبائی کونسل پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں 10 بجے صبح منعقد ہوا ۔ جناب گورنر/چیئرمین صوبائی کونسل پنجاب لیفٹیننٹ جنرل غلام جیلانی خان صاحب کرسئی صدارت پر متمکن ہوئے ۔

اناؤنسر (جناب ابصار عبدالعلی) — اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم خواتین حضرات السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ

صوبائی کونسل پنجاب کے چار روزہ اجلاس کے پہلے روز کی یہ افتتاحی نشست ہے ۔ جناب گورنر پنجاب جو صوبائی کونسل پنجاب کے چیئرمین بھی ہیں تشریف لا چکے ہیں ان کی اجازت سے اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز خدائے قدوس کے با برکت کلام سے ہوتا ہے ۔ جناب قاری علی حسین صدیقی تلاوت قرآن پاک فرمائیں گے ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ ۝ وَأَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِأَنْفُسِكُمْ وَمَا تُنْفِقُوْنَ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝

وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ۝

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(س رعد - ۱۱ ، س انفال - ۴۶ ، س بقرہ ۲۷۲ ، س نساء - ۳۶ ، س انعام - ۱۶۵ ۔)

بلاشبہ اللہ کسی قوم کی حالت کو اس وقت تک ہرگز نہیں بدلتا جب تک کہ وہ لوگ اپنی صلاحیت کے مطابق خود اپنی حالت کو نہیں بدلتے ۔ اور تم اللہ اور اس کے حکم پر چلتے رہو اور آپس میں ہرگز نہ جھگڑنا ورنہ تم کمزور ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی ۔ اور تم صبر و استقامت سے کام لیا کرو بلاشبہ اللہ صبر و استقامت سے کام لینے والوں کے ساتھ ہے ۔

اور جو تم فلاح و بہبود کے کاموں پر خرچ کرو گے اس کا فائدہ تم ہی کو ہوگا ۔ اور ظاہر ہے کہ تم اللہ ہی کی خوشنودی کے لئے خرچ کرو گے اور جو بھی مال و دولت کار خیر پر خرچ کرو گے ۔ اس کا تم کو پورا پورا صلہ عطا کر دیا جائے گا ۔

اور تم تمام ہمسایوں اجنبی ہمسایوں اور ساتھ میں بیٹھنے والے رفیقوں ، مسافروں اور جو تمہارے مملوک ہیں ان سب کے ساتھ احسان کیا کرو کیونکہ (اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے) بلاشبہ اللہ اکڑ کر چلنے والوں اور غرور کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ۔

اور وہی اللہ ہی تو ہے جس نے تم کو زمین پر اپنا نائب و خلیفہ بنایا اور تم میں سے بعض کے بعض پر درجے بلند کئے تاکہ جو کچھ اس نے تم کو عطا کیا ہے اس میں تمہاری آزمائش کرے ۔ بلاشبہ تمہارا پروردگار جلد سزا دینے والا اور بلاشبہ وہ بخشنے والا مہربان بھی ہے ۔

وما علینا الا البلاغ

صوبائی کونسل پنجاب

چیئرمین

لیفٹیننٹ جنرل غلام جیلانی خان

گورنر مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر زون اے پنجاب

معتمد صوبائی کونسل پنجاب

جناب محمد محبوب عباسی

فہرست وزراء صوبائی حکومت پنجاب

نمبر شمار	نام	محکمہ/محکمہ جات
1 -	چوہدری عبدالغفور	قانون و تعلیم
2 -	ملک اللہ یار خان	مال - ریلیف صنعت و ترقی معدنیات محنت مقامی حکومت و دیہی ترقی
3 -	جناب غضنفر محمد خان	زراعت - امداد باہمی پرورش حیوانات و جنگلی جانوران فشریز اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ جنگلات آبپاشی - نقل و حمل
4 -	چوہدری حامد ناصر	صحت
5 -	جناب محمد نواز شریف	مالیات آبکاری و محصولات
6 -	سردار رفیق حیدر خان لغاری	خوراک
7 -	میاں صلاح الدین	مواصلات و تعمیرات ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ
8 -	میاں محمد ذاکر قریشی	اوقاف سماجی بہبود و زکوات نوآبادیات اشتمال اراضی آباد کاری و بحالیات

نمبر شمار	نام رکن	عہدہ
	ضلع لاہور	
1	میاں شجاع الرحمن	میئر لاہور میونسپل کارپوریشن
2	خواجہ ریاض محمود	ڈپٹی میئر لاہور میونسپل کارپوریشن
3	سردار خالد عمر	چیئرمین ضلع کونسل لاہور
4	جناب وزیر علی بھٹی	وائس چیئرمین ضلع کونسل لاہور
5	بیگم عارفہ طوسی	لیڈی کونسلر لاہور میونسپل کارپوریشن
6	مس شاہین عتیق الرحمن	لیڈی کونسلر لاہور میونسپل کارپوریشن
	ضلع قصور	
7	چوہدری حاکم علی	چیئرمین ضلع کونسل قصور
8	رانا محمد اقبال	وائس چیئرمین ضلع کونسل قصور
9	سید مظفر حسن کاظمی	چیئرمین میونسپل کمیٹی قصور
	ضلع اوکاڑہ	
10	میاں منظور احمد وٹو	چیئرمین ضلع کونسل اوکاڑہ
11	ملک نواب علی بھٹی	وائس چیئرمین ضلع کونسل اوکاڑہ
12	جناب نواب محمد یحییٰ	چیئرمین میونسپل کمیٹی اوکاڑہ
	ضلع شیخوپورہ	
13	چوہدری نعیم حسین چٹھہ	چیئرمین ضلع کونسل شیخوپورہ
14	رائے محمد حیات کھرل	وائس چیئرمین ضلع کونسل شیخوپورہ
15	ملک محمد بشیر احمد بلوچ	چیئرمین میونسپل کمیٹی شیخوپورہ
	ضلع گوجرانوالہ	
16	چوہدری رحمت علی باگڑی	چیئرمین ضلع کونسل گوجرانوالہ
17	رانا نذیر احمد خان	وائس چیئرمین ضلع کونسل گوجرانوالہ
18	حاجی محمد اسلم بٹ	میئر میونسپل کارپوریشن گوجرانوالہ
19	حاجی بشیر اللہ	ڈپٹی میئر میونسپل کارپوریشن گوجرانوالہ

نمبر شمار	نام رکن	عہدہ
	ضلع گجرات	
20	چوہدری پرویز الٰہی	چیئرمین ضلع کونسل گجرات
21	چوہدری منور حسین تارڑ	وائس چیئرمین ضلع کونسل گجرات
22	میاں محمد اکبر فاروقی	چیئرمین میونسپل کمیٹی گجرات
	ضلع سیالکوٹ	
23	چوہدری اختر علی	چیئرمین ضلع کونسل سیالکوٹ
24	حاجی محمد ارشاد رندھاوا	وائس چیئرمین ضلع کونسل سیالکوٹ
25	کیپٹن ڈاکٹر محمد اشرف	میئر میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ
26	شیخ ظفر اقبال	ڈپٹی میئر میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ
27	سیدہ ساجدہ نیر عابدی	لیڈی کونسلر ضلع کونسل سیالکوٹ
	ضلع راولپنڈی	
28	شیخ غلام حسین	میئر میونسپل کارپوریشن راولپنڈی
29	آغا عبدالرشید جیلانی	ڈپٹی میئر میونسپل کارپوریشن راولپنڈی
30	جناب محمد بشارت راجہ	چیئرمین ضلع کونسل راولپنڈی
31	قاضی عبدالقدوس	وائس چیئرمین ضلع کونسل راولپنڈی
32	بیگم نجمہ حمید	لیڈی کونسلر میونسپل کارپوریشن راولپنڈی
	ضلع اٹک	
33	ملک عطا محمد	چیئرمین ضلع کونسل اٹک
34	سید اعجاز حسین بخاری	وائس چیئرمین ضلع کونسل اٹک
35	شیخ آفتاب احمد	چیئرمین میونسپل کمیٹی اٹک
	ضلع جہلم	
36	راجہ عظمت کمال خان	چیئرمین ضلع کونسل جہلم
37	سردار نواب خان	وائس چیئرمین ضلع کونسل جہلم
38	راجہ محمد افضل خان	چیئرمین میونسپل کمیٹی جہلم
39	ڈاکٹر گلشن حقیق مرزا	لیڈی کونسلر میونسپل کمیٹی جہلم

نمبر شمار	نام رکن	عہدہ

ضلع سرگودھا

40	چوہدری انور علی چیمہ	چیئرمین ضلع کونسل سرگودھا
41	میاں ذوالفقار علی کلیار	وائس چیئرمین ضلع کونسل سرگودھا
42	چوہدری عبدالحمید	میئر میونسپل کارپوریشن سرگودھا
43	چوہدری محمد جاوید اقبال چیمہ	ڈپٹی میئر میونسپل کارپوریشن سرگودھا

ضلع خوشاب

44	ملک ظفر احمد بندیال	چیئرمین ضلع کونسل خوشاب
45	ملک محمد اکبر خان اعوان	وائس چیئرمین ضلع کونسل خوشاب
46	حاجی محمد شریف خان بلوچ	چیئرمین میونسپل کمیٹی خوشاب

ضلع میانوالی

47	جناب گل حمید خان روکڑی	چیئرمین ضلع کونسل میانوالی
48	جناب سیف اللہ خان دراخیل	وائس چیئرمین ضلع کونسل میانوالی
49	حاجی شیخ محمد عظیم	چیئرمین میونسپل کمیٹی میانوالی
50	ڈاکٹر مسز ثریا سلطانہ	لیڈی کونسلر ضلع کونسل میانوالی

ضلع بھکر

51	خان رشید اکبر خان	چیئرمین ضلع کونسل بھکر
52	جناب محمد ظفراللہ خان	وائس چیئرمین ضلع کونسل بھکر
53	ملک نذیر احمد اترا	چیئرمین میونسپل کمیٹی بھکر

ضلع فیصل آباد

54	چوہدری شیر علی	میئر میونسپل کارپوریشن فیصل آباد
55	مس سکینہ بیگم چوہدری	ڈپٹی میئر میونسپل کارپوریشن فیصل آباد
56	چوہدری محمد نذیر احمد	چیئرمین ضلع کونسل فیصل آباد
57	راؤ صفدر علی خان	وائس چیئرمین ضلع کونسل فیصل آباد

نمبر شمار	نام رکن	عہدہ

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

58	چوھدری قادر بخش	چیئرمین ضلع کونسل ٹوبہ ٹیک سنگھ
59	میاں عبداللطیف	وائس چیئرمین ضلع کونسل ٹوبہ ٹیک سنگھ
60	میاں اختیار حسین	چیئرمین میونسپل کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ

ضلع جھنگ

61	سیدہ عابدہ حسین	چیئرمین ضلع کونسل جھنگ
62	چوھدری دلاور خان	وائس چیئرمین ضلع کونسل جھنگ
63	شیخ محمد اقبال	چیئرمین میونسپل کمیٹی جھنگ

ضلع ملتان

64	نوابزادہ غلام قاسم خان خاکوانی	میئر میونسپل کارپوریشن ملتان
65	جناب عباس علی انصاری	ڈپٹی میئر میونسپل کارپوریشن ملتان
66	مخدوم زادہ سید یوسف رضا گیلانی ۔	چیئرمین ضلع کونسل ملتان
67	مہر ظفر احمد ہراج	وائس چیئرمین ضلع کونسل ملتان
68	بیگم زبیدہ جعفری	لیڈی کونسلر میونسپل کارپوریشن ملتان

ضلع وہاڑی

69	جناب محمد ممتاز خان کھچی	چیئرمین ضلع کونسل وہاڑی
70	چوھدری خوشحال محمد ڈوگر	وائس چیئرمین ضلع کونسل وہاڑی
71	چوھدری محمد صادق	چیئرمین میونسپل کمیٹی وہاڑی

ضلع ساہیوال

72	ملک اقبال احمد لنگڑیال	چیئرمین ضلع کونسل ساہیوال
73	رانا نعیم محمود خان	وائس چیئرمین ضلع کونسل ساہیوال
74	چوھدری ممتاز حسین	چیئرمین میونسپل کمیٹی ساہیوال

نمبر شمار	نام رکن	عہدہ

ضلع ڈیرہ غازی خان

75	سردار مقصود احمد خان لغاری	چیئرمین ضلع کونسل ڈیرہ غازی خان
76	سردار محمد امجد فاروق خان کھوسہ ۔	وائس چیئرمین ضلع کونسل ڈیرہ غازی خان ۔
77	سردار عالم خان کھتران	چیئرمین میونسپل کمیٹی ڈیرہ غازی خان

ضلع راجن پور

78	سردار حاجی غلام مجتبیٰ خان دریشک ۔	چیئرمین ضلع کونسل راجن پور
79	خواجہ بخش خان گورچنی	وائس چیئرمین ضلع کونسل راجن پور
80	سید محمد صادق شاہ	چیئرمین میونسپل کمیٹی راجن پور

ضلع لیہ

81	چوہدری محمد حنیف	چیئرمین ضلع کونسل لیہ
82	خان محمد جہانگیر خان	وائس چیئرمین ضلع کونسل لیہ
83	سید اختر حسین شاہ	چیئرمین میونسپل کمیٹی لیہ

ضلع مظفر گڑھ

84	ملک غلام محمد مجتبیٰ غازی کھر	چیئرمین ضلع کونسل مظفر گڑھ
85	میاں امتیاز علیم قریشی ہاشمی	وائس چیئرمین ضلع کونسل مظفر گڑھ
86	رانا محمد حنیف خان	چیئرمین میونسپل کمیٹی مظفر گڑھ

ضلع بہاولپور

87	سید محمود اکبر شاہ رضوی	چیئرمین ضلع کونسل بہاولپور
88	ملک جہانگیر اختر	وائس چیئرمین ضلع کونسل بہاولپور
89	چوہدری عبدالمجید	چیئرمین میونسپل کمیٹی بہاولپور

نمبر شمار	نام رکن	عہدہ
	ضلع بہاولنگر	
90	میاں غلام محمد ممونکا	چیئرمین ضلع کونسل بہاولنگر
91	میاں مقصود احمد موھل	وائس چیئرمین ضلع کونسل بہاولنگر
92	چوہدری نیاز احمد	چیئرمین میونسپل کمیٹی بہاولنگر
	ضلع رحیم یار خاں	
93	سردار رفیق حیدر خان لغاری	چیئرمین ضلع کونسل رحیم یارخان
94	خواجہ محمد اصغر کوریجہ	وائس چیئرمین ضلع کونسل رحیم یار خان ۔
95	میاں عبدالخالق	چیئرمین میونسپل کمیٹی رحیم یارخان

نامزد اراکین صوبائی کونسل پنجاب

نمبر شمار	نام رکن	عہدہ
1	بیگم مسعودہ حامد	چیئرمین اپوا (پنجاب برانچ)
2	بیگم ممتاز یو کرامت	رکن پاکستان ہلال احمر
3	بیگم آغا غضنفر	8 لیاقت علی روڈ فیصل آباد
4	بیگم زبیدہ احسان الحق حقی	صدر ویمن سوشل ویلفیئر آرگنائزیشن بہاولپور ڈویژن
5	جناب اقبال احمد قریشی	قریشی دواخانہ لیبارٹریز نیو مالیمار ملتان روڈ لاہور
6	ملک اللہ یار خاں	پروگریسو فارمر بارانی ایریا
7	خان امیر عبداللہ خان روکڑی	وائس چیئرمین پنجاب رورل کوآپریٹو کارپوریشن
8	چوہدری ہارون الرشید تھہیم	چیف آرگنائزر انجمن کاشتکاران پنجاب
9	جناب خاقان بابر	صدر آل پاکستان فری لیگل ایڈ سوسائٹی
10	میاں محمد منیر	سینئر وائس پریزیڈنٹ آل پاکستان فیڈریشن آف ٹریڈ یونین لاہور
11	سردار محمد عظیم خان سدوزئی	صدر شیپ بریڈرز ایسوسی ایشن ملتان
12	الحاج چوہدری محمد حیات	جنرل سیکرٹری پاکستان موٹر ٹرانسپورٹ فیڈریشن ۔
13	میاں فضل احمد	رکن پنجاب سوشل سروسز بورڈ صدر ٹی بی ایسوسی ایشن ۔
14	جناب مشتاق احمد	صدر لاہور چیمبرز آف کامرس انڈسٹریز ۔
15	شیخ محمد لطیف	سینئر وائس پریذیڈنٹ انجمن حمایت اسلام ۔
16	ڈاکٹر محمد سعید احمد	سابقہ صدر پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن (پنجاب برانچ) ۔

نمبر شمار	نام رکن	عہدہ
17	سید منور علی	سابقہ صدر پاکستان انسٹیٹیوٹ آف انجنیئرنگ ۔
18	مسٹر عبدالقیوم بھٹی	صدر بورڈ آف ڈائریکٹرز لاہور سٹاک ایکسچینج لاہور
19	جناب رشید صدیقی	صدر پاکستان فیڈرل یونین آف جرنلسٹس
20	حاجی صالح محمد نیازی	صدر آل پاکستان ٹریڈ یونینز کنفیڈریشن و صدر پاکستان روڈ ٹرانسپورٹ ورکرز فیڈریشن
21	جناب سراج قریشی	صدر مرکزی انجمن تاجران لاہور
22	چوہدری ظہیر احمد تاج	جنرل سیکرٹری پنجاب فیڈریشن آف ٹریڈ یونین ۔
23	چوہدری غلام حیدر سجاد	صدر کسان بورڈ ، پنجاب
24	حاجی مقبول احمد بٹ	صدر انجمن تاجران (رجسٹرڈ) لاہور
25	جناب محمد صدیق اکبر بخاری	چک حیدر آباد تحصیل و ضلع ملتان 15 اے مال روڈ ملتان چھاؤنی ۔
26	بیگم بشریٰ رحمن	وطن دوست 8 سی احمد پارک نیو گارڈن ٹاؤن لاہور ۔

جناب گورنر/چیئرمین صوبائی کونسل پنجاب کا افتتاحی خطاب

اناؤنسر - جناب گورنر صاحب چیئرمین صوبائی کونسل پنجاب اب آپ سے مخاطب ہوتے ہیں - خواتین و حضرات جناب گورنر -

جناب چیئرمین - (لیفٹیننٹ جنرل غلام جیلانی خان) - بسم اللہ الرحمن الرحیم معزز کونسلر خواتین و حضرات - السلام علیکم -

اس سال کے دوران یہ ہمارا تیسرا اجلاس ہے - میں آپ کا خیر مقدم کرتا ہوں - اور آپ سب کو خوش آمدید کہتا ہوں - مجھے امید ہے کہ آپ حسب معمول اس اجلاس کی کارروائی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے - اس موقعہ پر میں صوبائی کونسل کے ان نئے اراکین کو خاص طور پر خوش آمدید کہتا ہوں - جو اپنے بلدیاتی اداروں میں ضمنی انتخاب جیت کر صوبائی کونسل کے ممبر بنے ہیں اور آج پہلی بار کونسل کے اجلاس میں شریک ہو رہے ہیں -

خواتین و حضرات - حال ہی میں صدر پاکستان نے سندھ کا دورہ کیا جس کے دوران پاکستان کی سرحدوں کی صورتحال کے متعلق سوالات اٹھائے گئے چند روز پہلے جب صدر پاکستان لاہور آئے تو اس قسم کے سوالات یہاں بھی اٹھائے گئے - صدر پاکستان نے یقین دہانی کرائی کہ گو حالات قدرے تشویشناک ہیں تاہم ہمیں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں قوم حالات سے پوری طرح با خبر ہے جہاں تک دفاع کا تعلق ہے نو کروڑ عوام اس کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں اور ہمیں اپنے اوپر بھروسہ ہے اس کا بھی انکشاف ہوا کہ بعض بیرونی طاقتیں پاکستان کو نقصان پہنچانے کے لیے روپیہ تقسیم کر رہی ہیں ایسے عناصر بھی ہیں - جو ان کے ہاتھوں کھیل رہے ہیں اور ان کے اشارے پر آئندہ ہونے والے عام انتخابات کے عمل میں رخنہ اندازیاں پیدا کرنا چاہتے ہیں -

پاکستان امن پسند ملک ہے اور کسی کے خلاف جارحانہ عزائم نہیں رکھتا ہم اپنے عظیم ہمسایوں کا احترام کرتے ہیں اور ان کے خیر خواہ ہیں ہم اپنے تمام پڑوسیوں کے ساتھ اچھے اور باعزت پڑوسی کی طرح رہنا چاہتے ہیں - ہم اپنے افغان بھائیوں کے ساتھ انسانی ہمدردی اور عین اسلامی تقاضوں کے مطابق اپنی ذمہ داریاں پوری کر رہے ہیں ہمیں امید ہے کہ حالات کے سازگار ہوتے ہی وہ اپنے وطن عزیز کو باعزت طور پر واپس لوٹیں گے ہمیں عظیم روس کے وعدوں پر پورا یقین ہے کہ وہ اپنی فوجیں افغانستان کی سر زمین سے واپس بلوالے گا -

جہاں تک ہمارے مشرقی ہمسائے بھارت کا تعلق ہے ہم ان کی موجودہ مشکلات سے باخبر ہیں وہ مصائب کی گرفت میں ہے اسے مشرقی پنجاب مقبوضہ کشمیر آندھرا پردیش وغیرہ میں مسائل کا سامنا ہے بھارت جیسے بڑے ملک کو متحد رکھنے کے لئے بھی سیاسی مسائل درپیش ہیں ہماری ہمدردیاں ان کے ساتھ ہیں ۔ ہماری خواہش اور دعا ہے کہ بھارت انتخابات کے عمل پر قابو پائے اور پاکستان کے ساتھ ایک اچھے اور بڑے ہمسائے کی طرح رہے ۔ تقسیم ہند کا مطلب ہرگز یہ نہیں تھا کہ ہم آپس میں الجھے رہیں ۔ پاکستان نے ہر ممکن کوشش کی ہے اور پہل بھی کی ہے کہ ہمارے تعلقات مثالی سب سے نزدیک اور خوشگوار ہوں بھارت بہت بڑا ملک ہے ۔ اسے ہماری پرخلوص پیشکش کو بلا پس و پیش قبول کرنا چاہیئے اور فراخدلی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے ۔

آج کل کئی ملکوں میں عام انتخابات کا چرچا ہے ۔ امریکہ میں انتخابات ہو رہے ہیں اسی طرح ہندوستان اور بنگلہ دیش میں بھی انتخابات ہونے والے ہیں ۔ انتخابات ایک اپنا ماحول پیدا کرتے ہیں ان کا ایک اپنا بخار ہوتا ہے جہاں تک ہمارے انتخابات کا تعلق ہے انشاءاللہ ہم 12 اگست 1983ء کے اعلان کے مطابق انتخابات کروائیں گے ۔ ہمارے نزدیک عام انتخابات اور قومی سلامتی دونوں اہم ہیں ۔

کسی بھی جمہوری نظام کی کامیابی کا انحصار اس امر پر ہے کہ ہم میں رواداری تحمل و برداشت اور بردباری کا جذبہ کس حد تک موجود ہے ہمیں اپنے اندر یہ خصوصیات پیدا کرنا ہونگی ۔ تا کہ جمہوریت صحیح معنوں میں پروان چڑھ سکے ۔ ہمیں دوسروں کی خواہشات کا احترام کرنا چاہیئے ۔ معاشرے اور انسانیت کی بنیادی اقدار کا احترام کرنا چاہیئے یہی وہ سبق ہے جو محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا ہے اور جس پر عمل پیرا ہو کر ہم اپنے معاشرے کو امن و آشتی کا گہوارا بنا سکتے ہیں ۔ ہمارا کوئی قول یا فعل ایسا نہیں ہونا چاہیئے جس سے کسی کی دلآزاری ہو ہمیں ذہانت شعور پختگی اور سمجھ بوجھ سے کام لینا ہو گا بحیثیت قوم ہمیں وقت کی نزاکت کا پورا پورا احساس ہونا چاہیئے ہمیں کوئی ایسا قدم نہیں اٹھانا چاہیئے جو ملک اور قوم کے مفاد کے منافی ہو ۔ ملکی حالات کے ساتھ ساتھ ہمیں گردو نواح کے حالات پر بھی نظر رکھنا ہو گی کیونکہ آج کے دور میں کوئی قوم بین الاقوامی صورتحال سے قطع تعلق کر کے زندہ نہیں رہ سکتی ظاہر ہے کہ قومی اور بین الاقوامی سطح پر وقوع پذیر ہونے والے معاملات ہم پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں ۔

جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم اپنے تمام ہمسایوں سے پرامن تعلقات رکھنے کے خواہشمند ہیں ۔ ہم امن با عزت بقائے باہمی اور جمہوری اشتراک عمل پر یقین رکھتے ہیں اسکے ساتھ ساتھ ہمیں اپنی معاشی معاشرتی اور سیاسی ترقی کے عمل کا تحفظ بھی کرنا ہے ۔ ہم امن کی راہ پر گامزن رہنا چاہتے ہیں ۔ ہم نہ تو خود مشتعل ہوں گے اور نہ ہی کسی اور کو مشتعل ہونے کا موقع دینا چاہتے ہیں ۔ اسی میں ہماری بہتری ہے اور اسی میں ان کی بہتری مضمر ہے کہ تلخ اور ترش باتوں سے گریز کریں ۔ عقلمندی کا تقاضا بھی یہی ہے ۔

خواتین و حضرات اس سے پہلے کہ میں دیگر موضوعات پر کچھ کہوں میں سب سے پہلے بلدیاتی اداروں کے متعلق چند باتیں کہنا چاہوں گا اس میں کوئی شک نہیں کہ بلدیاتی نظام کے رائج ہونے سے نہایت مفید اثرات برآمد ہوئے ہیں ۔ بلدیاتی اداروں کی بدولت نہ صرف عوام کو ترقیاتی سرگرمیوں میں شرکت کرنے کا موقع ملا ہے بلکہ انکی بدولت بنیادی سطح سے عوامی قیادت بھی ابھرکر سامنے آئی ہے ۔ بلدیاتی اداروں کی ترقی سے نہایت مفید اور دور رس نتائج حاصل ہونگے ۔ اس سے ملک میں منتخب اداروں کے قیام اور نشو ونما میں مدد ملے گی ۔ بلدیاتی اداروں نے ملک کی اقتصادی تعمیری اور سماجی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے بلدیاتی اداروں نے خود اعتمادی اور خود انحصاری کے جذبہ کو ابھارا ہے ۔ تعاون اور رواداری کی صلاحیتوں کو پروان چڑھایا ہے ۔

عام طور پر بلدیاتی اداروں کی کارکردگی تسلی بخش اور قابل تعریف رہی ہے ۔ تاہم کہیں کہیں ایسی مثالیں دیکھنے میں آئی ہیں جہاں کچھ چپقلش موجود ہے مگر یہ مقام شکر ہے کہ جہاں کہیں کوئی جھگڑا ہے وہاں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو آپس میں صلح و صفائی کروا دیتے ہیں یہ ایک احسن اقدام ہے جہاں تک اختلاف رائے کا تعلق ہے اختلاف رائے کوئی بری بات نہیں ۔ بشرطیکہ اس کا مقصد تعمیری ہو ۔ قانون میں بھی بلدیاتی ادارے کے سربراہ کو ہٹانے کے لئے عدم اعتماد کی گنجائش رکھی گئی ہے ۔ تمام صوبے میں عدم اعتماد کے صرف دو چار واقعات ہوئے ہیں اور وہ بھی قانونی تقاضوں کے عین مطابق ۔

قانونی موشگافیاں چھانٹنے اور ہٹ دھرمی سے کام لینے کی بجائے ہمیں زیادہ مثبت رویہ اختیار کرنا چاہئے اور انتخابات کے بعد نتائج کو خندہ پیشانی سے تسلیم کر لینا چاہئے جس طرح کہ کھیل کے میدان میں ریفری کے فیصلہ کو بلا چون و چرا مان لیا جاتا ہے اور لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو جاتے ہیں ۔

بلدیاتی ادارے اب آہستہ آہستہ مالی نظم و ضبط اور قواعد پر پہلے سے زیادہ توجہ دینے لگے ہیں ہم بھی معائنہ اور آڈٹ کے نظام کو مضبوط تر کرتے جا رہے ہیں ۔ مجھے امید ہے کہ جن بلدیاتی اداروں نے اس اہم کام کی طرف ابھی تک توجہ نہیں دی وہ بھی مالی قواعد و ضوابط کی سختی سے پابندی کریں گے ۔

بلدیاتی اداروں کی اولین ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنے بجٹ کا زیادہ سے زیادہ حصہ ترقیاتی کاموں کے لئے مختص کریں اور غیر ترقیاتی اخراجات کو کم سے کم کریں ۔ دفاتر کی تزئین و آرائش ائیر کنڈیشنر یا گاڑیوں کی خرید پر رقوم صرف کرنے کی بجائے علاقے کی ترقی اور عوام کی فلاح و بہبود اور خوشحالی کو اولیت دینی چاہئے ۔

بلدیاتی اداروں کے لئے لازمی ہے کہ وہ بجٹ میں یکمشت رقم رکھنے کی بجائے مخصوص سکیموں اور پراجیکٹ کے لئے علیحدہ علیحدہ رقمیں مختص کریں ۔ ترقیاتی منصوبہ بندی کرتے وقت فنڈز کی تقسیم منصفانہ طور پر ہونی چاہئے مشاہدے میں آیا ہے کہ بعض جگہ پر کچھ علاقوں کو محض اس لئے ترقیاتی فنڈز مہیا نہیں کہ وہاں کے منتخب نمائندوں نے چیئرمین کے حق میں ووٹ نہیں دیئے ۔ ایسا کرنا وہاں کے لوگوں کے ساتھ سراسر زیادتی ہے ۔ بلدیاتی ادارے کے ہر رکن کو اپنے علاقہ کی ترقی و خوشحالی کے جذبے سے سرشار ہونا چاہئے اور دل لگن کے ساتھ سب کو مل جل کر اور افہام و تفہیم سے کام کرنا چاہئے ۔ مجھے اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم میں سے ہر شخص بلدیاتی نظام کو بڑھتے پھولتے اور ترقی کرتے دیکھنا چاہتا ہے ۔

ترقیاتی رقوم کا بروقت استعمال کرنا ضروری ہے ۔ بلدیاتی اداروں کو چاہئے کہ وہ ترقیاتی کاموں کو جلد از جلد پایہ تکمیل تک پہنچائیں ۔ اگر ہر ماہ سالانہ ترقیاتی پروگرام کا آٹھ فیصد حصہ مکمل کر لیا جائے تو اس طرح مالی سال کی آخر میں کثیر رقوم باقی نہیں بچیں گی ۔ سال کے آخر میں خطیر رقوم کو جلدی میں خرچ کرنے کی کوشش میں کام بھی ادھورے رہ جاتے ہیں اور ان کا معیار بھی قائم نہیں رکھا جا سکتا ۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض بلدیاتی ادارے اپنے ترقیاتی فنڈ کا بروقت استعمال نہیں کر رہے اور وہاں اب تک ترقیاتی رقوم 24 فیصد کی بجائے صرف تین یا چار فیصد تک استعمال ہو پائی ہیں ۔ اس طرح بعض جگہ باہمی چپقلش کی وجہ سے ترقیاتی کاموں کی رفتار بے حد سست ہے ایسے اداروں کو کافی تنبیہ کی جا چکی ہے میں یہاں یہ واضح طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ ایسے ادارے جو ترقیاتی کاموں کو بروقت اور صحیح طور پر پایہ تکمیل تک پہنچانے سے

قاصر رہیں گے ان کے جاری رکھنے کا کوئی جواز نہیں ہو گا ۔ تاہم ان اداروں کو ہم کچھ اور موقع دینا چاہتے ہیں تاکہ وہ اپنی کارکردگی کو بہتر بنا سکیں ۔

بلدیاتی اداروں کی کارکردگی کو بہتر بنانے اور ترقیاتی کاموں کی بہتر نگرانی کے لئے ضلعی رابطہ کمیٹیوں کا قیام عمل میں لایا گیا تھا ان کمیٹیوں میں ضلع کے تمام دیہی اور شہری بلدیاتی اداروں کو خاطر خواہ نمائندگی حاصل ہے ۔ ضلعی رابطہ کمیٹیوں کا چیئرمن ضلع کونسل کے چیئرمین ہی کو بنایا گیا ہے ۔ اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ ان رابطہ کمیٹیوں کو کس حد تک موثر اور فعال بناتے ہیں ۔ آپ کو پورے اعتماد اور وثوق کے ساتھ ان کمیٹیوں کے اجلاس کی صدارت کرنی چاہئے آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ تمام سرکاری اہلکاران آپ کی مدد اور آپ کے تعاون کے لئے ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ ضلع کے ڈپٹی کمشنر کو ان کمیٹیوں میں بطور چیف ایگزیکٹو افسر شامل کیا گیا ہے ۔ ضلعی رابطہ کمیٹیوں کا قیام اس لحاظ سے بھی ایک انقلابی اقدام ہے کہ برصغیر کی تاریخ میں پہلی دفعہ ضلعی سطح پر ایک منتخب نمائندہ کو سربراہ کی حیثیت دی گئی ہے اور ضلع کے تمام سرکاری محکموں کے سربراہ ضلعی رابطہ کمیٹیوں کے ممبر ہیں ۔ سرکاری افسران کو بھی چاہئے کہ وہ بلدیاتی اداروں کی مدد کریں ۔ بلدیاتی ادارے اپنے ارتقاء کی اس منزل پر آپ کی مدد اور رہنمائی کے مستحق ہیں آپ کے مقابلہ میں ان کا انتظامی تجربہ بہت کم ہے لہذا ان سے اگر کوئی کوتاہی ہو جائے تو پورے خلوص دل محبت اور شفقت سے ان کی رہنمائی کریں ۔

ضلعی رابطہ کمیٹیوں کو وسیع اختیارات حاصل ہیں قومی تعمیر نو کی خاطر وہ نہ صرف تمام بلدیاتی اداروں کی ترقیاتی سرگرمیوں کا جائزہ لے سکتی ہیں بلکہ ضلع کے تمام سرکاری محکموں کی ترقیاتی سرگرمیوں کا جائزہ بھی لے سکتی ہیں اور کیس منگوا کر دیکھ سکتی ہیں۔ ضلعی رابطہ کمیٹیاں ترقیاتی منصوبوں پر عملدر آمد کے سلسلہ میں پیش آنے والی رکاوٹوں اور فنی مشکلات کو دور کرنے کے لئے مناسب سفارشات پیش کر سکتی ہیں اگر ان کمیٹیوں نے موثر طریقہ پر اپنے فرائض سرانجام دیئے تو ان کے اختیارات میں مزید اضافہ بھی کیا جائے گا ۔

ہم بلدیاتی نظام کو مضبوط سے مضبوط تر دیکھنے کے خواہاں ہیں اسی لئے ہم مرکز کونسل کو مضبوط بنانے کیلئے ضروری اقدامات کر رہے ہیں ۔ مرکز کونسل کو قانونی حیثیت دینے کیلئے قانون بھی بنایا جارہا ہے ہم ضلع

کونسلوں اور یونین کونسلوں کو بھی مستحکم دیکھنا چاہتے ہیں - جو ضلع کونسلیں اپنے فنڈز میں سے یونین کونسلوں کو ان کا حصہ نہیں دے رہیں انہیں چاہئے کہ وہ یونین کونسلوں کو ان کا حصہ بروقت فراہم کریں اسکے علاوہ یونین کونسلوں کو بھی چاہتے کہ وہ ٹیکس کی رقوم اکھٹی کریں - جن کے لگانے کا اختیار انہیں حاصل ہے - ایک عام هدایت کے طور پر میں یہ کہنا چاہوں گا کہ بلدیاتی اداروں کو چاہئے کہ وہ ٹیکس کی ادائیگی کے طریق کار کو سہل بنائیں تاکہ ٹیکس ادا کرنے والوں کو کسی قسم کی زحمت نہ ہو -

خواتین و حضرات - صوبہ پنجاب میں امن وامان کی صورتحال عام طور پر تسلی بخش ہے - جرائم کا مکمل قلع قمع کرنے کے لئے آپ سب کے بھر پور تعاون کی ضرورت ہے جرائم کی بیخ کنی معاشرے کے ہر فرد کی بنیادی ذمہ داری ہے - پولیس کا فرض معاشرے، کے افراد کی اس بنیادی ذمہداری کو نبھانے میں مدد دینا ہے - جرائم کا سدباب کرنے کیلئے اور ان کوششوں میں عوام کو شریک کرنے کے لئے ضلع کی سطح پر ضلعی جرائم کنٹرول کمیٹیاں اور تحصیل کی سطح پر تحصیلی جرائم کنٹرول کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں ان کمیٹیوں میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور اسسٹنٹ کمشنر چیئرمین ہیں - ضلع کے ایس پی اور ڈی ایس پی کے علاوہ منتخب ممبران اور علاقہ کے معززین بھی ان کمیٹیوں میں شامل ہیں - کرائم کنٹرول کمیٹیوں کے فرائض کی بجا آوری اسی وقت ممکن ہے جب ان کمیٹیوں کے اجلاس باقاعدگی سے منعقد ہوں اور تمام اراکین عوام کے مسائل اور شکایات میں گہری دلچسپی لیں - میں یہ بات دہرانا چاہوں گا کہ جرائم کے خاتمے کی بنیادی ذمہ داری معاشرے کے افراد کی ہے اگر کسی علاقے کے لوگ یہ تہیہ کرلیں کہ ان کے علاقہ میں کوئی کرائم سرزد نہیں ہوگا تو ایسے علاقہ میں کرائم نہیں ہو سکتا نہ ہی چور، اچکوں یا جرائم پیشہ افراد کو اتنی ہمت ہوگی کہ اس علاقہ میں گھسیں - اس بات کے لئے خود اعتمادی جرات ہمت اور اتفاق کی ضرورت ہے مشاہدہ ہے کہ جہاں لوگوں نے جرات اور ہمت کا مظاہرہ کیا وہاں مجرموں کو پکڑ لیا گیا - جرائم کے خاتمے کے لئے احتیاطی اقدامات بھی ضروری ہیں اس مقصد کے لئے انفرادی اور اجتماعی دونوں سطح پر کوششیں ضروری ہیں - ہمیں چاہئیے کہ گھروں اور گلی کوچوں کی حفاظت کے لئے چوکیدار رکھیں حکومت نے حال ہی میں چوکیدارہ نظام رائج کیا ہے اس سے معاشرے میں جرائم کے سدباب میں مدد ملی ہے ہمیں چاہئے کہ ہم اس نظام کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیں - چوکیدار رکھنا ایک قسم کی انشورنس ہے - جہاں جہاں لوگوں نے چوکیدار رکھے ہوں وہ علاقے محفوظ ہوگئے ہیں -

جہاں تک سرکاری اداروں کے کردار کا تعلق ہے اپنے اپنے ضلع میں امن وامان برقرار رکھنا اور جرائم کا سدباب کرنا ہمیشہ سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے فرائض اولین میں شامل رہا ہے - پولیس فورس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس ان فرائض کی بجاآوری کے لئے ایک آلۂ کار ہے - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ دونوں مل کر کام کرتے ہیں اور امن وامان رکھنے میں لوگوں کی مدد کرتے ہیں -

کرائم کنٹرول کمیٹیاں تشکیل دیتے وقت ہمارا مدعا یہ تھا کہ تمام ممبران ان کمیٹیوں میں بیٹھ کر اپنے اپنے علاقہ میں ہونے والے جرائم اور ان کی وجوہات کا جائزہ لیں تاکہ ان کا سدباب کیا جاسکے - میں یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ اب تک ہمیں اس میں مکمل کامیابی حاصل ہوئی ہے یا نہیں - سننے میں آیا ہے کہ منتخب نمائندے ابھی تک افسروں کے خوف کی وجہ سے کھل کر بات نہیں کرتے چند ایک ایسی مثالیں بھی سامنے آئی ہیں جہاں نشاندہی کرنے والوں کو نشانہ بنایا گیا یہ بات دکھ کی ہے اور اس کی فوری درستگی کرنا ضروری ہے - سرکاری ملازموں کو اپنے رویہ میں تبدیلی لانا ہوگی - یہ ذہن نشین کرنا چاہئیے کہ ان کمیٹیوں کے ممبر لوگوں کے منتخب کردہ ہیں - یعنی انہیں لوگوں نے چنا ہے - وہ صحیح معنوں میں citizen یا شہری ہیں لہذا ہمیں انکی باتوں کا برا نہیں منانا چاہئیے وہ تو صرف نشاندہی کرنے کمیٹیوں کے اجلاس میں آتے ہیں اس نشاندہی پر ناگواری کا اظہار کرنے کی بجائے سرکاری افسروں کو اسے قدر کی نگاہ سے دیکھنا چاہئیے اسکے متعلق ہی میں عوامی نمائندوں سے بھی اپیل کروں گا کہ وہ پسے معاملات میں ذاتیات اور مبالغہ سے بالاتر ہو کر اپنا صحیح کردار ادا کریں - کیونکہ بالآخر جمہوری قانون کے مطابق اور جیسا اور آزاد ملکوں میں ہوتا ہے سرکاری اداروں کو منتخب نمائندوں کے تابع ہونا چاہئیے -

یہاں میں پولیس فورس سے بھی یہ کہنا چاہوں گا کہ وہ اپنے تھانوں اور عملے کی اصلاح کریں - اپنے رویہ اور طریق کار میں تبدیلیاں لائیں - اچھے اور نیک لوگوں سے رابطہ رکھیں اور انکا تعاون حاصل کریں - ایف آئی آر ریکارڈ کرنے میں کوئی پس و پیش نہ کریں - انکا فرض ہے کہ ازخود بھی جرائم کا نوٹس لیں اور لوگوں کے ساتھ خوش اخلاقی اور اچھے برتاؤ کا مظاہرہ کریں حال ہی میں اکا دکا تشدد کے واقعات بھی ہمارے علم میں آئے ہیں - جن کی تحقیقات کی جا رہی ہے - تشدد کے واقعات ایک مہذب معاشرے کے چہرے پر بد نما داغ ہیں اور انہیں ہرگز برداشت نہیں کیا جا سکتا -

ھمیں یہ جائزہ لینا چاھئیے کہ تشدد کے واقعات کیوں ظہور پذیر ھوتے ھیں اگر ایسے قانون شکن افراد کو معلوم ھو کہ وہ کسی بھی وجہ سے قانون شکنی کی سزا سے بچ نہ پائیں گے تو ایسے واقعات کا خاطر خواہ تدارک ھوسکتا ہے پولیس کی قیادت کے لئے تشدد کے واقعات کا قلع قمع کرنا ایک بہت بڑا چیلنج اور فرض بھی ہے مجھے یقین ہے کہ سینئر افسران تشدد پسند رجحان رکھنے والے اھلکاران کی اصلاح کرنے میں کامیاب رھیں گے تا کہ ان کی اپنی اور پولیس فورس کی نیک نامی ھو اور یوں عوام کا اعتماد بحال ھو ۔ ایک دو تشدد کے واقعات میں ھمارے نوٹس میں آیا ہے کہ چند لوگ تشدد کرنے والوں کی پشت پناھی کر رہے ھیں یہ ایک نہایت افسوس کا مقام ہے میں ایسے حضرات سے بھی مخاطب ھونا چاھوں گا اور اپیل کرنا چاھوں گا کہ انہیں تشدد کرنے والوں کی کسی قسم کی پشت پناھی اور پردہ پوشی نہیں کرنی چاھیئے انہیں ذاتی یا برادری کے تقاضوں سے بلند رھنا چاھیئے ۔ انسانیت کے تقاضے ان سب تقاضوں سے کہیں عظیم اور بالا تر ھیں ۔

خواتین و حضرات ۔ میں یہاں یہ بھی کہتا چلوں کہ ھمارے ھاں فرقہ واریت کا رجحان بڑھتا جارھا ہے اس پر قابو پانے کی اشد ضرورت ہے اس ضمن میں میں بھی ذرائع ابلاغ اور اخبارات کو خراج تحسین پیش کرنا چاھوں گا جنھوں نے حال ھی میں ھونے والے ایسے چند ایک واقعات کو اچھالنے کی بجائے لوگوں کو میانہ روی کی تلقین کی ۔ ھمیں اپنے مذھبی جذبات پر پورا قابو پانا چاھیئے اور خود ضبطی سے کام لینا چاھیئے ۔ اسلام ھمیں تحمل و برداشت اور بردباری کی تلقین کرتا ہے ۔ ھمیں زیادہ زور مشترک اقدار کے فروغ پر دینا چاھئے اور ایسے چھوٹے چھوٹے فروعی اختلافات کو ھوا نہیں دینی چاھیئے جو بنیادی حیثیت نہیں رکھتے ۔ چاہے ھم کسی بھی مسلک سے تعلق رکھتے ھوں ۔ ھم سب کا اللہ ایک ہے رسول ایک ہے ۔ قرآن ایک ہے ۔ اور قبلہ ایک ہے ۔ مختلف مسلک تو گلاب کے ایک گلدستے کے پھولوں کی مانند ھیں جس میں لال گلاب پیلے گلاب سفید گلاب گلابی گلاب کاسنی گلاب گہرے رنگ کے گلاب ھلکے رنگ کے گلاب ھوتے ھیں ۔ لیکن ایسا گلدستہ گلاب کا گلدستہ ھی کہلاتا ہے ۔ آپ اندازہ نہیں لگا سکتے کہ مختلف مذھبی تہواروں پر امن عامہ قائم رکھنے کے لئے قانون نافذ کرنے والے اداروں کو کتنی جدوجہد کرنی پڑتی ہے ۔ کئی ماہ پہلے امن کمیٹیوں کا قیام عمل میں آتا ہے ۔ اور دوسرے کئی ایک اقدامات کرنے پڑتے

ہیں، تاکہ امن وامان کی فضا قائم رہے ۔ کاش ہم سب میں برداشت کا مادہ ہو اور ہم ایک دوسرے کے عقائد اور طریقوں کا احترام کر سکیں اور فراخدلی کا مظاہرہ کرسکیں مذہبی جلسوں کے منتظمین کو امن وامان برقرار رکھنے کی ضمانت خود دینی چاہئیے ۔

خواتین و حضرات ۔ عوام کو سستا اور فوری انصاف مہیا کرنا حکومت کے نصب العین میں شامل ہے ۔ اس مقصد کے لئے ہم نے مصالحتی عدالتیں قائم کی ہیں ۔ ہر چیئرمین یونین کونسل دیہی علاقہ میں اور ہر میونسپل کونسلر شہری علاقہ میں مصالحتی اختیارات کاحامل ہے ۔معمولی نوعیت کے فوجداری اور دیوانی مقدمات ان عدالتوں میں پیش کئے جاتے ہیں کچھ مقدمات لازمی فہرست میں آتے ہیں اور کچھ اختیاری فہرست میں ۔ اختیاری فہرست میں آنے والے مقدمات کی سماعت یہ عدالتیں اسوقت کرسکتی ہیں جب فریقین رضامند ہوں ۔ اس ضمن میں تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو چاہئیے کہ وہ ایسے تمام مقدمات جن کی سماعت قانونی طور پر صرف مصالحتی عدالتیں کرسکتی ہیں ان عدالتوں کو فوری طور پر منتقل کر دیں ۔ حال ہی میں مصالحتی عدالتوں کے اختیارات میں حکومت نے مزید اضافہ کیا ہے جن کے مطابق لازمی مقدمات کے ضمن میں اب تین ہزار روپے تک کی مالیت کے مقدمات کی سماعت کا اختیار ان عدالتوں کو دے دیا گیا ہے اس طرح اختیاری مقدمات کے ضمن میں انہی دفعات میں چار ہزار روپے مالیت کے مقدمات کا اختیار ان عدالتوں کو دے دیا گیا ہے ۔ شکایات ملی ہیں کہ بعض اوقات پولیس ایسے معاملات میں دخل اندازی کرتی ہے جو مصالحتی عدالتوں میں زیر سماعت ہوں یا جن کا فیصلہ وہاں ہو چکا ہے ۔ ممکن ہے وہ لاعلمی کی بنا پر ایسا کرتے ہوں. آئی جی صاحب کو چاہئیے کہ وہ ان کی رہنمائی کے لئے مناسب احکامات جاری کریں تاکہ مصالحتی عدالتیں اپنا کام بغیر کسی رکاوٹ کے کر سکیں ۔ اور مصالحتی عدالتوں کا نظام مضبوط سے مضبوط تر ہوسکے ۔

مصالحتی عدالتوں کے نظام کی کامیابی سے ایک طرف عام عدالتوں کا بوجھ کم ہوگا اور دوسری طرف عوام کا وقت اور پیسہ بھی بچے گا ۔ معاشرے میں امن و امان اور ہم آہنگی پیدا کرنے میں یہ عدالتیں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں ۔ میں اپیل کروں گا کہ اخبارات اور دیگر ذرائع ابلاغ عوام میں ان عدالتوں کے متعلق شعور اور آگاہی پیدا کرنے میں مدد کریں ۔ حمودالرحمن لاء کمیشن نے مصالحتی عدالتوں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ ان عدالتوں کا

بنیادی مقصد مصالحت کرانا ہے اسی لئے ان کو مصالحتی عدالتوں کا نام دیا گیا ہے ۔ مشاہدہ میں آیا ہے کہ مقامی نوعیت کے جھگڑے نمٹانے میں یہ عدالتیں ایک اہم کردار ادا کرتی ہیں ان کے قیام کا مقصد باہمی رضا مندی سمجھوتے اور ثالثی کے ذریعے معاملات کو نمٹانا ہے حقیقت تو یہ ہے کہ ایک معمولی سوجھ بوجھ کا مالک شخص بھی چھوٹے چھوٹے معاملات میں عدل وانصاف کے تقاضے پورے کرنے اور صحیح فیصلہ کرنے کی پوری اہلیت رکھتا ہے یہ خیالات حمودالرحمن لاء کمیشن کے تھے ۔

خواتین و حضرات ۔ صوبائی کونسل کا موجودہ اجلاس ایسے وقت میں منعقد ہو رہا ہے جب پنجاب کا 84-1983ء کا سالانہ ترقیاتی پروگرام پائیہ تکمیل کو پہنچ چکا ہے اور 85-1984ء کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کا آغاز ہو چکا ہے ۔ گذشتہ برس ہم نے جن عزائم کا اظہار کیا تھا الحمدللہ ان میں ہمیں بھرپور کامیابی نصیب ہوئی ہے ۔ گذشتہ سال میں کھیت سے منڈیوں تک 888 میل لمبی سڑکیں تعمیر کی گئی ہیں ۔ آبپاشی کے میدان میں 1460 میل لمبی نہروں اور نالوں کی مرمت کی گئی ۔ اپنی مدد آپ کے اصول پر دو ہزار 786 میل لمبی نہروں اور 83 میل لمبے نالوں کی صفائی کا کام پائیہ تکمیل تک پہنچا تعلیم کے شعبہ میں ابتدائی تعلیم کے فروغ کے لئے 1582 مسجد سکول اور 250 پرائمری سکول برائے طالبات کھولے گئے ۔323 پرائمری سکولوں کو مڈل کا درجہ دیا گیا۔194 مڈل سکولوں کوہائی سکولوں کا درجہ دیا گیا۔صحت کے شعبے میں گزشتہ برس 230 بنیادی ہیلتھ یونٹ قائم کئے گئے تحصیل اور ضلعی صدر مقامات پر واقع ہسپتالوں اور ضلعی سطح پر واقع ہسپتالوں کو بہتر بنانے کا کام جاری رہا ۔ جہاں تک موجودہ مالی سال یعنی 95-984 ء کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کاتعلق ہے اسکے لئے ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ پہلے سے جاری منصوبوں کی تکمیل ترجیحی بنیادوں پر کی جائے ۔ زراعت تعلیم اور صحت کے شعبوں پر خصوصی توجہ دی جائے ۔ دیہات میں صنعتوں کے فروغ کے لئے اقدامات کئے جائیں ۔ توانائی کے وسائل کو بہتر بنایا جائے اور بائیو گیس یونٹ اور چھوٹے مقامی بجلی گھروں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے ۔ نیز بارانی اور اس مانند علاقوں کی ترقی پر خصوصی توجہ دی جائے ۔ نئے ترقیاتی بجٹ میں تعلیم کے شعبے کے لئے 48 کروڑ 89 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں اس سال ااسو مسجد سکول اور ایک ہزار گرلز پرائمری سکول کھولے جائیں گے ۔ 225 پرائمری سکولوں کو مڈل اور 131 مڈل سکولوں کو ہائی کا درجہ

دیا جائے گا۔ ایک سو ہائی سکولوں میں سائنسی تجربہ گاہیں تعمیر کی جائیں گی۔ نیز اساتذہ کی تربیت اور نئی نصاب کے نفاذ کی طرف خصوصی توجہ دی جائے گی۔

زراعت ہماری معیشت کی بنیاد ہے اور موجودہ حکومت کی یہ پالیسی رہی ہے کہ زرعی پیداوار بڑھانے کے لئے کاشتکاروں بالخصوص چھوٹے کاشتکاروں کو جدید زرعی ٹیکنالوجی اور تمام زرعی لوازمات ان کے گھر پر فراہم کئے جائیں۔یہ سلسلہ موجودہ سال بھی جاری رہے گا زرعی پیداوار میں اضافہ کے لئے جدید طریقہ ہائے کاشت اپنانا بے حد ضروری ہے ہماری کوشش ہے کہ سیدھی قطاروں میں بوائی کے طریقہ کو زیادہ سے زیادہ رائج کیا جائے۔اس ضمن میں خاص طور پر کاشتکار بھائیوں کی ان کوششوں کو سراہنا چاہوں گا جو وہ زرعی پیداوار میں اضافہ کے لئے کررہے ہیں۔

گزشتہ سال نامساعد موسمی حالات کی وجہ سے کپاس کی فصل متاثر ہوئی تھی اس سال ہم کوشش کررہے ہیں کہ کپاس کی زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کی جائے اس سال صوبے میں 39 لاکھ 68 ہزار ایکڑ رقبے پر کپاس کی کاشت کی گئی ہے جس کے لئے 35 لاکھ 50 ہزار گانٹھ کا پیداواری ہدف مقرر کیا گیا اس ہدف کے حصول کیلئے حکومت نے بہت مراعات دی ہیں۔جن میں نصف قیمت پر ساڑھے آٹھ ہزار دستی پاور سپرئیرز کی فراہمی بھی شامل ہے۔ خریف کی دوسری اہم فصل دھان ہے جو اس سال ساڑھے سولہ لاکھ ایکڑ رقبے پر کاشت کی گئی ہے جس کا پیداواری ہدف 15 لاکھ 50 ہزار ٹن مقرر کیا گیا ہے۔ صوبے میں گنے کی پیداوار میں اضافے کے ساتھ ساتھ خدا کے فضل وکرم سے ہم چینی کے معاملے میں خودکفالت کی منزل پر پہنچ گئے۔ ہمیں ہماری کوشش ہے کہ چینی کی پیداوار مزید بڑھائی جائے تاکہ اس کی برآمد سے زیادہ سے زیادہ زرمبادلہ کمایا جاسکے۔

سیم وتھور کے تدارک کے لئے ضلع فیصل آباد کے تین لاکھ ایکڑ رقبہ میں سیم نالیوں کی بحالی اور توسیع کی جائے گی۔ 75 ہزار ایکڑ رقبہ میں زیر زمین پائپ ڈرینج بچھائی جائیں گی ابھی میں نے جن منصوبوں کا ذکر کیا ہے ان کے لئے 600 میل لمبی نئی سیم نالیاں کھودی جائیں گی۔ 103 میل لمبی نئی رابطہ نہریں تعمیر کی جائیں گی اور 1288 میل لمبی چھوٹی بڑی نہروں کی ری ماڈلنگ کا کام مکمل کیا جائے گا۔ 16 سو میل لمبی زیر زمین پائپ ڈرینج کی تعمیر بھی اس منصوبے کا حصہ ہے۔ان تمام منصوبوں پر عمل پیرا ہونے سے ساڑھے انیس لاکھ ایکڑ رقبے کی اصلاح ہوسکے گی۔

جہاں تک اپنی مدد آپ کے تحت سیم نالوں اور نہروں کی صفائی کا تعلق ہے اس سال 2602 میل لمبی نہروں اور سیم نالیوں کی صفائی کی جائے گی مجھے یہ بتاتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے کہ لوگ رضاکارانہ طور پر اس کام میں دلچسپی لے رہے ہیں اور انشاء اللہ اسی طرح دلچسپی لیتے رہیں گے ۔

سالانہ ترقیاتی پروگرام کی تفصیل چیئرمین پی اینڈ ڈی آج کے اجلاس میں آپ کے سامنے پیش کریں گے۔

اگست کے مہینے میں زیادہ بارشوں کی وجہ سے ضلع راجن پور اور ڈیرہ غازی خان کے دیہات میں بھاری نقصان پہنچا ۔ 120 دیہات شدید طور پر متاثر ہوئے جن میں سے 69 دیہات ضلع راجن پور سے تعلق رکھتے ہیں ان تمام متاثرین سے مجھے دلی ہمدردی ہے ۔ مصیبت کی ان گھڑیوں میں ریلیف کے محکمے نے جس جاں فشانی ہمدردی اور مستعدی کا مظاہرہ کیا میں اس کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا ۔ اسی طرح پاک فوج نے اس آڑے وقت میں متاثرین کی جو خدمات سرانجام دی ہیں وہ بھی نہایت قابل قدر ہیں۔

اپنی تقریر ختم کرنے سے پہلے ایک بار پھر میں آپ خواتین وحضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ اس اجلاس میں بھرپور حصہ لیں گے ۔ میں یہ بھی امید کرتا ہوں کہ آپ کا قیام دلچسپ اور آرام دہ ہوگا ۔

پاکستان پائندہ باد

اناؤنسر۔ خواتین وحضرات اب چائے کے لئے نصف گھنٹے کا وقفہ ہوگا ۔ اجلاس سوا گیارہ بجے تک ملتوی ہوتا ہے ۔

سالانہ ترقیاتی پروگرام 84 1983ء و 85-1984ء کا جائزہ

اناؤنسر ۔ خواتین و حضرات ، اب چیرمین منصوبہ بندی و ترقیات جناب خالد جاوید حکومت پنجاب کے سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال 84-1983ء اور سالانہ ترقیاتی پروگرام 85-1984ء تک آغاز یعنی رقوم کی فراہمی ، فنی و انتظامی منظوری اور وسائل کی دستیابی وغیرہ کا جائزہ پیش کریں گے ۔

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیات - (جناب خالد جاوید)
بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ جناب چیرمین ، اراکین صوبائی کونسل ، خواتین و حضرات ۔ میرے موضوع کا عنوان سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال

1983-84ء اور سالانہ ترقیاتی پروگرام 1984-85ء کے ابتدائی مراحل سے میں عنوان کے تحت دونوں حصوں کے بارے میں آپ کے سامنے چند ایک گزارشات پیش کروں گا۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں، گزشتہ مالی سال ہمارے چھٹے پانچ سالہ منصوبے کا ابتدائی سال تھا۔ اس کا ترقیاتی پروگرام مرتب کرتے وقت اور اس کی حکمت عملی کو وضع کرتے ہوئے ہمیں نہ صرف چھٹے پنج سالہ منصوبے کی اقدار، مقاصد، خد و خال اور ترجیحات کو پیش نظر رکھنا تھا بلکہ گزشتہ پانچ سالہ منصوبے کے نتائج اور اثرات کو بھی ملحوظ خاطر رکھنا تھا۔ ہم نے گزشتہ سال کے ترقیاتی پروگرام یا منصوبے کو گزشتہ منصوبوں کے تجربات کی روشنی میں بنایا اور حتی الوسع کوشش کی کہ اپنی ماضی کی غلطیوں کا اعادہ نہ کریں ہم نے یہ بھی کوشش کی کہ اپنی کامیابیوں میں اضافہ کریں۔ ہمارا اپنا بنیادی مطمع نظر یہی رہا کہ صوبہ میں عوام کے معیار زندگی کو بلند کیا جائے اور ایسے اقدامات کیے جائیں کہ افلاس کا خاتمہ ہو ہماری معیشت کے اہم شعبوں کی زیادہ سے زیادہ ترقی و ترویج ہو اور علاقائی و معاشی تفرقوں کو ممکن حد تک کم کیا جا سکے۔ سوچ کے پس ماندہ علاقوں میں ترقی کی شرح بڑھانے کے لیے بھی رقوم کی تخصیصات خصوصی معیار سے کی گئیں۔ خصوصی اوزان 'waltages' جن کا میں قبل ازیں بھی ذکر کر چکا ہوں، حکومت کی حکمت عملی کی ایک اہم کڑی ہے۔ اس کے مطابق کوشش کی گئی ہے کہ ترقیاتی پروگراموں کا بیشتر حصہ دوسرے علاقوں کی نسبت ان علاقوں کو دیا جائے جو کہ نسبتاً پسماندہ ہیں۔ چنانچہ کھیت سے منڈیوں تک سڑکیں، دیہی بجلی، دیہی آب رسانی اور تعلیم و صحت جیسی سہولتوں کے لئے ان پسماندہ علاقوں پر خصوصی توجہ دی گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومت نے نسبتاً زیادہ پسماندہ علاقوں کے لیے خصوصی ترقیاتی پروگرام پر عمل درآمد کرنے پر زور دیا ہے۔ گزشتہ سال سالانہ ترقیاتی پروگرام میں دیہی علاقوں میں وسائل کی منتقلی حکومت کی طرف سے زیادہ سے زیادہ توجہ دی گئی تھی تاکہ دیہاتوں اور شہروں کے درمیان ترقیاتی تفریق کو کم کیا جا سکے۔ چنانچہ 1978-79ء میں ترقیاتی پروگرام کا تقریباً 45 فی صد حصہ دیہی علاقوں کی development کے لئے مخصوص تھا۔ گزشتہ برس 1983-84ء میں یہ بڑھا کر 64 فی صد کر دیا گیا تھا۔ علاوہ ازیں ایک اور اہم خاصیت 1983-84ء کے پروگرام کی یہ بھی ہے کہ دیہی صنعتوں کی ترقی پر حکومت نے خصوصی توجہ دی ہے جیسا کہ میں پیشتر ازیں ذکر کر چکا ہوں اس مقصد کے لیے ہم نے بنیادی طبعی ڈھانچہ سڑکوں، بجلی اور دوسری اشکال میں مہیا کی ہے۔

مرتب کیا ہوا ہے اور اس پر حکومت نے کثیر رقوم بھی خرج کی ہیں ۔ مقصد یہی تھا کہ ان صنعتوں کے فروغ اور نشو و نما کے لئے ایک ایسا ماحول اور سہولتیں پیدا کی جائیں جن سے دیہی صنعتوں کو مزید ترقی مل سکے اس مقصد کے لیے حکومت نے دیہی صنعتی قرضوں کا اجراء کیا تا کہ وہ لوگ جو دیہی علاقوں میں چھوٹی چھوٹی صنعتیں لگانا چاہتے ہیں اور جن کے پاس سرمایہ نہیں ، انہیں قرضے کے حصول میں آسانی ہو سکے ۔ ترقیاتی پروگرام تشکیل دیتے وقت ہماری کوشش یہی رہی ہے کہ دستکاری کے تمام شعبہ جات میں مراکز قائم ہوں جہاں قرضوں ، خام مال اور منڈی کی سہولتیں وغیرہ سب چیزوں کو یکجا کیا جا سکے ۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں ، چھوٹی صنعتوں کا انحصار انسانی ہنر مندی پر زیادہ ہوتا ہے اور مشینی قوت پر کم اور اس وجہ سے یہ زیادہ سے زیادہ روزگار مہیا کر سکتی ہیں ۔ 1983-84ء میں ہم نے توانائی کے وسائل پر بھی خاصا زور دیا ۔ بائیو گیس پلانٹ ، جس کے بارے میں جناب گورنر نے اپنی تقریر میں ذکر کیا تھا ، اس کی ایک اہم کڑی تھی ۔ اس سال چھوٹے ہائیڈل جنریشن سٹیشنوں پر بھی تحقیقی کام شروع کر دیا گیا ہے ۔ ہمیں امید ہے کہ اس پر ہم جلد ہی منصوبے مرتب کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے ۔

خواتین و حضرات ، گذشتہ سال ترقیاتی پروگرام کے لئے کل مالی وسائل 171 کروڑ روپے تھے ۔ آپ کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ تمام کی تمام رقم کلی طور پر خرچ کی گئی اور ایک پیسہ بھی خزانے کو واپس نہیں کیا گیا ۔ (نعرہ ہائے تحسین) ۔

میں آپ کے سامنے یہ گزارش کر رہا ہوں کہ جب ہم اپنی اس کارکردگی کا موازنہ گذشتہ سالوں سے کرتے ہیں تو اس کی نمایاں خصوصیت اور بھی اجاگر ہو جاتی ہے ۔ 1978-79ء میں ترقیاتی پروگرام پر وسائل کا 91 فی صد استعمال ہوا ۔ 1979-80ء میں یہ شرح 93 فی صد تھی اور 1980-81ء میں حاصل کردہ وسائل کا 95 فی صد خرچ کیا گیا ۔ لیکن گذشتہ تین سالوں میں ہم متواتر تمام کی تمام رقوم خرچ کرتے چلے آ رہے ہیں ۔ یہ امر اس لئے بھی قابل ذکر ہے کہ ان پانچ سالوں میں ہمارے ترقیاتی منصوبوں کے وسائل تقریباً دگنا ہو چکے ہیں ۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اس مقصد کے حصول کے لئے ہم سب کو کتنی زیادہ جد و جہد کرنی پڑتی ہوگی جس کے باعث ہم دگنی رقوم کو بھی پورا پورا خرچ کرنے میں کامیاب رہے ۔ یہ کامیابی جناب گورنر کی ذاتی دلچسپی کی مرہون منت تھی اور اس کامیابی کو ممکن بنانے کے لئے حکومت کو اپنی تمام تر کوششوں کو بروئے کار لانا پڑا ۔

خواتین و حضرات ' جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ صوبے کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کی تکمیل کے تمام مراحل میں عوامی نمائندوں کو شریک کیا گیا ۔ ترقیاتی پروگرام کی تشکیل میں ضلع کونسل کے چیئرمین کے خیالات سے استفادہ کیا گیا ۔ مختلف مراحل میں ہم نے ان کے مشوروں اور ان کی سفارشات پر عمل کیا اور جیسا کہ آپ جانتے ہیں بہت سے پروگراموں مثلاً کھیت تا منڈی سڑکیں ' دیہات میں بجلی کی فراہمی ' دیہی صحت اور دیہی تعلیم سب میں ترجیحات کا تعین کرتے ہوئے بھی ہم نے ان تمام سفارشات کو مدنظر رکھا ۔

(اس مرحلے پر ملک اللہ یار خان صاحب وزیر مال نے کرسی صدارت سنبھالی) ۔

اس سلسلے میں ڈویژنل اور ضلعی کو آرڈی نیشن کمیٹیوں کو اپنے علاقوں میں ترقیاتی پروگراموں کی تشکیل میں بھر پور کردار دیا گیا ۔ میں آپ کے سامنے شعبہ وار ترقیاتی پروگرام برائے سال 1983-84ء کی تفاصیل پیش کرتا ہوں (تفاصیل بذریعہ سلائیڈز دکھائی گئیں) ۔ پہلی سلائیڈ زراعت سے متعلقہ ہے اور اس میں فراہم کردہ رقوم کے استعمال کی تفصیل ہے ۔ آپ ملاحظہ کریں گے کہ اس شعبے میں کھیت تا منڈیوں کی سڑکوں پر بہت رقوم خرچ کی گئیں اور ان پر بہت توجہ دی گئی ۔ اس طرح منصوبہ اصلاح آب پاشی کے لیے بھی کثیر رقوم مختص کی گئیں دوسرا شعبہ زرعی توسیع ' مشینی زراعت اور ذرائع آب ٹیوب ویلوں کے لئے بجلی کی فراہمی کا ہے ۔ اگلی سلائیڈ بحالی اراضی ' زرعی تحقیق ' بیج اور دیگر پروگراموں کی ہے ۔ اس شعبے میں ہماری کارکردگی نہایت بہتر رہی ۔ نہ صرف یہ کہ ہم نے تمام رقوم خرچ کیں ۔ بلکہ ہم نے زیادہ تر اہداف کا حصول بھی کیا ہے ۔

یہ سلائیڈ جو آپکے سامنے ہے وہ physical achievement کو اجاگر کرتی ہے ۔ کھیت سے منڈی تک کی سڑکیں 1982-83 میں 1394 تھیں 1983-84 میں 888 سڑکیں بنائی گئیں ۔ باقی سڑکیں انشاللہ اس سال مکمل کر دی جائیں گی تاکہ مقرر کردہ تین ہزار سڑکوں کی تعداد کی وقت پر تکمیل ہو سکے دیگر آپ دیکھیں گے ۔ کہ ہمارے صوبے میں بہت سی ایسی زمین ہے جو قابل کاشت تو ہے لیکن پانی نہ ہونے کی وجہ سے اور زمین کی اصلاح نہ ہونے کی وجہ سے وہ قابل کاشت نہیں ہوتی اس مقصد کے لئے حکومت نے ایک ادارہ قائم کیا ہے جسکا نام ادارہ استعمال اراضی پنجاب ہے pnujab land Utilization Authority انہوں نے تقریبا

8 منصوبوں کا آغاز کیا ہے جن میں سے تین منصوبے پہلے ایشیائی مرحلہ نمبر 1 - کوٹ خان پراجیکٹ اور کوٹ دیمی شاہ مکمل کئے جس کے تحت 380 ٹیوب ویل نصب کئے گئے - اور چودہ ہزار پانچ سو ایکڑ ناکارہ زمین کو قابل کاشت بنایا گیا اسکے بعد آبی کھالوں کی اصلاح کام ذکر ہے یہ بہت اہم پروگرام ہے ہم سب اس سے واقف ہیں اس پروگرام کے تین مختلف مراحل ہیں جامع سری accelerated اور تیسرا ہنگامی ان تینوں کے تحت یہ ہدف مقرر ہوئے تھے - یہ نمبر 17072 آپکے سامنے ہے اس کے مقابلہ میں 17358 کھالوں کی اصلاح کی گئی اس کی لمبائی 53029 کلو میٹر ہے جیسا کہ آپ سلائیڈ سے ملاحظہ فرمائیں گے کہ ہم نے 19 لاکھ 38 ہزار من ترقی دادہ بیجوں کو تقسیم کئے اسکی تفصیل یہ ہے کہ کپاس - دھان - مکئی - گندم - چنا - سب آپکے سامنے ہیں - اسکے لئے میں گزارش کرونگا کہ آبی وسائل میں اضافہ کرنے کے لئے حکومت نے کئی اقدامات کئے ہیں - مثلاً بجلی سے چلنے والے ٹیوب ویل جنکو subsidy پر دیا جاتا ہے - اسیطرح لفٹ پمپس subsidy پر دئے جاتے ہیں - علاوہ ازیں mini dam کے لئے بھی subsidy دی جاتی ہے - یہ تمام تفاصیل یہاں ہوتی ہیں - 8.5 کے ہدف کے مقابلہ میں 845 حصول پایا تھا - تین سو کے مقابلہ میں 307 لفٹ پمپ فراہم کئے گئے اسیطرح جو سب پالیز پر کرایہ اور ٹریکٹر زمینداروں کو ملتے ہیں انکے ذریعے ایک لاکھ 25 ہزار ایکڑ زمین کے مقابلہ میں ایک لاکھ 40 ہزار ایکڑ رقبہ ہموار کیا گیا اور اٹھارہ dams تعمیر کئے گئے یہاں ایک سو بایو گیس پلانٹ لگائے گئے پلانٹ کا ذکر ہے یہ تمام تفاصیل آپکے سامنے ہیں ایک چیز جسکا میں ذکر کرتا چلوں جو یہاں سلائیڈ پر موجود نہیں ہے پہلے رقوم کی سلائیڈ میں زرعی تحقیق کا ذکر تھا - جس پر ہم نے 1983-84 میں کافی زور دیا ماضی میں ہماری زیادہ تر توجہ بڑی بڑی فصلوں یعنی گندم چاول مکئی وغیرہ پر رہی ہے - اور چھوٹی چھوٹی فصلات جو اہم ہیں مثلاً روغنی بیج دالیں - چارہ اور سبزیاں وغیرہ پر ہم توجہ نہ دے سکے چنانچہ فصلوں کی تحقیق کے کام کو تیز تر کرنے کے لئے مخصوص پروگرام مرتب کئے گئے - اور ان کے لئے 1982-83 اور 1983-84 میں کثیر رقوم رکھی گئیں اسکے علاوہ گذشتہ سال میں زمین کو توانا رکھنے agronomy soil health نظام کاشت کاری farming system پر تحقیق کے لئے بھی پروگرام مرتب کیا گیا اب میں آپکے سامنے شعبہ افزائش حیوانات کی سلائیڈ پیش کرونگا - حکومت نے بیماری سے بچاؤ کی پرانی پالیسی سے ہٹ کر پیداواری صلاحیت

بڑھانے پر زور دیا ہے اسلئے زیادہ تر رقوم افزائش حیوانات لائیو سٹاک فارمز وغیرہ کے لئے رکھی گئیں ۔ اسکا ایک اہم حصہ افزائش مرغبانی ہے اگرچہ مویشیوں کے بارہ میں بھی یہاں ذکر ہے ۔ اس شعبے میں ہم نے ایک کروڑ پانچ لاکھ مویشیوں کا علاج کیا ایک کروڑ 28 لاکھ 50 ہزار اپنے جانوروں کو حفاظتی ٹیکے لگائے دو کروڑ 50 لاکھ مرغیوں کو حفاظتی ٹیکے لگائے گئے ۔ دو لاکھ 75 ہزار مصنوعی نسل کشی کے ٹیکے لگائے گئے یہ تمام تفاصیل اس سلائیڈ میں آپکے روبرو ہیں ۔ میں یہاں ضمناً ذکر کرتا چلوں کہ ہم ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں کہ بلدیاتی ڈسپنسریاں جو کہ بلدیاتی اداروں نے قائم کی ہیں وہاں ادویات کی فراہمی کے لئے زیادہ سے زیادہ رقم دی جائیں ۔ سال 1982-83 میں اس مد کیلئے 40 لاکھ روپے رکھے گئے تھے اسکے مقابلہ میں 1983-84 میں ایک کروڑ 47 لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی میں یہ گزارش کرنا چاہتا تھا کہ بنیادی ذمہ داریاں بلدیاتی اداروں کی ہیں ہم تو اس میں صرف مدد ہی دے سکتے ہیں جانوروں کی صحت کا خیال رکھنا انکے اولین فرائض میں شامل ہے اسکے بعد آپ جنگلات کے بارہ میں چند تفاصیل ملاحظہ فرمائیں گے ۔ اس میں ہمارا زیادہ تر فوکس "پودوں کی افزائش" پر جسکو ہم سماجی جنگلات یا سوشل فارسٹری کہتے ہیں اس پر زور رہا اس پروگرام میں کسانوں کو شجر کاری کی طرف راغب کرنے کیلئے اور اس شجر کاری کو کاروباری بنیادوں پر استوار کرنے کے لئے ترغیب دی جاتی ہے ۔ یہ ایک نہایت اہم پروگرام ہے محکمہ جنگلات کی تحقیق کے مطابق اس پروگرام کے تحت شجر کاری سے نہ صرف معاشی اقتصادی فائدہ ہوتا ہے بلکہ اس سے فصلوں کو بھی کوئی نقصان نہیں پہنچتا اس شعبہ میں ہماری مادی ترقی کے بارے میں آپ ایک سلائیڈ ملاحظہ کریں گے ۔ جس میں چند تفاصیل آپکے سامنے آئیں گی یہ پودوں کی افزائش کے سلسلے میں ہے ملاحظہ کیجئے 964 میل (avenue mile) قطاروں میں شجر کاری (3199) ایکڑ آبپاشی شجر کاری اور دریائی رقبہ میں 425 ایکڑ شجر کاری کی گئی جنگلات جن سماجی جنگلات کا میں ذکر کر رہا تھا انکے لئے جنریں تقسیم کی گئی ہیں ۔ ان میں 35 لاکھ گملا اور پودا جات اور 27 ہزار بڑے پودے شامل ہیں انتظام واٹر شیڈ منیجمنٹ کے تحت سرکاری زمینوں پر پودوں کی افزائش 707 ایکڑ تھی ۔ نجی زمین پر پودوں کی افزائش 1350 ایکڑ تھی ۔ کٹاؤ کے بچاؤ کے لئے 3388 ایکڑ رقبہ پر قابو پایا گیا اسی طرح range management میں 1494 رقبے میں نظم کاری کی گئی 222 ایکڑ رقبے میں سایہ دار درخت لگائے گئے مزید ماہی پروری کا ذکر کرنا میں ضروری سمجھونگا جو خزانوں کے استعمال

میں کمی کو پورا کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے اس شعبے کی تین اہم کڑیاں ہیں ماہی پروری کے لئے ایک تو انڈوں کا ذخیرہ کرنا ہے دوسرے مچھلی کی پیداوار بڑھانا تیسرا ماہی پروری کو فروغ دینا گزشتہ سال ایک کروڑ انڈے جمع کئے گئے مچھلی کی پیداوار 18 ہزار میٹرک ٹن ہوئی ۔ 35 سو ہیکٹر رقبہ ماہی پروری کے لئے کام میں لایا گیا میں یہاں بتاتا چلوں کہ منڈیوں میں اناج کی سپلائی اور تمام چیزیں جو زمیندار پیدا کرتے ہیں انکی مارکیٹنگ ہونی چاہئیے ۔ اس سپلائی کو باقاعدہ بنانے کے لئے اور اس بات کو یقینی کرنے کے لئے کہ کسان کو مناسب دام ملیں ہم نے ایک لاکھ ٹن خوراک نئے گوداموں میں مزید اضافہ کیا ہے ۔

اب میں آپ کے سامنے چند ایک گذارشات دیہی ترقی کے بارے میں پیش کرونگا ۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا دیہی ترقی کا تعلق سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تقریباً کئی شعبوں ویعنی زراعت تعلیم،صحت، آبپاشی،جنگلات اور بہت سے دوسرے شعبوں پر محیط ہے تاہم چند رقوم ایسی ہیں جو ہر سال محکمہ دیہی ترقی کو دی جاتی ہے ۔ وہ انکو خرچ کرتے ہیں ۔ رابطہ سڑکیں ۔ میچنگ گرانٹ ۔ انکے بارے میں آپکو علم ہے اور چھوٹی چھوٹی سکیمیں فوکل پوائنٹس انکا ذکر یہی آپکے سامنے ہے ۔

اس سلسلے میں تمام رقوم ملاحظہ کی گئیں یعنی مساوی گرانٹ سکیم ۔ چھوٹی مقامی سکیمیں سوشل ڈائریکٹو اور دیہی سڑکیں ۔ اس پروگرام میں جدولیا بیان ہوئیں ان کی تفصیل ہم آپ کو اگلی سلائیڈ ۔ میں پیش کریں گے جو مختلف حصوں میں تقسیم ہیں ان میں پکی سڑکوں کی تعمیر دی ہوئی ہے گاؤں کی سطح پر جو چھوٹی سکیمیں میں کا نمبر آپ کے سامنے ہے ۔ مساوی گرانٹ سکیم کے تحت پکی سڑکیں ۔ اینٹوں کی سڑکیں ۔ کمروں کا اضافہ [چھوٹے پلیاں خشت بندی سکولوں کی چار دیواری وغیرہ یہ تمام کی تمام آپ کے سامنے پیش ہیں ۔ اس کے بعد میں صنعتی اور معدنی ترقی کے بارے میں معروضات پیش کرونگا ۔ صنعت کے شعبہ میں حکومت کا کردار بنیادی طور پر انضباطی رہا ہے اور حکومت عمل انگیز کا کردار ادا کرتی رہی ہے ۔ تاہم اس شعبے میں جیسے میں نے پہلے آپ سے عرض کیا دیہی صنعتی ترقی کے فنڈ کا اجراء ایک اہم قدم ہے۔ اس سکیم کے تحت سرمایہ کاری کی مدمیں fixed investment کے لئے ایک لاکھ روپے اور working capital کے لئے پچاس ہزار روپے کے قرضے دئیے جاتے ہیں ۔ اور یہ قرضے ساڑھے تین سال میں واپس کرنے پڑتے ہیں ۔ یہ سکیم بہت مقبول ہوئی ۔ 84-1983ء میں 94 صنعتکاروں کو 79 لاکھ روپے کے قرضے فراہم کئے گئے ۔ صنعتی شعبے میں جو قابل ذکر بات ہے وہ یہ کہ وڈ ورکنگ سنٹر گجرات نے آزمائشی پیداوار

کا آغاز کر دیا ہے اور فیصل آباد انڈسٹریل اسٹیٹ میں اہمیت سے کام مکمل ہوئے - جن میں انتظامی عمارتیں - پانی کے اونچے ٹینک - واٹر سپلائی سیوریج ڈسپوزل وغیرہ شامل ہیں - پھر ڈسکہ سیالکوٹ میں انڈسٹریل اسٹیٹ کے دوسرے مراحل کے لئے جگہ کا انتخاب کیا گیا - اور انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکسٹائل ٹیکنالوجی گوجرانوالہ کو جدید لائنوں پر استوار کرنے کے لئے ضروری مشینری کا سامان خریدا گیا - اب آپ کے سامنے ہم ایک جائزہ آبپاشی پانی اور بجلی وغیرہ کا پیش کریں گے - اس کے لئے جو آپ سلائیڈ دیکھیں گے اس سے چند چیزیں اخذ ہونگی (اس مرحلہ پر سلائیڈ دکھائی گئی) - اس میں تین طرح کی سرگرمیاں ہیں - ایک موجودہ سہولتوں کا تحفظ - دوسرا موجودہ سہولتوں کی ترقی اور تیسرا نئی سہولتوں کی تعمیر جس کے گرد یہ تمام پروگرام بنایا گیا ہے - اب آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ سکارپ 6 کے لیے اہمیت سی رقوم مختص کی گئیں - گیارہ کروڑ روپے کے مقابلے میں نو کروڑ روپے اس پر خرچ ہوئے - پہلے واپڈا نے ایک ایکشن پروگرام دیا تھا اور واپڈا ہی یہ پروگرام execute کرتا ہے - تو وہ گیارہ کروڑ کا تھا - اس کے بعد ان کی کوئی contracting problems تھیں - تو انہوں نے اس کو turn کر دیا - اس طرح نہروں اور سیم نالوں کی بحالی کے لئے 6 کروڑ 15 لاکھ روپے کی جو رقوم پہلے مختص کی گئی تھیں اس میں سے کچھ رقوم کی اس لئے ضرورت پڑی کہ کچھ ٹیکسوں کی معافی ہوگئی اس کے بعد کچھ یو ایس ایڈ کے ساتھ معاملات تھے - جس میں کہ بہت سے decisions involved تھے ان کو ٹھیک کرتے ہوئے کافی وقت صرف ہوا نکاسی آب اور چھوٹے بندوں کی سکیمیں آپ کے سامنے پیش کی ہیں چوتھا سکارپ پروجیکٹ ضلع رحیم یار خان سے متعلق ہے اور یہ 14 لاکھ ساٹھ ہزار ایکڑ میں پھیلا ہوا ہے - نہروں اور نالوں کی بحالی کے منصوبے کا یہاں ذکر ہے - اس کے تحت تین ہزار چار سو اڑتیس میل لمبی نہریں اور 686 میل لمبے نالوں کی تعمیر نو کی جا رہی ہے اس طرح بارانی علاقوں میں آبی وسائل کی ترقی شعبہ آبپاشی کا ایک اہم حصہ ہے - جس پر آپ دیکھ رہے ہیں کہ 4 کروڑ 92 لاکھ روپے خرچ کئے ہیں اس سے دو چھوٹے Dams کی تکمیل کی گئی اور دو ڈیموں پر کام شروع کیا گیا اور تقریباً 25 ٹیوب ویلوں کی تعمیر نو کی گئی جس سے 6 ہزار دو سو پچاس ایکڑ رقبے کو فائدہ پہنچایا گیا - اس طرح اس سال ہم نے چالیس میل لمبے نئے سیم نالے تعمیر کئے - اور بہت سوں پر کام جاری رہا - اور اس طرح اتنے ہی لمبائی کے نالوں کی مرمت اور تعمیر نو کی گئی - گذشتہ سال 42 میل لمبی نہروں کی تعمیر کی گئی اور جو دیہاتوں تک بجلی پہنچانے کا پروگرام تھا اس میں سے ایک ہزار تین سو پچاس گاؤں

کو بجلی فراہم کی گئی ، قابل ذکر چیز یہ ہے کہ سال 1979-80ء تک 4789 دیہاتوں کو بجلی ملی تھی - لیکن گذشتہ پانچ سالوں میں یعنی 1979-80ء سے لیکر 1984ء تک 4229 مزید دیہاتوں کو بجلی دی گئی - یعنی جو کام تقریباً 35 سالوں میں یا بتیس تینتیس سالوں میں ہوا وہ کام حکومت نے پانچ سالوں میں سر انجام دیا - گذشتہ سال یہ تعداد 1355 تھی - اس کے بعد ہم آپ کے سامنے سڑکوں اور پلوں کا ایک جائزہ پیش کریں گے - (اس مرحلہ پر سلائیڈ دکھائی گئی) آپ ملاحظہ کریں گے کہ اس میں بھی ہم نے تمام رقوم خرچ کی سوائے پلوں کے جن کے بارے میں کچھ Problems تھیں - اور وہ مسائل یہ تھے کہ ایک تو بھوکل پل کی سکیم ایکنک کے پاس ہے اور اوکاڑہ کے پل کا ڈیزائن مکمل ہو رہا ہے - ایک آدھ پل جو میانوالی میں تھا اس کی زمین کی strata کچھ پرابلم تھی - جو بہت ہیچیدہ تھی - تو انشاءاللہ اس میں بھی بہت جلد مزید ترقی کریں گے - آپ دیکھیں گے کہ اس میں ان رقوم کا سب سے زیادہ حصہ موجودہ سڑکوں کی اصلاح اور توسیع کے لئے مختص کیا گیا ہے جو کہ تقریباً 59 فیصد ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری سڑکیں جب بنائی گئی تھیں وہ موجودہ ضروریات کے لئے ہلکے پھلکے ٹریفک کے لئے ڈیزائن کی گئی تھیں یعنی آجکل کے بھاری ٹریفک کے لئے نہیں تھیں - تو جب وہ سڑکیں خراب ہونی شروع ہو گئی ہیں ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ حتی الوسع جتنی بھی سڑکوں کو بہتر بنایا جا سکے بنایا جائے تاکہ ان پر بھاری ٹریفک گزر سکے - اس کام کو ہم جلد از جلد مکمل کر رہے ہیں - اور گذشتہ سال یعنی 1983-84ء میں 227 میل لمبی موجودہ سڑکوں کی اصلاح کی گئی - اور 119 میل لمبی نئی سڑکوں کی تعمیر کی گئی - اس میں بہت تھا ماورکوٹ سڑکیں شامل نہیں ہیں - اس کے علاوہ چیچہ وطنی کے قریب ستکھ بیاس پر ایک ہائی لیول برج مکمل ہوا سوہاوہ کے نزدیک 42 میل پر ایک cause-way بنایا گیا - تلہ گنگ کے قریب cause-way بنایا گیا - دریائے جہلم پر چک نظام اور چشتیاں ، بہاولنگر چشتیاں کے مقام پر ایک کشتیوں کا پل مکمل ہو اب میں آپ کے سامنے چند ایسے شعبہ جات کا ذکر کرونگا جو سلائیڈ پر نہیں ہیں لیکن ان کا ایک مختصراً جائزہ پیش کرتا ہوں - سب سے پہلے ہاوسنگ کے شعبے میں جو اخراجات ہوتے ہیں وہ سیلف فنانسنگ self financing کی بنیاد پر ہوتے ہیں اور رقوم ایک revolving fund سے مہیا کی جاتی ہیں - جیسے جیسے پیسے آتے ہیں ان سے کام مکمل کیا جاتا ہے - ہاوسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ ڈیپارٹمنٹ لوگوں کو پلاٹ تیار کرکے دیتا ہے اور کوشش یہ ہوتی ہے کہ حتی الوسع کم آمدنی کے لوگوں کو چھوٹے

زیادہ سے زیادہ پلاٹ مل سکیں وہ ملیں ۔ اس کی بھی ایک مثال دیتا ہوں کہ 1983-84ء میں پانچ ہزار پلاٹ بنائے گئے ۔ اس میں سے تقریباً 75 فیصد پلاٹ ساڑھے تین سے پانچ مرلے تک کے سائز کے تھے ۔ سترہ فیصد پلاٹ دس مرلے کے تھے ۔ اس کی تقسیم ظاہر کرتی ہے کہ اس پروگرام میں کم آمدنی والے لوگوں کیلئے مکانات مہیا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ فراہمی آب رسانی ۔ نکاسی آب کے پروگرام کو بھی گذشتہ سال کافی اہمیت دی گئی ہے اب آپ ملاحظہ فرمائیں کہ 1977-78ء میں 8 کروڑ 60 لاکھ روپے اس شعبے کو دئیے گئے جبکہ 1983-84ء میں اس کے لئے 21 کروڑ 79 لاکھ روپے کا خرچ ہوا اور یہ اڑھائی گنا زیادہ ہے ۔ اس طرح اس سال کے دوران 407 واٹر سپلائی اور ڈرینیج سکیموں میں 126 واٹر سپلائی اور 19 ڈرینیج سکیمیں مکمل کی گئیں اور اس کے نتیجے میں چار لاکھ مزید افراد کو پینے کا صاف پانی مہیا کیا گیا اور 75 ہزار افراد کو ڈرینیج کی سہولتیں بہم پہنچائی گئیں ۔ شہری آب رسانی اور نکاسی آب کے پروگرام میں ادارتی کارکردگی قابل اطمینان رہی ۔ کل 142 سکیموں پر کام کیا گیا ۔ 15 واٹر سپلائی سات سیوریج اور ڈرینیج سکیموں پر کام مکمل کیا گیا ۔ ان سکیموں کی تکمیل کے نتیجے میں شہری علاقوں میں مزید اڑھائی لاکھ افراد کو پینے کا صاف پانی فراہم کیا گیا اور پانچ لاکھ افراد کو سیوریج اور ڈرینیج کی سہولتیں بہم پہنچائی گئیں ۔ سرکاری ملازمین کے رہائشی مکانات کے شعبے میں بھی ادارتی کارکردگی قابل اطمینان رہی ۔ گذشتہ سال 612 رہائشی مکانات مکمل کئے گئے اور نئے ڈویژنوں اور ضلعوں میں 249 یونٹ مکمل ہوئے ۔ اسی طرح سرکاری دفاتر کے لئے بہت سی عمارات بنائی گئیں ۔ گذشتہ سال 14 کروڑ 25 لاکھ روپے خرچ کئے گئے ۔ اس شعبہ میں نئے اضلاع میں 26 دفاتر مکمل کئے گئے ۔ اب ہم آپ کے سامنے شہری ترقی کا ایک جائزہ پیش کرتے ہیں (اس مرحلہ پر سلائیڈ دکھائی گئیں) اس میں تین ادارے ہیں ۔ ان میں اس لئے دقت رہی کہ لاہور کے ترقیاتی ادارہ کی دو سکیمیں ابھی ECNEC سے منظور ہوئی ہیں جو کہ آخری مراحل میں ہیں ۔ اسلئے ان پر پیسے خرچ نہ ہو سکے ۔ فیصل آباد کے ترقیاتی ادارہ کی مین سکیم گریٹر واٹر سپلائی سکیم تھی ۔ اس کو آخری طور پر طے کر لیا گیا ہے اور امید ہے اس پر اگلے سال بہت ترقی ہوگی جہاں تک ترقیاتی ادارہ لاہور کا تعلق ہے اس محکمہ نے لوہاری دروازہ پر ایک نیا زمین دوز راستہ بنایا ہے ۔ نہر کے کنارے مغل پورہ سے ہربنس پورہ تک دونوں جانب سڑکیں مکمل کی ہیں ۔ ان کناروں پر شجرکاری بھی کی گئی ہے اور لاہور ترقیاتی ادارہ کے ذیلی ادارہ واسا میں لاہور واٹر سپلائی ۔ سیوریج اور ڈرینیج پروجیکٹ کے دوسرے مراحل کو مکمل کیا گیا ہے ۔ فیصل آباد کا میں پہلے ہی آپ

کے سامنے ذکر کرچکا ہوں ۔ ترقیاتی ادارہ ملتان کی رقوم کے استعمال کرنیکی رفتار بہت تسلی بخش رہی ۔ نکاسی آب کے جامع منصوبہ ملتان کے تحت 84-1983ء کے دوران فراہم کردہ رقوم پوری طرح استعمال کی گئی ۔ شجاع آباد روڈ ۔ ہمایوں روڈ ۔ مخدوم رشید روڈ ۔ سرکلر روڈ ۔ حضوری باغ پر کام کی رفتار تسلی بخش تھی اس طرح مختلف اہداف کی حصولیابی ہوئی ۔ اس کے بعد ایک اور سلائیڈ آپ کے سامنے پیش کریں گے (اس مرحلہ پر سلائیڈ دکھائی گئی) ان ترقیاتی اداروں سے لوگوں کو پینے کے پانی کی یا دوسرے گندے پانی اور نکاسی آب کی سہولتیں میسر آئیں ۔ اس آب رسانی سے میں 1.85 لاکھ افراد ۔ نکاسی آب میں 2.60 لاکھ اور 2.30 لاکھ افراد ڈرینیج کی سہولتوں سے مستفید ہوئے ۔ یہ ایک مختصر سی تصویر تھی کہ یہ کام کرتے رہے ۔ اس کے بعد آپ کے سامنے ایک تعلیم و تربیت کی سلائیڈ ہے (اس مرحلہ پر سلائیڈ دکھائی گئی) تو اس شعبے میں حکومت نے بے حد توجہ دی ہے ۔ اس کی وضاحت اس طرح ہوتی ہے کہ 79-1978ء میں اس شعبے میں 18 کروڑ 55 لاکھ روپے کی رقم مختص ہوئی جبکہ سال 84-1983ء میں اصل خرچ تقریباً 47 کروڑ روپے تھا ۔ یہ فرق واضح کرتا ہے کہ اس پر کتنا کام ہورہا ہے اور اگر ہم بجٹ کے تمام ترقیاتی اور غیر ترقیاتی اخراجات اکٹھا کریں تو وسائل کا تقریباً 25 فیصد حصہ ہم تعلیم کی مد میں ہی خرچ کررہے ہیں ۔ جیسا کہ آپ دیکھیں گے اس میں زیادہ تر توجہ پرائمری اور ثانوی تعلیم پر دی گئی ۔ جوکہ اکٹھے ان ذیلی شعبہ جات پر خرچ ہوگی ۔ اس طرح سے فنی تعلیم پر بھی بہت توجہ دی گئی ہے ۔ اگلی سلائیڈ میں ان کی مادی حصولیابیاں ہیں ۔ ان کے بارے میں عرض کرونگا ۔ پرائمری تعلیم میں تقریباً 1352 پرائمری ۔ مساجد ۔ اسکول اور 250 لڑکیوں کے پرائمری اسکول کھولے گئے ۔ دیہاتی اسکولوں میں اضافی کمرے اور ساز و سامان دیگر موجودہ 1791 پرائمری اسکولوں کی اصلاح کی گئی اس طرح سے 825 لڑکیوں کے پرائمری اسکولوں کے گرد حد بندی کی دیواریں تعمیر کی گئیں اور ایک کروڑ 21 لاکھ روپے سے شہری علاقوں کے پرائمری اسکولوں میں مادی سہولیات فراہم کی گئیں ۔ ثانوی تعلیم کے شعبہ میں 322 پرائمری اسکولوں کا درجہ مڈل اور 192 مڈل اسکولوں کو ھائی اسکول کے درجہ تک بڑھایا گیا ہے ۔ ایک سو ھائی اسکولوں کو سائنس کی تجربہ گاہیں فراہم کی گئی ہیں ۔ جبکہ دوسو موجودہ مڈل اور ھائی اسکولوں میں 200 نئے کمروں کا اضافہ کیا گیا ۔ موجودہ 12 مڈل اسکولوں کو نئی عمارات فراہم

کرنے کے لئے تعمیراتی کام بھی کیا گیا ۔ اسی طرح سے اساتذہ کی تربیت کے پروگرام میں بھی کافی پیش رفت ہوئی ۔ فنی تعلیم میں سات موجودہ پولی ٹیکنیک کے درجہ کو بڑھانے اور ان کی اصلاح اور رحیم یار خان میں انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کے قیام سے متعلقہ منصوبوں پر کام کیا گیا ہے ۔ تعلیم کی مد میں کالجوں کی تعلیم کے سلسلہ میں چار سائنس بلاک اور پانچ ہوسٹلوں کی تعمیر ۔ چار ڈگری کالجوں کی عمارات اور 13 انٹر کالجوں کی تعمیر کے لئے جو رقوم فراہم کی گئی ہیں وہ قابل ذکر ہیں ۔ میں یہاں پر یہ ضمناً ایک اور شعبہ کے بارے میں عرض کرتا چلوں ۔ جو کہ اطلاعات ، ثقافت اور سیاحت کا محکمہ ہے ۔ اس کے تحت بھی کافی ترقی ہوئی ہے عجائب گھروں کی تعمیر و ترقی الحمرا آرٹ سینٹر مرحلہ 2 اور ثقافتی ورثوں کی تشکیل ۔ چند ایک اہم سکیمیں تھیں ۔ جن پر کام کیا گیا ۔ خاص طور پر الحمرا آرٹ سینٹر مرحلہ 2 کے تحت آفس بلاک اور انسٹی ٹیوٹ بلاک کا تعمیراتی کام مکمل کرایا گیا ۔ اس طرح سے ہرن مینار کی ترقی لاہور میں سیاحتی گاؤں کا قیام اور فورٹ منرو کلر کہار میں سیاحتی قیام گاہوں کی تعمیر کے منصوبوں پر کام تیزی سے کام جاری ہے ۔ اب میں آپ کے سامنے صحت کا ایک جائزہ پیش کرتا ہوں ۔ صحت کے بارے میں ہماری کارکردگی بہت اچھی رہی ہے ۔ سال 79-1978ء میں اس کے لئے 21 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی تھی ۔ جبکہ 84-1983ء میں اب یہ بڑھا کر 48 کروڑ روپے کر دی گئی ہے ۔ زیادہ تر اخراجات دیہی صحت پروگرام اور اس کے ساتھ ملتی جلتی چیزوں پر کئے گئے ۔ دیہاتی علاقوں میں زیادہ سے زیادہ طبی سہولیات اور طبی کالجوں میں تدریسی سہولتوں میں بہتری اور تحصیل و ضلع کی سطح پر ہسپتالوں کا درجہ بڑھانا ۔ یہ تین ایسی چیزیں تھیں ۔ جن پر ہم نے کافی زور دیا ہے ۔ دیہی صحت کے پروگرام پر تقریباً 23 کروڑ 45 لاکھ روپے خرچ کئے گئے جو وسائل کا تقریباً 48 فیصد حصہ ہے ۔ چند دقتیں تھیں مثلاً ڈاکٹروں کی تقرری اور پیرا میڈیکس جنہیں نیم پیشہ ورانہ کہتے ہیں کی تربیت ۔ ہم نے کوشش کی ہے کہ بہت حد تک ان کو حل کیا جائے ۔ انشاء اللہ اب جو زیادہ ڈاکٹر مہیا ہوں گے وہ ایک ہزار کے قریب دستیاب ہوں گے ۔ تو اس سے ڈاکٹروں کی کمی دور ہو جائے گی ۔ جہاں تک پیرا میڈیکس para medics کا تعلق ہے ۔ بہاولپور کے موجودہ سکول کی توسیع کے علاوہ ایشیائی ترقیاتی بنک کے اشتراک سے 4 نئے سکول ان کی تعلیم و تربیت طبی و نیم پیشہ ورانہ ڈاکٹروں کی تربیت کے لئے قائم کئے گئے ۔ چند ایک کامیابیوں کا میں ذکر کرتا ہوں [illegible]

کے ضلعی مقامی سطح کے ہسپتالوں کی تکمیل کے ذریعہ 250 بستروں کا اضافہ ہوا اور اس طرح چھوٹے چھوٹے شہر پتوکی ، پنڈ دادن خان ، حضرو ، پنڈی گھیب ، گوجر خان ، چنیوٹ پاک پتن کے ہسپتالوں کی تکمیل کے ذریعہ 250 بستروں کا اضافہ کیا گیا - اور مہلک بیماریوں کو روکنے کے لئے ایک جامع پروگرام کی تحریک بھی شروع کی گئی - چند تفاصیل آپ کے سامنے اس سلائیڈ پر ہیں جو کہ آپ اس وقت ملاحظہ کر رہے ہیں - میں ضمناً ایک چھوٹا سا افرادی قوت جو بہت اہم شعبہ ہے - اس کا ذکر کردوں - اس شعبہ کا کام بڑھتی ہوئی صنعت میں ہنر مندوں کی فراہمی ہے - اس میں ہم نے بہت سی سہولیات دیں ہیں اور ان سے برآمد ہونے والے فوائد آپ کے سامنے پیش کرتا چلوں - پانچ فنی تربیت کے مراکز تھے جن میں 3053 لوگوں نے تربیت حاصل کی - اس طرح سے سرگودھا ، ساھیوال میں بھی فنی تربیت کے مراکز مکمل کئے گئے - اور اس طرح سے 500 نشستیں بڑھ جائیں گی - پنڈی گھیب ، بہاول نگر دیپالپور ، میانوالی ، قصور کے مراکز تکمیل کے مختلف مراحل میں ہیں جب یہ مکمل ہو جائیں گے - تو نشستوں کی تعداد مزید 1000 تک بڑھ جائے گی - اس طرح گیارہ ووکیشنل انسٹی ٹیوٹ سے 1072 لوگ 1983-84ء میں فارغ التحصیل ہوئے - اپرنٹس شپ ٹریننگ سکیم کے تحت 379 شاگرد پیشہ افراد کو تربیت دی گئی ہے - آپ کو جیسے علم ہے کہ بارانی علاقوں میں بھی سترہ مراکز کھولے گئے اور ان میں سے گیارہ سو تربیت یافتگان بہرہ مند ہوئے - دیہی مزدور تربیت یافتگان کی تعداد 1650 ہے ڈیرہ غازی خان اور چولستان کے لئے بھی ہم نے جو خصوصی پروگرام وضع کئے تھے ان کو کامیابی سے مکمل کیا گیا - ڈیرہ غازی خان کے لئے خصوصی پروگرام کے تحت 3 کروڑ 15 لاکھ روپے صرف کئے گئے اور یہ پروگرام تمام شعبہ جات یعنی جنگلات دیہی فراہمی آب ، سڑکوں ، پل ، تعلیم ، زراعت وغیرہ پر مشتمل تھا - چولستان میں 72 لاکھ روپے سے زیادہ خرچ ہوئے - دو سڑکوں پر کام کیا گیا - جن کی لمبائی تقریباً 25 میل ہے - چھ پرائمری سکول کھولے گئے - رواں ترقی حیوانات سے متعلق رواں یونٹوں کی اصلاح کی گئی - اور حیواناتی شفاخانوں پر تعمیراتی کام جاری رہا - زراعت کی ترقی کے لئے چولستان میں پانی کا جو مسئلہ ہے اس پر بڑی کافی توجہ دی گئی - ہمیں امید ہے کہ اس کمی پر جلد ہی قابو پا لیا جائے گا -

اب میں آپ کے سامنے 85-1984ء کے پروگرام کے ابتدائی مراحل کے بارے میں گزارشات کروں گا۔ جس کے متعلق جناب گورنر نے بعد نشاندھی فرمائی ہے۔ جناب والا ہماری کوشش ہے کہ 85-1984ء کا ترقیاتی پروگرام جتنی جلد ممکن ہوسکے شروع کیا جائے۔ جتنی جلدی پروگرام تیزی پکڑ سکے اتنی ہی زیادہ ہماری کامیابی ہوگی۔ اس مقصد کے لئے ہم نے بہت سی اہم چیزوں کی نشاندھی کی ہے۔ آپ کے سامنے ایک سلائیڈ بھی پیش کی گئی تھی جس کے ذریعہ ان عوامل کی نشاندہی کی گئی تھی جن کے باعث پروگرام وقت پر شروع نہیں ہوتا اور یہ ترقی رک جاتی ہے۔ ان میں سب سے پہلے غیر منظور شدہ سکیموں کی منظوری ہے۔ یہاں پر ہم نے زیادہ توجہ ان سکیموں پر دی ہے جو دو سال پہلے سے چل رہی تھیں۔ لہذا بجٹ کا 80 فیصد حصہ جاری شدہ سکیموں کے بارے میں ہے۔ اور باقی 20 فیصد نئے منصوبوں کے لئے ہم نے بہت سے اقدامات کئے ہیں تاکہ ہم ان منصوبوں کو جلد از جلد شروع کر سکیں۔ آپ کو یہ سن کر بھی خوشی ہوگی کہ دستیاب شدہ وسائل جو تقریباً 390 کروڑ روپے ہیں۔ اس مالیت کی سکیموں کو پہلے ہی منظور کیا جا چکا ہے۔ تاکہ اس پروگرام میں جو وسائل میسر ہیں ان کو خرچ کرنے میں کسی قسم کی کوئی دقت پیش نہ آئے اور باقی سکیمیں بھی جلد از جلد مکمل کر دی جائیں۔ ان سکیموں میں سے کچھ تو ہمارے پاس ہیں کچھ ایکنک EC EC کے پاس ہیں۔ اس ضمن میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ بہت سی ایسی سکیمیں ہوتی ہیں جو ضلع کونسل اور ڈویژنل کونسل نے منظور کرنی ہوتی ہیں۔ ہماری گزارش ہے کہ اس پروگرام کو جلد از جلد چلانے کے لئے جتنی جلدی ممکن ہو سکے ان سکیموں کی منظوری دیں۔

دوسری بات رقوم کی واگزاری یعنی release of funds کے متعلق ہے اس میں پوزیشن یہ ہے کہ یہاں تک جاری شدہ پروگرام کا تعلق ہے اس کی تمام رقم محکمہ خزانہ یکم جولائی یا بسا اوقات اس سے بھی پیشتر واگزار کر دیتا ہے۔ صرف غیر منظور شدہ سکیموں کے لئے فنڈز مہیا نہیں کئے جاتے۔ اس لئے یہ پہلا حصہ اگر بہتر ہو جائے یعنی غیر منظور شدہ سکیمیں منظور ہو جائیں تو واگزاری کے عمل میں بھی کافی پیش رفت ہو جائے گی۔ اس سلسلہ میں تفصیلاً ھدایات تمام محکمہ جات کو جاری کردی گئیں ہیں۔

تیسرے نمبر پر بہت اہم چیز محل وقوع یعنی جگہ کا انتخاب ہے جناب والا آپ جانتے ہیں کہ نہایت اہم aspects پر ہم آپ کے مشورے سے چلتے ہیں - جگہوں کا تعین اور ان کے محل وقوع کا انتخاب زیادہ تر ضلع کونسل کے پاس ہوتا ہے جیسا کہ دیہی تعلیم دیہی صحت اور اسی طرح اور شعبہ جات جن کے لئے حکومت نے یہ معیار مقرر کیا ہے کہ ان جگہوں کا انتخاب آپ خود کرتے ہیں -

ہماری درخواست اور اپیل ہے کہ جتنی جلدی ان جگہوں کا انتخاب ہو جائے اتنا زیادہ ہمارے لئے کامیابی کا باعث بنے گا اس کے بعد ٹنڈروں کی طلبی کے متعلق بھی بات ہوئی ہے جو اتنی وضاحت طلب نہیں ہے - مشینوں اور ان کے آلات کے حصول کے لئے Ident کا بھی ایک ایسا نظم مرتب کیا گیا ہے کہ وقت پر تمام indent بھیجے جا سکیں - تاکہ ایسا نہ ہو کہ indent کی تاخیر کی وجہ سے سال کے دوران بہت سی رقوم خرچ نہ ہو سکیں -

اس سلسلہ میں بھی اب یہ ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ جاری شدہ پروگرام یا جن پروگراموں کے لئے رقم مختص ہے ان کے لئے indent سال سے بہت پہلے بھی رکھے جا سکتے ہیں - یہ indent محکمہ صنعت کو بھیجے جا سکیں گے -

اس کے علاوہ ٹھیکیداروں کے انتخاب کے سلسلہ میں بھی حکومت نے بہت سے اقدامات کئے ہیں - ہم نے اس سلسلہ میں کوشش کی ہے کہ بہت سے ٹھیکیداروں کو prequalify کیا جائے - تاکہ ان کے کام کرنے کی قابلیت صلاحیت اور کوالٹی کو بہتر بنایا جائے - اور بہت سے ایسے ادارے جو سڑکوں وغیرہ کا کام کرتے ہیں جیسے ایف ڈبلیو او اور مکینائزڈ کنسٹرکشن آف پاکستان ہے اس قسم کے جو اور ادارے درخواست کر رہے ہیں کہ وہ آ کر ہمارا ہاتھ بٹائیں - تاکہ زیادہ سے زیادہ کام ہو سکے - زرمبادلہ کا بروقت انتظام عملے کی تقرری یہ چند چیزیں ایسی ہیں جن پر حکومت نے خاص توجہ دی ہے ان چیزوں کے متعلق جن کا میں نے ذکر کیا ہے ہم تمام محکمہ جات کے ساتھ بیٹھ کر تفصیلاً بات چیت کرتے ہیں اور یہ بات چیت کئی مرتبہ کی جاتی ہے تاکہ ان سب دقتوں کو سال کے شروع میں ایک آدھ مہینہ میں رفع کیا جا سکے -

دوسرا ایک اہم مسئلہ ہے جو زمین کے حصول کے متعلق ہے چھوٹی والا کوہستوں سے منڈیوں تک کے پروگرام میں زمین کا حصول نہایت اہم ہوتا ہے اور ہماری کوشش یہ ہونی چاہیے کہ کسی کام کے آغاز سے پہلے متعلقہ زمین تین مہینے قبل محکمہ مواصلات وتعمیرات کے حوالہ کر دی جائے اور انتقال اراضی کا کام مکمل کر لیا جائے۔ یہ چند چیزیں میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا تھا کیونکہ یہ بہت زیادہ توجہ کی حامل ہیں آخر میں آپ سے گزارش کروں گا کہ نقشہ جات کی تیاری اور فنی منظوری کے اجراء اور ابھی ہم نے کافی بات چیت کی ہے اور کافی تحقیق کے بعد تمام ٹیکنیکل ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ مل کر ہم نے ایک لائحہ عمل طے کیا ہے کہ کس طریقہ سے یہ فنی منظوری سکیم شروع کرنے سے پہلے دی جا سکے گی۔ اس سلسلہ میں ہم نے بہت سے اقدامات کئے امید ہے کہ سال کے شروع ہونے سے پیشتر ہی تمام نئی سکیموں کی ٹیکنیکل منظوری دی جا سکے گی۔ اس سلسلہ میں دو چیزوں کا مزید ذکر کرنا چاہتا تھا۔ ایک کہ ہم حتی الوسع کوشش کر رہے ہیں کہ منصوبہ بندی کا عمل سال کے شروع ہونے سے بہت پہلے مکمل کر لیا جائے۔ جسے ہم انگریزی میں Advance Planning کہتے ہیں۔ ہم نے اس سلسلہ میں چند حدیں مقرر کی ہیں مثال کے طور پر اس سال مارچ 1985ء تک تمام سکیمیں منظور کر دیں گے۔ تاکہ ان کی ٹوٹل پلاننگ مکمل ہو سکے اور اگلے سال میں یہ سارا کام دسمبر تک یعنی پہلے چھ مہینوں میں پایہ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کر سکیں

دوسری اہم بات یہ ہے کہ سکیموں کی کوالٹی بہتر بنانے کیلئے ایک جامع پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں انسپکشن اور سکیموں کی دیکھ بھال کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ اس بارہ میں متعلقہ محکمہ پر یہ ذمہ داری عائد کی گئی ہے کہ وہ اپنے تمام شعبہ جات کے منصوبوں کو پہلے اپنے طور پر بغور دیکھے اور ان کو مانیٹر کرے تاکہ ان کو ایک جائزہ ملتا رہے کہ ان کی رفتار کیسی ہے ان کی کوالٹی کیسی ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ ہم نے محکمہ پی اینڈ ڈی میں آٹھ ٹیمیں خاص طور پر اس کام کے لئے تشکیل دی ہیں جو مختلف شعبہ جات میں جا کر منصوبہ جات کا جائزہ لیں گی۔ اور ان کی مفصل رپورٹس دیں گی جو کہ ہر تین ماہ کے بعد جناب گورنر کو پیش کی جائیں گی جن کا وہ مفصل جائزہ لیا کریں گے۔ اور اسی طرح گورنر انسپکشن ٹیم کے ذمے بھی یہ کام لگایا گیا ہے کہ وہ منصوبہ جات اور پروجیکشن کا مکمل تفصیلی جائزہ لیں گے۔ جناب والا۔ مختصراً میں یہ کہوں گا کہ ہم پوری پوری کوشش کر رہے

ہیں کہ ضابطہ کی تمام کارروائیاں جلد از جلد پوری کر کے ان منصوبوں پر عملدرآمد کرنے کی تمام رکاوٹیں ختم کردیں اور اپنا ترقیاتی پروگرام تیزی سے شروع کروائیں تاکہ ہم نے جو اہداف مقرر کئے ہیں ان کا بر وقت حصول ہو سکے۔ مجھے امید ہے کہ ان مقاصد کے حصول میں آپ کے تعاون سے ہم انشاء اللہ کامیابی سے ہمکنار ہوں گے۔

سالانہ ترقیاتی پروگرام پر بحث

جناب قائم مقام چیئرمین - (ملک اللہ یار خان) - خواتین و حضرات - سوا بارہ سے ایک بجے دوپہر تک اور پھر دو سے چار بجے سہ پہر تک بحث کے لئے وقت مقرر کیا گیا ہے - جس موضوع پر آپ نے بحث کرنا ہے اس کے بارے میں جناب حاجی جاوید صاحب نے تفصیل سے 84-1983ء اور 85-1984ء کی منصوبہ بندی اور ان پر عمل درآمد کرنے کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے اس بحث کا مقصد ہے کہ ہم 84-1983ء کی منصوبہ بندی کے سلسلے میں جن پالیسیوں اور امور کے بارے میں اپنے خیالات اور آراء کا اظہار کرنا چاہیں اور اس کے بعد پھر 85-1984ء کی منصوبہ بندی کے سلسلے میں اگر ہم کسی خامی کی نشاندہی کرنا چاہیں کریں اور اس سلسلے میں جو تجاویز پیش کرنا چاہیں وہ بھی پیش کریں اس لئے میں گزارش کروں گا کہ ان تین گھنٹوں میں ہمیں کوشش کرنی چاہئیے کہ ہم غیر ضروری تفصیل میں جانے کی بجائے ان بنیادی نکات پر اپنی توجہ مرکوز کریں اور اپنے خیالات محدود رکھیں جو کہ 84-1983ء کی منصوبہ بندی یا پھر 85-84ء کی منصوبہ بندی اور اس پر عملدر آمد کے متعلق ہوں - اب بحث کے لئے میں ارکان کو دعوت دوں گا کہ وہ اختصار سے بنیادی نکات کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں -

جناب نواب محمد بھیا -(چیئرمین ، میونسپل کمیٹی ، اوکاڑہ) - خواتین و حضرات - اسلام علیکم -

ابھی جناب چیئرمین - پی اینڈ ڈی نے اوکاڑہ کا تذکرہ فرمایا تھا - اس کے متعلق میں نے عرض کرنی ہے کہ گزشتہ سال اوکاڑہ اوور ہیڈ پل (Overhead Bridge) کے لئے دس لاکھ روپے مختص کئے گئے تھے اور سال رواں میں بھی گزشتہ سال کے مطابق دس لاکھ روپے اسی پل کے لئے مختص کئے گئے ہیں - پچھلے سال وہ سکیم اس لئے پایہ تکمیل کو نہیں پہنچ سکی تھی کہ اس کے ڈیزائین کا مسئلہ تھا

اور کچھ ad in'str tive approval نہیں ہوئی نہیں ۔ میں ان سے دریافت کر سکتا ہوں کہ آپ کی ایڈمنسٹریٹو اپروول ہو گئی ہے اور کیا اس کے ڈیزائین کا مسئلہ حل ہو گیا ہے یا گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی معرض التواء میں پڑا رہے گا ۔

جناب والا ۔ دوسرا مسئلہ گرلز کالج کا ہے اس کے بارے میں عرض کروں گا کہ ہمارے ہاں دو کنال زمین پر ایک گرلز کالج چل رہا ہے جس میں ساڑھے پانچ سو بچیاں پڑھتی ہیں موقعہ پر جا کر اس کا ملاحظہ فرمائیں و آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ طالبات اس طرح تعلیم حاصل کر رہی ہیں جس طرح پرائمری اسکول کے بچے پڑھتے ہیں نہ ان کے پاس فرنیچر ہیں نہ ان کے پاس ٹاٹ ہیں زمین پر وہ تعلیم حاصل کررہی ہیں اور اس کالج کا مسئلہ عرصہ تین سال سے التواء میں پڑا ہوا ہے یہ مسئلہ بھی پہلے ڈیزائن کے چکر میں پھنسا پھر suitability of place کے چکر میں تھا بہرحال الحمداللہ اب یہ مسئلہ طے ہو گیا ہے اور محکمہ تعلیم کو دس ایکڑ زمین transfer کردی گئی ہے اس کے لئے 96 لاکھ روپے کی سکیم میں سے صرف چھ لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں اور گزشتہ سال بھی پانچ لاکھ روپے اس سلسلے میں مختص کئے گئے تھے مگر وہ اس لئے ناکام ہو گیا تھا کہ اس کے بارے میں ایڈمنسٹریٹو اپروول نہیں تھی تو کیا میں اب یہ پوچھنے کی جسارت کرسکتا ہوں کہ اس سال اس کی ایڈمنسٹریٹو اپروول حاصل کر لی گئی ہے ۔

تیسرے مسئلے کے بارے میں میں عرض کروں گا ۔ جیسا کہ جناب گورنر صاحب نے گزشتہ اجلاس میں ارشاد فرمایا تھا کہ کسی جگہ کو ترقی دینے کے لئے انڈسٹریل اسٹیٹ قائم ہونی چاہئے ۔ جناب والا اوکاڑہ بھی ایک چھوٹا سا ضلع ہے اور وہاں پر آج تک کوئی چھوٹی انڈسٹریل اسٹیٹ نہیں بن سکی وہاں پر انڈسٹریل اسٹیٹ کا قیام عمل میں نہیں آیا تو میں گزارش کروں گا اس 85-1984ء کے بجٹ میں اوکاڑہ میں ایک انڈسٹریل اسٹیٹ کا انتظام کیا جائے وہاں پر صرف ایک انڈسٹری ہے جس میں پہلے سات ہزار آدمی کام کرتے تھے اور اب پندرہ سو آدمی کام کرتے ہیں اور لیبر کے معاشی حالات ابتر سے ابتر ہوتے جا رہے ہیں اس لئے میں گزارش کروں گا کہ اس طرف بھی توجہ دی جائے ۔

جناب والا ۔ بد قسمتی ہے اوکاڑہ ایک ایسی جگہ ہے کہ آج تک وہاں پر کوئی سیٹلائٹ ٹاؤن یا حکومت کی کوئی سکیم finalize نہیں کی گئی اور اب الحمد اللہ district complex کے لئے حکومت نے دو

سو ایکڑ زمین دی ہے میری گزارش ہے کہ district complex ڈسٹرکٹ کمپلیکس کے ساتھ سیٹلائٹ ٹاؤن کی سکیم کو بھی ترجیح دی جائے اور وہاں ایک سیٹلائٹ ٹاؤن کا قیام عمل میں لایا جائے ان معروضات کے ساتھ ہی جناب یہاں میں اوکاڑہ Over-head bridge کے متعلق عرض کر دوں کہ گزشتہ سال Over-head bridge کے لئے بھی فنڈ رکھے گئے تھے علاوہ ازیں bridge کے لئے بھی رکھے گئے تھے اور وہ میرے خیال میں اس وجہ Under head سے expire ہو گئے تھے کہ ایڈمنسٹریٹو اپروول نہیں آئی ڈیزائننگ نہیں تھی یاری۔ ڈیزائننگ کا مسئلہ تھا تو جناب والا ۔ میں توقع کرتا ہوں کہ اس سال اوکاڑہ کو مایوس نہیں کیا جائے گا ۔

کیپٹن ڈاکٹر محمد اشرف ۔ (مہتر میونسپل کارپوریشن، سیالکوٹ) ۔ جناب والا میں اپنی گزارشات 85-1984ء کے بجٹ اور جلد ترقیاتی پروگرام تک محدود رکھوں گا ۔

وزیر خزانہ نے 21 ارب اور 23 کروڑ روپے کا بجٹ پیش کیا ہے اس میں غیر ترقیاتی اخراجات میں اضافہ تقریباً 16 فیصد ہے اور آمدنی میں اضافہ تقریباً 10 فی صد ہے اور اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ جو خسارہ 84-83ء میں تھا وہ خسارہ ایک ارب ساٹھ کروڑ سے بڑھ کر 2 ارب 30 کروڑ تک پہنچ گیا یہ خسارہ یا یہ آمدنی کیوں کم ہوئی ؟ یہ ہمارے لئے ایک لمحہ فکریہ ہے اس کی وجوہات کئی اور بھی ہو سکتی ہیں لیکن میری نظر میں سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ پنجاب کا وہ حصہ جو divisible taxes کی صورت میں وفاقی حکومت سے ملتا تھا وہ 60.25 سے کم ہو کر 57.7 رہ گیا ہے جس سے تقریباً 232 ملین روپے کا خسارہ حکومت پنجاب کو برداشت کرنا پڑا ہے اس کے ساتھ ساتھ غیر ترقیاتی اخراجات میں اضافہ ہوا ہمارے لئے سوچنے کا ایک امر ہے ۔ حکومت پنجاب نے ترقیاتی پروگرام کے لئے جو رقم مختص کی ہے وہ 4 ارب 30 کروڑ روپے ہے اس میں اگر short fall جو کہ 39 کروڑ روپیہ Short fall ہے اس کو نکال دیا جائے تو جو available resources میں رقم رہ جائے گی وہ 3 ارب 91 کروڑ ہے یہ رقم پچھلے سال کی مختص شدہ رقم سے کم ہے اس طور پر اگر ہم بغور جائزہ لیں تو یہ رقم جو ہم نے مختص کی ہے اس میں سے بہت زیادہ حصہ وفاقی حکومت کا مرہون منت ہے اس میں تقریباً 3 ارب 82 کروڑ روپیہ وفاقی حکومت نے مہیا کرنا ہے تب کہیں جا کر ہم اپنے سالانہ ترقیاتی پروگرام پر عملدرآمد کروانے کے قابل ہو سکیں گے میری نظر میں یہ صورت حال انتہائی تشویشناک ہے اور یہ صورت حال ہماری خود انحصاری

اور صوبائی خود مختاری پر بھی ایک ضرب ہے وہ حکومت جو لوکل کونسل جگہ ذمہ دار افراد کو یہ سبق دیتی ہے کہ ہمیں اپنے وسائل بڑھانے چاہییں ہمیں اپنے وسائل پر انحصار کرنا چاہیئے اگر اس کو اپنے ہر ترقیاتی کام کے لئے مرکزی حکومت کا مرہون منت ہونا پڑے تو یہ صورت حال ناقابل عمل ہے اور تشویشناک بھی ہے یہ صورت حال بہتر بنائی جاسکتی تھی اگر ہم منصوبہ بندی بہتر طور پر کرتے - میں چند ایک پہلوؤں کی نشاندہی کروں گا زراعت پر ہم تقریباً دو کروڑ روپیہ مختلف مدات کی شکل میں خرچ کر رہے ہیں اور اس سے ہماری آمدنی صرف 70 کروڑ روپیہ ہے اس وقت ہم خود کفالت کی منزل کی طرف کافی تیزی سے گامزن ہیں یہ وقت ہے کہ ہم اس چیز کی منصوبہ بندی کریں کہ وہ لوگ جو بڑے بڑے زمیندار ہیں جو بڑے بڑے جاگیردار ہیں ان پر زرعی ٹیکس نافذ کرنے کی طرف صوبہ پنجاب پہل کرے اور وہ لوگ جن کو حکومت کی طرف سے subsidy مل رہی ہے ان پر نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے اسی طرح تعلیم پر ہمارا تقریباً 3 ارب روپیہ غیر ترقیاتی کاموں پر صرف ہو رہا ہے یہ ٹوٹل بجٹ کا 26 فی صد ہے اس طریقے سے 48.8 کروڑ روپیہ ہم نے ترقیاتی کاموں پر خرچ کرنا ہے لیکن ہمیں وہاں سے کیا حاصل ہو رہا ہے؟ نظام تعلیم اور معیار تعلیم کس طور پر ترقی معکوس کی طرف جا رہا ہے ہم اس بوجھ کو بانٹ سکتے تھے ہم اس بوجھ کو حکومت پر سے کم کر سکتے ہیں لیکن ایک شکل میں کہ ہم اپنے غیر ترقیاتی اخراجات کو کم کرتے ہوئے کچھ بوجھ عوام پر بھی ڈالیں ماہانہ فیسوں کا اجراء داخلے کی فیسوں کا اجراء میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک مثبت قدم تھا - نہ جانے ہماری صوبائی حکومت نے اس طرف نظر کیوں نہیں کی - اس طریقے سے محکمہ صحت ہے اس میں تقریباً 85 کروڑ روپیہ غیر ترقیاتی کاموں کے لئے صرف ہو رہا ہے اور تقریباً 48.8 کروڑ روپیہ ترقیاتی کاموں کے لئے خرچ ہو رہا ہے یہاں پر بھی ہم حکومت کا بوجھ بانٹ سکتے تھے عوام بانٹ سکتی تھی یہ اگر ہسپتالوں میں داخلے کی فیسوں کا اجراء کرلیں یا ان میں کچھ اضافہ کرلیں تو یہ کافی حد تک کم کیا جاسکتا تھا - میں گذارش کروں گا کہ ان شعبہ جات میں مختص کردہ رقومات سالانہ ترقیاتی پروگرام کی نسبت بہت کم ہیں - میں education department کی مثال دوں گا - revised خرچ جو 1983-84 میں ہمیں کرنا تھا وہ تقریباً 53 کروڑ روپے تھا لیکن اس سال جو رقم رکھی ہوئی ہے وہ 48.8 کروڑ روپے ہے یہ تقریباً 8 فیصد گذشتہ سال سے کم ہے - اسی طرح محکمہ صحت میں جو revised رقم رکھی گئی تھی وہ 51 کروڑ روپے تھی جو کم ہو کر

48.8 رہ گئی ہے ۔ اسطرح تقریباً 5 فیصد رقم کم رکھی گئی ہے ۔ حکومت پنجاب نے جو اہم قدم اٹھایا ہے اسکے تحت زیر تکمیل منصوبوں کے لئے ہمیں زائد رقم فراہم کی گئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک مستحسن قدم ہے اس سے نہ صرف زیر تکمیل سکمیں ہوں گئیں بلکہ عوام بھی ان سکیموں سے مستفیذ ہو سکیں گے ۔ لیکن میں چند ایک ایسی سکیموں کی نشاندھی کرنی چاھوں گا جن کے ساتھ انصاف نہیں ہوا ہے ۔ میں کم آمدنی والی رھائشی سکیموں کے متعلق ذکر کروں گا اس کیلئے بجٹ میں 7.58 کروڑ روپیہ on-going سکیموں کے لئے provide کیا گیا ہے اور نئی سکیموں کے لئے صرف 25 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں ، ابھی جناب چیئرمین صاحب نے فرمایا ہے کہ ہماری توجہ کم آمدنی والے لوگوں کی طرف ہے ۔ کہ ان کو زیادہ سے زیادہ رھائشی سہولتیں فراہم کی جائیں ۔ 25 لاکھ روپیہ میری نظر میں انتہائی قلیل رقم ہے جبکہ ہم موازنہ کریں کہ سرکاری ملازمین کی زیر تکمیل رھائشی سکیموں کیلئے رکھی گئی رقم 9.13 کروڑ روپے ہے ۔ نئی سکیموں کیلئے رقم 6 کروڑ 86 لاکھ روپے ہے ۔ سرکاری دفاتر کیلئے زیر تکمیل سکیموں کیلئے رقم 11 کروڑ 24 لاکھ روپے ہے اور نئی سکیموں کے لئے 4 کروڑ 65 لاکھ روپے ہے ۔ اگر اس کا تقابلی جائزہ لیا جائے تو اس سے صاف ظاہر ہو جائے گا کہ کم آمدنی والے لوگ ہماری اور حکومت کی توجہ کے مستحق ہیں ۔ میں اس وقت مثال دوں گا کہ ہماری بعض سکیمیں ایسی ہیں جو عرصہ 10 سال سے معرض التوا میں پڑی ہوئی ہیں اور صوبائی حکومت نے اس التوا کو ختم کرنے کیلئے کوئی مثبت پیش رفت نہیں کی ۔ میں مثال دینی چاھتا ہوں کہ اس وقت شہر سیالکوٹ کی دو رھائشی سکیمیں ہیں جو 1973 سے صرف ایک کالے قانون یعنی لینڈ ایکوزیشن ایکٹ کے باعث معرض التوا میں پڑی ہیں اور اسی کالے قانون کی وجہ سے ہم جیسے چھوٹے شہروں کے لئے کوئی سکیم بھی پایہ تکمیل کو نہیں پہنچ سکی ۔ پچھلے سال ایک نئی رھائشی سکیم رکھی گئی تھی لیکن جناب والا وہ بھی عدالت عالیہ کے حکم امتناعی کی وجہ سے معرض التوا میں پڑ گئی ۔ ہمیں اس بات کا ڈر ہے کہ شاید آئندہ پچاس سال تک بھی ہم کوئی نئی رھائشی سکیم سیالکوٹ میں چلا نہیں سکیں گے ۔ اس وقت میں ایک خوش قسمت ضلع کا بھی ذکر کرنا چاھتا ہوں اور وہ ضلع اٹک ہے جہاں دیہی واٹر سپلائی کی دس سکیمیں زیر تکمیل ہیں ۔ 12 نئے منصوبہ جات ہیں ۔ 33 منصوبہ جات میں سے 12 منصوبہ جات جو یونیسیف کی مدد سے پایہ تکمیل کو پہنچ رہے ہیں وہ صرف ضلع اٹک میں منظور کئے گئے ہیں اسی طرح میں بڑے بڑے شہروں کو بھی حسرت کی نظر سے دیکھتا ہوں جہاں پر تقریباً 30 کروڑ روپیہ صوبائی

9 ارب روپے کی ongoing سکیموں پر 25 کروڑ روپیہ حکومت خرچ کر رہی ہے۔ 9 کروڑ کی رقم نئی سکیموں کیلئے ہے۔ میں حسرت بھری نگاہوں سے لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کو فیصل آباد ڈویلپمنٹ اتھارٹی کو ملتان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کو دیکھتا ہوں جو ترقیاتی بجٹ کا تقریباً 16 فیصد یہ تین شہر لئے جاتے ہیں اور ہم جیسے چھوٹے چھوٹے شہر ان کو دیکھتے رہ جاتے ہیں۔ جب ہم کوئی سکیم بھیجتے ہیں اور 50 لاکھ روپیہ ایلوائنس جمع نہیں کرواتے تو وہ سکیمیں اگلے پروگرام میں شامل نہیں کی جاتیں اور کہا جاتا ہے کہ ہمارے وسائل نہیں ہیں۔ جب آپ ہم سے ایلوائنس مانگتے ہیں تو ہم آپکو رقم نہیں دے سکتے۔ اسی طرح میں ایک اور نشاندہی کروں گا کہ ہماری لوکل کونسل کمیٹیاں چل رہی تھیں ان میں loan funds سے پوری تک ونڈو کی کہ مجھے پتہ چل جائے کہ اس بجٹ میں اس فنڈ کیلئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے یا اس فنڈ سے کن لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے مگر ناکام رہا۔ ہم تو اس فنڈ کو دیکھتے رہ جاتے ہیں۔ ہم اپنی سکیمیں بھیجتے ہیں تو اعتراضات کے ساتھ وہ ہمارے پاس اعتراضات کے ساتھ واپس آجاتی ہیں جبکہ ہم نے وہاں لاکھوں روپے contribute بھی کئے ہوتے ہیں۔ ہمیں وہاں کسی مدد کی توقع نہیں رہ جاتی۔ جناب والا یہ ایسی ناانصافی ہے جو عوام الناس کے ذہنوں کو پراگندہ کرتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس ناانصافی کو دور کرنا نہ صرف آپ کا کام ہے بلکہ چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ جو بڑے باشعور ہیں جو پڑھے لکھے ہیں اور جن کو اپنے معاملات پر عبور ہے وہ ان ناانصافیوں کو دور کریں گے تاکہ ہم جیسے چھوٹے شہروں کی بھی داد رسی ہو سکے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

چودھری رحمت علی باگڑی (چیئرمین ضلع کونسل گوجرانوالہ) جناب والا 1983-84 کا تفصیلی جائزہ بڑا حوصلہ افزا ہے۔ یہ امر بھی قابل تسکین ہے کہ پچھلے تین سالوں سے ترقیاتی کام ایک منصوبہ بندی کے تحت چل رہے ہیں لیکن کچھ points ایسے ہیں جن کا تعلق 1983-84 کے بعد سے ہے جو پورے پنجاب پر محیط ہے۔ کچھ سکیمیں ایسی ہیں جن کا تعلق میرے ضلع گوجرانوالہ سے ہے ان کے متعلق میں آپکی خدمت میں عرض کروں گا۔

جناب والا۔ سب سے پہلے فارمز ٹو مارکیٹ روڈز ہیں جو ہم نے تین سال قبل شروع کی تھیں جو سارے پنجاب میں شروع ہوئی تھیں۔ اسی طرح ضلع گوجرانوالہ میں ہم نے 8 سڑکیں شروع کی تھیں

اور عوام کے ساتھ یہ وعدہ کیا تھا کہ یہ تین سالوں میں مکمل ہو جائیں گی ۔ اب صورت حال یہ ہے کہ ان کا بیشتر حصہ مکمل ہو چکا ہے لیکن کچھ پوزیشن ایسا ہے کہ جتنی رقم اس سال مختص کی گئی ہے اس میں سے وہ پایہ تکمیل کو نہیں پہنچیں گی ۔ اس سے ایک بات تو یہ ہوگی کہ جو انہوں نے مٹی ڈالی ہے جو sub-base ڈالا ہے وہ سب ضائع ہو جائے گا ۔ دوسرے یہ ہے کہ عوام خواہ مخواہ تبصرہ کریں گے ۔ ہائی ویز ڈیپارٹمنٹ سے متعلق بھی ضلع کونسل کے متعلق بھی جہاں ہم جاتے ہیں ہمیں پوری تفصیل سے بتانا پڑتا ہے کہ اصل میں یہ ڈیپارٹمنٹ کی کوئی غلطی نہیں ہے فنڈز کی کمی ہے جو پورے سال حکومت نہیں دے سکتی ہے ۔ جو اسکے پاس ہے ۔ میں یہ تجویز کروں گا کہ جو سڑکیں تین سال پہلے شروع ہوئی ہیں ان کے لئے کم ازکم پوری رقم فراہم کردی جائے تاکہ اس سال جولائی تک ان کی تکمیل ہو سکے ۔

جناب والا دوسرا پوائنٹ میں یہ عرض کروں گا کہ حالیہ دنوں میں ہمیں لوکل گورنمنٹ کی طرف سے لیٹر آیا ہے کہ میچنگ گرانٹ جو ہے اس میں سے سولنگ کو روک دیا جائے ۔ یہ بڑا اہم فیصلہ ہے جو سکیمیں زیر غور ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ اسکے حق میں میرے پاس جو بھی دلیل ہے وہ مضبوط ہے میچنگ گرانٹس سے 50 فیصد لوکل آبادی کو contribute کرنا پڑتا ہے ۔ غریب کسان جو ہوتے ہیں وہ مٹی ڈال دیتے ہیں ۔ اینٹیں ہم ان کو دیتے ہیں ۔ سولنگ وہ لگا دیتے ہیں ۔ اگر اس سکیم کو drop کر دیا جائے اور سڑک کو میٹل کیا جائے تو وہ 50 فیصد رقم کسی صورت میں نہیں دینی پڑے گی ۔ اگر سڑکوں کو ختم کر دیا جائے اور کچھ دیں کہ سال وولیج لیول پر لگایا جائے تو اس سے رقم کا میں سمجھتا ہوں کافی ضیاع ہوگا ۔ ہم کو سڑکوں کی بے حد ضرورت ہے اور یہ میچنگ گرانٹ بڑی کامیاب جا رہی ہے ۔ اس کو جس طرح ہم چلا رہے ہیں اس طرح چلنے دیا جائے

جناب والا تیسرا پوائنٹ یہ ہے کہ ہمارے ضلع میں پنڈی بھٹیاں کے قریب ایگریکلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ ہے وہ ڈیڑھ سال سے approved ہے وہاں اس لئے اسکی تعمیر شروع نہیں ہورہی کہ ڈیپارٹمنٹ متعلقہ کے افسران چاہتے ہیں کہ وہ ایگریکلچرل انسٹیٹیوٹ بڑے شہر میں ہوں ۔ لاہور میں، فیصل آباد میں یا گوجرانوالہ میں ہو حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ایگریکلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ محض ان علاقوں کے لئے ہی

رہتے ہیں جو بارانی ہیں اور وہاں land utilization Authosity کچھ کام کر رہی ہے اور اسکے ساتھ مل کر اس علاقے کو آباد کر رہی ہے تو اس جگہ کا تعین میں سمجھتا ہوں صرف افسران کی خوشنودی پر نہ رکھا جائے ضرورت کے مطابق اسکا تعین کیا جائے پنڈی بھٹیاں جو ایک کافی بڑا قصبہ ہے اور لاہور سرگودھا مین روڈ پر ہے - وہاں ان کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوگی - وہ وہاں رورل ہیلتھ سنٹر ہوگا - واٹر سپلائی ہے - اس کا جلدی تعین کیا جائے اور اس پر کام فوراً شروع کیا جائے :

ضلع گوجرانوالہ کے متعلق میری چوتھی گزارش یہ ہے کہ بی اینڈ ڈی نے ہمارا گورنمنٹ ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ منظور کرکے مرکزی حکومت کو بھیج دیا تھا - ایکنک نے کموری لگا کر واپس بھیج دیا ہے کہ یہ شہر کے نزدیک ہو - اس کا تو تعین ہو چکا ہے - میرا خیال ہے کہ جناب گورنر نے کر دیا ہے - ہم سائٹ کو تبدیل نہیں کریں گے - لیکن ہمارے لیے مشکل یہ ہے کہ اس کی نوٹیفکیشن دفعہ 4 کے تحت ہو چکی ہے - زمین کی قیمت آج سے ایک سال پیشتر تعین کی گئی تھی ، اب وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بڑھ گئی ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ مزید وقت گزرنے پر اس قیمت میں اور اضافہ ہو جائے - میری درخواست ہے کہ اس لئے تیس لاکھ روپے 1984-85 ADP میں رکھے گئے ہیں - اس میں سے صرف زمین کی کی قیمت بارہ لاکھ روپے کے قریب بنتی ہے - اس کی anticipactory approval دی جائے - ان چند گزارشات کے ساتھ میں اجازت چاہتا ہوں :

سیدہ عابدہ حسین — (چیرمین ، ضلع کونسل ، جھنگ)

جناب چیئرمین ، میں خالد جاوید صاحب کو آفرین کہتی ہوں :

عموماً دیکھا جاتا ہے کہ دنیا کے ممالک میں سول سرونٹس پر صرف لکھنے پڑھنے کا بوجھ ڈالا جاتا ہے - لیکن ہم اپنے سول سرونٹس کو مقررین بھی بنا دیتے ہیں - بلکہ میں تو خالد جاوید صاحب کو یہ تجویز کروں گی کہ اگر کبھی کیرئیر بدلنے کا سوچیں تو سیاسی میدان میں ضرور داخل ہوں - جناب چیرمین ، خالد جاوید صاحب نے اعداد و شمار کی بھرمار ہمارے سامنے رکھی ہے - ہم اتنے زیادہ تعلیم یافتہ لوگ نہیں ہیں اور confuse بھی ہو جایا کرتے ہیں - بہر حال جو دو چار اشارے اور فگرز سمجھ میں آئے ہیں ان سے مجھے ایسا محسوس ہوا ہے کہ جاوید صاحب نے اس بات کی وضاحت کرنے سے گریز کیا ہے کہ 1983-84ء کے منصوبے اور 1984-85ء کے منصوبے کے سائز میں کتنا فرق ہے - چونکہ مقصود والا یہ سن لینا کہ 1983-84ء کی تفصیلات کے ضمن میں کتنی تخصیصات استعمال

ہوئیں اور کتنی نہ ہوئیں ، اس مرحلے پر ہمیں کم intereut کرنا ہے ۔ ہمارے ماہرین معیشت آج کل ایک عام تبصرہ کر رہے ہیں کہ چھٹے پنج سالہ منصوبے کا پہلا سال گزشتہ مالی سال کے ترقیاتی پروگرام سے کم ہے ۔ ہم یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ کیا پنجاب میں بھی ایسا ہوا ہے ہمارا اس سال کا سالانہ ترقیاتی پروگرام سابقہ سال کے ترقیاتی پروگرام کی نسبت کم ہے یا زیادہ ہم اس پر تھوڑی سی وضاحت چاہیں گے ۔ اس کے ساتھ ساتھ میں ڈاکٹر صاحب کی بات پکڑتے ہوئے یہ عرض کرنے کی جسارت کروں گی کہ گو جاوید صاحب اور جو پلاننگ ڈویژن میں ترجیحات فرماتے ہیں ، انہوں نے بڑا دلچسپ منصوبہ بنایا ہے ۔ اور ان weightage کا تصور اتنا sophiscated ہے کہ ہم جیسے مختصر سوچ کے لوگوں کی عقل سے باہر ہے ۔ ہمارا ضلع پہلے سرگودھا ڈویژن میں تھا اب فیصل آباد ڈویژن میں ہے ۔ ہمارے ڈویژن کے تین اضلاع ہیں ۔ مجھے تو اتنا معلوم ہے کہ ہمارے ضلع جھنگ کی فارم ٹو مارکیٹ روڈ سکیم کا فائنل فیز دھرے کا دھرا رہ گیا ہے ۔ اس کے لئے فنڈز کا اجرا نہیں ہوا ۔ جب کہ ہمارے پڑوسی ضلع فیصل آباد میں فارم ٹو مارکیٹ روڈز نہ صرف یہ کہ مکمل ہو گئے ہیں ، بلکہ نئے فیز 2 کی پہلی قسط بھی release کر دی گئی ہے ۔ جب کہ ابھی alignments بھی finalize نہیں ہوئیں اور ہمارے ضلع میں alignment procedure سے گزرتے ہوئے on going road schemes ہیں ، ان کے لئے وہاں فنڈز مہیا نہیں کئے گئے ۔ شاید اس لئے کہ چونکہ ہمارے کمشنر صاحب ، فیصل آباد میں تشریف فرما ہیں تو ظاہر ہے کہ جہاں انسان رہتا ہے ، اس جگہ کو ترجیح دیتا ہے ۔ یا ہو سکتا ہے کہ جھنگ کے لوگوں میں کوئی خاص جنگلی پن ہے جس کے باعث ہم سے یہ ناروا سلوک کیا گیا ہے ۔

بہر حال میں خالد جاوید صاحب سے یہ ضرور کہوں گی کہ یہ ان کی ذمہ داری بنتی ہے ۔ انہوں نے weightage کی بات کی ہے ۔ weightage کی اگر بات آتی ہے تو کوئی ایسی دلیل ممکن ہو ہی نہیں سکتی کہ جھنگ کے دیہات پر فیصل آباد کے دیہات کو ترجیح دی جائے ۔ کیونکہ فیصل آباد کے مقابلے میں جھنگ، واضح طور پر پسماندہ ہے ۔ اگر اصول weightage کا ہے تو پھر اس اصول کو تسلسل سے اپنایا جانا چاہیے ۔ اس کے بعد آگے بڑھتے ہوئے یہ عرض کروں گی کہ جاوید صاحب نے لائیو سٹاک کے شعبے کی توسیع کا ذکر کیا ہے ۔ اتفاق سے میں گائے پالتی ہوں اور اس سلسلے میں مجھے خاص دلچسپی ہے ۔ انہوں نے دکھایا ہے کہ لائیو سٹاک بورڈ کے فنڈز میں توسیع کر دی گئی ہے ۔ چونکہ میں لائیو سٹاک بورڈ کی مختصر

وقت کے لئے ممبر بھی رہ چکی ہوں ، اس لئے اس ادارے کے Structure سے تھوڑی بہت آشنا ہوں - میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ آیا لائیو سٹاک بورڈ کی کارکردگی سابقہ مالی سالوں میں ایسی رہی ہے اور آیا جاوید صاحب کو اعتماد ہے کہ یہ ادارہ لائیو سٹاک کے سلسلے میں آئندہ مثبت نتائج پیدا کرے گا - اس ادارے کو معرض وجود میں آئے تقریباً دس سال ہونے والے ہیں ، ان کی کارکردگی nil بلکہ minus گئی ہے تو یہ justify کیسے ہوتا ہے کہ اس کو توسیع دی جائے - بلکہ لائیو سٹاک بورڈ کو بالکل توڑ دینا چاہیئے اور اس کی findings main stream livestock board کے حوالے کر دینی چاہئیں - وہ بورڈ جو کہ اپنی دس سالہ فنانشل لائف میں کوئی results produce نہ کر سکے اس کی continuance اور Strengthening کو گورنمنٹ کے planners کس طرح سے justify کر سکتے ہیں ؟

حضور والا ، اب میں دیہی بجلی کے بارے میں عرض کرنا چاہوں گی - پانچ سال ہوئے ، ہم اس در و دیوار میں ایک دوسرے کے چہرے دیکھ رہے ہیں - اور آوازیں سن رہے ہیں - وقتاً فوقتاً ان میں نئی آوازیں شامل ہو جاتی ہیں - بہت سے حضرات ایسے ہیں کہ جو پانچ سال سے دیہی بجلی اور سڑکوں کے سلسلے میں بحثیں کرتے رہے ہیں - مجھے آج سے چند ہفتے قبل ایک بات جان کر دکھ ہوا - صوبائی کونسل کے باوجود ، ہمارے ڈویلپمنٹ بورڈ اور ان کے قابل افسران کے باوجود ، واپڈا کے نہایت قابل عملے کے باوجود - کم از کم مجھے بحیثیت چیئرمین ضلع کونسل پانچ سال سے یہ غلط فہمی رہی ہے کہ دیہی بجلی کے سلسلے میں جو لسٹ مرتب ہوتی ہے جس کی بنا پر سیلیکشن ہوتی ہے کہ کن دیہاتوں میں بجلی لے جائی جائے گی - میں تو اس خوش فہمی یا غلط فہمی کا شکار تھی کہ یہ لسٹ واپڈا بنا کر ہمارے حوالے کرتا ہے اور ہمارے ہاں ایسا ہوتا رہا ہے کہ پھر ہم اس کے اوپر ترجیحات کا تعین کرتے ہیں اور پھر فائنل سیلیکشن واپڈا کرتا ہے - جو ترجیحات ہم متعین کرتے ہیں - واپڈا اس کا محض پانچ دس فی صد eventually accept کرتا ہے - بہرحال پانچ سال تک اس طریقہ کار کی ہم پیروی کرتے رہے ہیں - اب واپڈا کے کوارٹرز سے اور خاصے ھائی لیول سے پتہ چلا ہے کہ یہ لسٹیں بنانا واپڈا کا کام ہی نہیں - یہ طریق کار تو cart before the horse ہے اور پانچ سال سے ہے - یہ ذمہ داری تو لوکل کونسل کی تھی کہ آپ sites کو identify کریں اور دیہاتوں کو identify کریں - لوکل کونسل یا ڈسٹرکٹ کونسل واپڈا کو لسٹ بھجوائے اور واپڈا پھر ان کو examine کرے اور

جو دیہات وہ in light of the laid down criteria criteria meet کرتے ہیں ضلع کونسل کو back reference کرے اور پھر ضلع کونسل اور واپڈا کے concensus کے ذریعے وہ لسٹ فائنل ہو ۔ مجھ پر تو پانچ سال کے بعد اس انکشاف نے بڑی عجیب کیفیت طاری کر دی ۔

کہ ہم اتنے بے وقوف ہیں اور ہم elected لوگ اس قدر سیدھے ہیں کہ اتنی سی بنیادی بات کو ہمیں سیکھنے میں پانچ سال لگ گئے لیکن اس میں جب میں نے سوچا اور اپنی نالائقی کا اعتراف کیا ۔ تو ساتھ ساتھ یہ بھی خیال آیا یہ سرکاری حضرات ہمیں بیوقوف بنانے میں خاص مہارت رکھتے ہیں ۔ کیونکہ ان کا تجربہ لمبا ہے اس لئے حکومت پنجاب سے میں یہ وضاحت چاہتی ہوں کہ یہاں ہمیں اتنے لیکچر دئے جاتے ہیں اگر ساتھ یہ بھی لیکچر دے دیا جائے ۔ کہ finally دیہاتوں کو بجلی پہنچانے کے سلسلے میں کیا پروسیجر ہے اور exect definition کیا ہے تو بہتر ہو گا تاکہ ہم جو سب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اس precise procednre کو follow کر سکیں ۔ اور مزید دو تین سال کے بعد ہمیں یہ نہ بتایا جائے کہ نہیں صاحب یہ فہرستیں آپ نے نہیں بنائی تھیں بلکہ یہ واپڈا نے بنائی تھیں یا اریگیشن والوں نے بنائی تھیں ۔ اس کے ساتھ میں یہ بھی کہونگی کہ حکومت پنجاب نے ان پانچ سالوں کے دوران شروع میں جب elected councils instal کیں تو اس وقت یہ لسٹیں چاہے واپڈا نے بنائی تھیں بہر حال دیہات تک بجلی پہنچانے کی لسٹ وہ ہمارے یہاں سے بی اینڈ ڈی کے پاس آئی تھی ۔ اور بعد میں واپڈا کو بھجوائی تھیں ۔ کیونکہ ہم لوگوں ہی کی طرف سے شکایات تھیں تو حکومت نے اس پروسیجر کو زیادہ سہل اور فعال بنانے کے لئے ایک اور محکمہ جس کا نام اریگیشن ڈیپارٹمنٹ ہے involve کر دیا ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ہم نے کوئی back reference کرنا ہو تو it is impossible کیونکہ ہم تو اگر کسی ڈسٹرکٹ سے کسی دفتر میں جانا پڑتا ہے تو via commissioner جانا پڑتا ہے ۔ ۔ اور اگر ایک کاغذ بخیریت پہنچ جائے وہ غنیمت ہوتا ہے ۔ لیکن جہاں اس نے تین چار دفاتر کا طواف کرنا ہو تو اس کا اپنے مرکز پر پوری طرح

پہنچنا ناممکن ہے ۔ اس لئے میں یہ عرض کرنے کی جسارت
کرونگی کہ حکومت پنجاب اس پر نظر ثانی کرے ۔ آخر میں
حضور والا مجھے احساس ہے کہ آپ نے مجھے وقت دیا ہے ۔
اور اس سے پہلے کہ گھنٹی بجے بیٹھ جانا چاہتی ہوں پروونشل
کونسل کے گزشتہ اجلاس میں جناب گورنر صاحب نے گڑھ مہاراجہ
جو ہمارے جھنگ میں ہے اس کرسی پر جس پر جناب گورنر
صاحب بیٹھتے ہیں یہاں سے آرڈر کیا تھا کہ اس گڑھ مہاراجہ
کو کالج دے دیا جائے ۔ اور سیکریٹری تعلیم آخری بنچ پر
بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے سیکریٹری تعلیم کو مخاطب ہو کر
کہا کہ kindly make a propcsal on this سیکریٹری صاحب نے اس پر
proposa بنایا اس کے بعد چند ہفتے ہوئے میں میں نے اخبار
میں پڑھا ہے کہ مجلس شوریٰ کے ایک رکن جو فیصل آباد سے
تعلق رکھتے ہیں انہوں نے اخباری بیان دیا ہے کہ گورنر
صاحب نے گڑھ مہاراجہ کو جو کالج دیا تھا وہ کینسل کر
دیا ہے اور اب انہوں نے یہ کالج ناندلیانوالہ کو دے دیا ہے
حضور والا مجھے امید ہے کہ یہ بات درست نہیں ہو گی
کیونکہ ہر ایوان کا ایک تقدس ہوتا ہے یقیناً آپ مجھ سے متفق ہوں
گے کہ اس ایوان کا بھی ایک تقدس ہے چاہے جیسا بھی ایوان ہے اور
جو اس ایوان میں ہدایت جاری ہوں اس کی تردید میں سمجھتی ہوں کہ
سارے ایوان کی نفی کی مانند ہے اور میں امید رکھتی ہوں کہ یہ خبر محض
اخباری خبر ہو گی اور اس میں کوئی حقیقت نہیں ہوگی ۔ شکریہ ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ اس سے پہلے کہ میں کسی
صاحب کو بولنے کی دعوت دوں بجلی کی فراہمی کے سلسلے میں بیگم صاحبہ
نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے اور جس تشویش کا اظہار کیا ہے اس
ضمن میں چیئرمین پی اینڈ ڈی اپنے جواب میں کچھ فرمائیں گے ۔ میں ان
سے یہ کہوں گا کہ اس ضمن میں جو تکالیف پیش آ رہی ہیں اور مقامی
بلدیات کے سلسلے میں کونسل کے اجلاس کے آخری دن بحث ہوگی اس
بحث کے دوران اپنی طرف سے جو بہتر تجاویز سمجھتے ہیں وہ تجاویز پیش
کریں گے ۔

چوہدری انور علی چیمہ (چیئرمین ضلع کونسل سرگودھا):
جناب والا جس طرح چیئرمین منصوبہ بندی نے 1983-34ء کی منصوبہ بندی
پیش کی ہے میں ان کو ان پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں اس کے
ساتھ ساتھ میں چند ایک تجاویز پیش کرنا چاہوں گا ۔ زراعت کے

محکمہ کو فارمز ٹو مارکیٹ روڈز دی گئی ہیں اس سے عوام نے بہت اچھا تاثر لیا ہے - جس طرح باقی اضلاع میں یہ سڑکیں مکمل ہونے کو ہیں ان کے لئے مزید رقم 1984-85ء کے بجٹ میں رکھی جانی اشد ضروری ہیں - مویشیوں کے بارہ میں چیئرمین صاحب نے فرمایا ہے ہم اس شعبہ میں کافی دلچسپی لے رہے ہیں میں نے پہلے بھی ایک دفعہ گذارش کی تھی کہ جس طریقے سے ہر یونین کونسل کو ایک ایک بنیادی طبی مرکز مہیا کیا جا رہا ہے - اس طرح سے ہر یونین کونسل میں شفا خانہ حیوانات بھی مہیا کریں - لیکن اس کا جواب ہمیں یہ ملا کہ ضلع کونسلیں جس طریقے سے چاہیں اپنے اپنے ضلع میں شفا خانہ حیوانات قائم کر سکتی ہیں - اس ضمن میں میری گذارش تھی کہ ضلع کونسل کے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں کہ وہ ہر یونین کونسل میں شفا خانہ حیوانات تعمیر کریں یا کھولے میری حکومت سے استدعا ہے کہ وہ جس طریقے سے basic health units تجویز کر رہی ہے اس طریقے سے شفاخانہ حیوانات کھولے - دیہی ترقی کے متعلق میری گذارش ہے کہ پہلے ہر یونین کونسل کو گورنمنٹ کی طرف سے امداد دی جاتی تھی اور یونین کونسل اپنی اے ڈی پی خود بنایا کرتی تھی - سمال ویلیج سکیم کو اس سال سے ختم کر دیا گیا ہے جس سے چیئرمین صاحبان یونین کونسل ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر بیٹھے ہوئے ہیں وہ ہمارا منہ دیکھ رہے ہیں کہ ہم انکو کوئی پیسہ دیں - میچنگ گرانٹس سے اور لوکل ریٹس سے کچھ مختصر پیسے ہوتے ہیں جو یونین کونسل کو دئیے جاتے ہیں - یہ پانچ چھ ہزار روپے ہوتے ہیں جو دے دئیے جاتے ہیں - میری گذارش ہے کہ وہ سکیم جو یونین کونسل کو اے ڈی پی کے ذریعہ دی جاتی تھی وہ بحال فرمائی جائے جس طرح چیئرمین ضلع کونسل گوجرانوالہ نے فرمایا ہے کہ میچنگ گرانٹس کی سکیم کے تحت جو چٹھی موصول ہوئی ہے کہ واٹر باؤنڈ سڑکیں نہیں رکھ سکتے میٹلنگ رکھ سکتے ہیں اگر واٹر باؤنڈ سڑکیں نہیں رکھیں گے تو وہاں کے لوگ واٹر باؤنڈ کے لئے 50 فیصد حصہ کی مٹی ڈال دیتے ہیں اور لیبر کا کام بھی کر دیتے ہیں وہ اپنا حصہ پورا کر لیتے ہیں - لیکن اب میٹلنگ کے لئے وہ لوگ 50 فی صد دینے کے لئے تیار نہیں ہیں - میری گذارش ہے کہ اسکو بھی اس طرح بحال کیا جائے - اور ہمیں واٹر باؤنڈ سڑکات رکھنے کی اجازت دی جائے - میچنگ گرانٹس کے ساتھ سڑکیں ورلڈ فوڈ کے تحت ہر ضلع میں بنائی جا رہی تھیں ورلڈ فوڈ کی

...سکیمیں ختم ہو گئی ہیں اور وہ سڑکیں جن پر 40 - 50 ہزار روپیہ خرچ ہوا ہے ادھوری پڑی ہوئی ہیں میرے ضلع میں ایسی ایک کروڑ روپے کی سڑکیں ہیں جو ادھوری پڑی ہوئی ہیں - ان کو ورلڈ فوڈ سکیم کے تحت نہیں بنایا جا سکتا چونکہ وہ فنڈ ختم ہو گئے ہیں - اس لئے انہیں یا تو فارمز ٹو مارکیٹ روڈ میں شامل کر لیا جائے یا پھر رورل ورکس پروگرام کے ساتھ تکمیل کرائی جائے - تاکہ جو سرمایہ پہلے لگ چکا ہے وہ ضائع نہ ہو on going سکیموں کے لئے ہمیں تھوڑے فنڈز مہیا کئے جاتے ہیں - on going سکیمیں بھی ایسی ہیں رورل ورکس پروگرام جہاں ابھی روپوں کی ضرورت ہے میرے ضلع کی مثال ہے کہ تمام سال کے لئے سات لاکھ روپیہ دیا گیا ہے - سات لاکھ میں صرف ڈیڑھ میل ابھی سڑک بنوا سکتا ہوں - اس سلسلے میں میری گذارش ہے کہ on going سکیمز کے لئے جو اسٹیں ہم نے بھیجی ہوئی ہیں - اس پر محکمہ غور کرے اور جس قدر فنڈز زیادہ مہیا کر سکیں وہ کریں تاکہ جو حکومت کا سرمایہ لگا ہوا ہے وہ ضائع نہ ہو جناب والا ایک سکیم ایسی تھی جو پچھلے سال محکمہ منصوبہ بندی نے جاری کی تھی یہ ایک واٹر سپلائی سکیم ہے اور بنیادی طبی مرکز کا قیام بھی ہے یہ ایسی سکیمیں ہیں جو اس سال ہم نے بنا کر حکومت کو بھیج دی تھیں اور عوام کو بھی اس کی اطلاع دے دی تھی اور ان سے جگہ بھی لے لی لیکن اب ہمیں اطلاع ملی ہے کہ نہ تو رورل واٹر سپلائی کی سکیمیں ملیں گی نہ ہی صحت کے شعبے میں بنیادی طبی مرکز ملے گا - اس سٹیج پر ہمیں جواب دینا میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ساتھ بہت بڑی ناانصافی ہے کیونکہ لوگ ہم پر کیا اعتماد کریں گے جنہیں ہم نے کہہ رکھا ہے کہ یہ سکیمیں منظور ہو چکی ہیں اور کام شروع ہونے والا ہے اور سٹیج پر یہ ہمارے لئے بہت تکلیف دہ ثابت ہو گی - جیسا کہ ہمیں ٹیکنیکل منظوری لینے کے لئے چیئرمین منصوبہ بندی نے فرمایا ہے اس میں بڑی دشواری آتی ہے - ڈسٹرکٹ کونسل کے انجینئر کو ایک لاکھ روپے تک کے اختیارات حاصل ہیں اس کے بعد ایکس ای این لوکل گورنمنٹ کے پاس جانا پڑتا ہے - لوکل گورنمنٹ کے ایکس ای این کے پاس سرگودھا کے چاروں اضلاع ہیں اسلئے وہ کبھی ملتے ہیں اور کبھی نہیں ملتے اور دوسری عام وجوہات کے پیش نظر ٹیکنیکل منظوری حاصل کرنے میں بڑی دشواری پیش آتی ہے - اسلئے میری گزارش ہے کہ ٹیکنیکل منظوری کے لئے ڈسٹرکٹ انجینئر کو پورے اختیارات دے دئیے جائیں کہ ضلع کونسل کی جو بھی سکیم ہو وہ اسکی ٹیکنیکل منظوری دے سکے یہ کام کو تیز کرنے میں معاون ثابت ہوگا -

چوھدری انور علی چیمہ - ابھی چیئرمین منصوبہ بندی نے فرمایا ہے کہ جب پروجیکٹ شروع کئے جاتے ھیں تو جولائی کے پہلے ھفتے میں رقومات یا فنڈ مہیا کر دیئے جاتے ھیں - جناب میرا اس سے تھوڑا سا اختلاف ہے - جولائی میں بالکل فنڈ مہیا نہیں کئے جاتے - ابھی تک میں وثوق سے کہہ سکتا ھوں کہ محکمہ تعلیم محکمہ صحت اور دوسرے جتنے منصوبہ جات ھیں ان میں ایک بھی منصوبہ میرے ضلع میں شروع نہیں ھوا - جب پوچھتے ھیں تو کہتے ھیں کہ ابھی فنڈ آئے ھیں - اب اشتہار لگاتے ھیں - اب ٹینڈر لگائے ھیں اس کے بعد شروع کئے جائیں گے - تو میری یہ گزارش ہے کہ اگر یہ جولائی کے پہلے ھفتے میں شروع کردئیے جائیں - تو بڑی آسانی سے سال کے دوران یہ کام ختم کیا جاسکتا ہے -

جناب قائم مقام چیئرمین (ملک اللہ یار خاں) - چیمہ صاحب بجلی کی راھی کے سلسلے میں جو اس وقت طریقہ کار ہے جس کے بارے میں بیگم صاحبہ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے اس ضمن میں بھی آپ کچھ کہنا پسند کریں گے؟

چوھدری انور علی چیمہ - جناب والا - بجلی کے متعلق میری گزارش یہ ہے کہ بیگم صاحبہ نے بجلی کے متعلق جو طریقہ فرمایا ہے یہ بالکل صحیح ہے - ہم جس چکر میں پڑے ھوئے ھیں اس سلسلے میں میں بات کو زیادہ نہیں چھیڑنا چاھتا تھا کیونکہ بیگم صاحبہ نے جس طرح بات کی ہے وہ کافی حد تک ٹھیک ہے اس کو اب مزید طول نہ دیا جائے - اب جبکہ جناب نے خود ھی پوچھا ہے تو میں عرض کرتا ھوں کہ بجلی کے محکمے میں جب سے یہ پنجاب گورنمنٹ کے پاس آیا ہے بالکل اس طریقہ سے ناانصافی ھو رھی ہے - لسٹیں ھم سے مانگی جاتی ھیں کہ ھم بھیجیں - ابھی ھماری لسٹیں وہاں پہنچی نہیں ھوتیں کہ واپڈا والے مانگ لیتے ھیں - اور ان کی ایجنسیاں ھیں ان سے مانگ لیتے ھیں - تو تین چار ایجنسیوں سے مانگ کر پھر سلیکٹ کرتے ھیں - جناب والا - پہلے ھمیں یہ فرمایا جاتا ہے کہ ضلع سرگودھا کے لئے 25 دیہات کر کے بھیج دیں 25 دیہات آپ کے منظور ھوئے ھیں - پچاس دیہات آپ کو دئیے جائیں گے آپ پچاس دیہات یعنی ڈبل کرکے لسٹ بھیج دیں - جناب - جب ھم ڈبل بھیج دیتے ھیں تو ڈبل میں سے 25 کی بجائے ھمارے ضلع میں دو تحصیل سرگودھا کو ملے ھیں - اور دو تحصیل بھلوال کو ملے ھیں اور پانچ تحصیل شاہ پور کو ملے ھیں - ھم تو لوگوں کو کہہ دیتے ھیں کہ آپ کا گاؤں فہرست میں درج کر کے بھیج دیا ھوا ہے وہ منظور ھو جائے گا - تو وہ لسٹ کے مطابق جو ھم سے مانگی گئی ہے اس طریقے سے نہیں دیئے جاتے

اب آپ نے فارمولا تبدیل کر دیا ہے کہ جب اسٹیں تیار ہوں تو پہلے چیئرمین ضلع کونسل ، وہاں کے ایکسین ای این (انسپکشن) اور کمشنر صاحب بیٹھ کر ان کو scrutinize کریں گے ، پھر بھیجیں گے ۔ جناب والا ابھی آپ نے جو لسٹوں کی scrutiny کا نیا طریقہ بھیجا ہے یہ مجھے ذاتی طور پر پسند ہے کہ وہاں پر بیٹھ کر ہم لسٹ فائنل کر کے بھیج دیں تاکہ یہ لوگ رد و بدل نہ کر سکیں ۔ میرے خیال میں یہ طریقہ کار اسی سال شروع ہوا ہے ۔ تو انشاءاللہ اگر اسی طرح یہ طریقہ کار رہا تو پھر ٹھیک ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ یعنی جو اب طریقہ کار شروع کیا گیا ہے ؟

چوہدری انور علی چیمہ ۔ جی ہاں ، وہ بہت مفید ہے ۔ کیونکہ وہاں کمشنر صاحب کے پاس بیٹھ کر ہی ہم نے فائنل کرنا ہے ۔ ہمارے ضلع میں ایسے ہوا ہے کہ ہم نے کمشنر صاحب کے پاس بیٹھ کر ساری لسٹیں تیار کی ہیں لیکن وہاں سے جتنا کوٹہ مقرر کر کے ہمیں بھیجا جاتا ہے اتنا کوٹہ ہمیں نہیں دیا گیا ۔ جبکہ ہم نے پچاس بھیجے ہیں ۔ ایسا زمانہ اور ایسا وقت آ رہا ہے اور اب یوں جب ہم باہر دیہات میں جاتے ہیں تو وہ ہم سے پوچھتے ہیں تو ہم ان سے کہتے ہیں کہ ہم نے آپ کے دیہات کے لئے بجلی کی فراہمی کے لئے فہرست بھیج دی ہے لیکن یہاں 25 کی بجائے چار دیہات دئیے جا رہے ہیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ چیئرمین ضلع کونسل ٹوبہ ٹیک سنگھ ۔

چوہدری قادر بخش (چیئرمین ضلع کونسل ٹوبہ ٹیک سنگھ) ۔ جناب والا ۔ میرا پہلا پوائنٹ پینے کے پانی کے متعلق ہے ۔ جناب والا ۔ کس کو علم نہیں ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کا ضلع سارے کا سارا سوائے چند ایک کے زیر زمین پانی brackish ہے ۔ اس کے لئے 83-1982ء میں آٹھ سکیمیں منظور ہوئیں جواب تک مکمل نہیں ہو ئیں سایکس ای این سے پوچھنے کے بعد پتہ لگا کہ پانچ سکیمیں جون 1986ء میں جا کر مکمل ہونگی ۔ اور تین 1987ء میں مکمل ہونگی ۔ آپ کا حکم گیا کہ جب تک یہ مکمل ہونگی نئی سکیمیں منظور نہیں ہونگی ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کو جو جوہڑوں کا پانی پیتے ہیں اور pool water diseases میں مبتلا ہیں ، ان کے لئے تو پھر کوئی داد رسی نہیں ہوگی ۔ اس پر خاص توجہ دی جائے جناب والا ۔ میرا دوسرا پوائنٹ بجلی کے متعلق ہے ۔ اس سلسلے میں میں

خاصطور پر ایک جگہ کے متعلق پوائنٹ آوٹ کرنا چاہتا ہوں ۔ وہ یہ کہ گوجرہ میونسپلٹی نے 14 لاکھ روپیہ لگا کر پکا آنہ میں ایک feeder market بنائی ۔ اس میں بجلی لگانے کا خود انتظام کیا ور اپنے کنٹریکٹر لگائے ۔ اڑھائی سال ہوگئے ہیں واپڈا والے اس مارکیٹ کو بجلی نہیں دیتے ۔ غالباً اس لئے کہ contractor ان کا نہیں تھا ۔ بلکہ contractor پرائیویٹ تھا جس نے بجلی کے تمام پول کھڑے کئے لیکن اس کو energise نہیں کیا جا رہا پبلک یہ سمجھی ہے کہ چونکہ انہوں نے بجلی کے لئے واپڈا والوں کا contractor استعمال نہیں کیا تھا ۔ employ نہیں کیا تھا اس لئے ان کو بجلی مہیا نہیں ہو سکتی ۔ دوسرا پوائنٹ میں یہ عرض کرونگا کہ میرے ضلع کی ساری آبادی گیارہ لاکھ ہے ۔ اور یہ جھنگ کی آبادی سے 13 هزار زیادہ ہے ۔ تو electrification کے لئے جھنگ کو تو 15 گاوں ملتے ہیں اور مجھے صرف پانچ ملتے ہیں ۔ جب یہ ضلع نہیں تھا اس وقت 23 گاوں electrify ہوا کرتے تھے ۔ اب پانچ ہیں ۔ پتہ نہیں پانچ بھی ہونگے یا نہیں ۔ اس رفتار پر نہ تو کچھ بن سکتا ہے اور نہ ہم یہ کسی کو کچھ بتا سکتے ہیں کہ ہم کیا کام کر رہے ہیں ۔

جناب والا میرا اگلا پوائنٹ نوٹ کرنے کے قابل ہے ۔ وہ یہ کہ پچھلے اجلاس میں یہاں اناونس کیا گیا تھا کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ جو سب ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے وہاں لڑکیوں کا ڈگری کالج ہونا چاہیے ۔ اور یہ کالج منظور کیا گیا ہے ۔ اب اس کے متعلق یہ بتایا جا رہا ہے کہ وہ شائد واپس لے لیا گیا ہے ۔ دوسرے یہاں یہ بھی اناونسمینٹ ہوئی کہ کمالیہ کے لئے جو کہ سب ڈویژن ہے ۔ وہاں سکول ہے ۔ اس کو انٹر کالج بنا دیا جائے یہاں منظوری اناونس کی گئی لیکن اب بتایا جا رہا کہ وہ بھی واپس لے لی گئی ہے ۔ جناب والا کمالیہ کی آبادی ساٹھ هزار ہے ۔ اگر اس آبادی کے لئے انٹر کالج نہیں ہے تو یہ تعلیم میں کونسی ترقی ہوئی ہے ۔ یہ کونسی دیہی ترقی ہو رہی ہے ؟

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ یہ انٹر کالج لڑکوں کے لئے یا لڑکیوں کے لئے ۔ ؟

چوہدری قادر بخش ۔ جناب والا ۔ لڑکیوں کے لئے بھی نہیں ہے ۔ اور لڑکوں کے لئے بھی نہیں ہے وہاں کوئی کالج ہی نہیں ہے وہ سب ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے ۔ پیر محل کی پچاس ہزار آبادی ہے ۔ وہاں بھی کوئی کالج نہیں ہے ۔ انٹر کالج بھی نہیں ہے نہ لڑکوں کے لئے ہے اور نہ لڑکیوں کے لئے ۔ یہاں announcements ہوتی ہیں اور پھر آرڈرز carry out نہیں ہوتے ۔ جنابِ والا

یہاں ایک اور اناونسمنٹ ہوئی تھی کہ فرید آباد کے انٹر کالج کو ڈگری کالج بنا دیا گیا ہے ۔ اس پر بھی کوئی عمل نہیں ہوا ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ کونسی جگہ ؟

چوھدری قادر بخش ۔ جناب والا ۔ فرید آباد چک نمبر 333 جی بی ۔ وہ پہلے کسی وقت ڈگری کالج تھا ۔ جب گورنمنٹ نے اس کو نیشنلائز کیا تو اس کا درجہ گرا دیا گیا ۔ یہاں پچھلے سیشن میں اناؤنسمنٹ ہوئی کہ اس کا درجہ بڑھا دیا گیا ہے ۔ اس پر بھی کوئی عمل نہیں ہوا ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ کیا انٹر سے اسے ڈگری کالج کر دیا گیا ہے ؟

چوھدری قادر بخش ۔ جناب والا ۔ ڈگری سے انٹر کر دیا گیا پھر ہم دو سال جھگڑتے رہے ۔ پچھلے سیشن میں اس انٹر کالج کو ڈگری کہا گیا ۔ لیکن ا ۔ پر بھی کوئی عمل نہیں ہوا ۔

جناب والا ۔ یہاں پر جو سکولوں کی پوزیشن ہے وہ بھی اسی طرح سے ہے ۔ ہماری آبادی جھنگ سے زیادہ ہے ۔ ہمیں سکول تین ملے ہیں جبکہ ان کو پندرہ ملے ہیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ کن کو پندرہ ملے ہیں ۔ ؟

چوھدری قادر بخش ۔ جناب والا جھنگ کو پندرہ ملے ہیں ہماری آبادی بھی جھنگ سے زیادہ ہے لیکن ان کے پندرہ سکولوں کی اپ گریڈیشن ہوئی ہے جب کہ ہمارے تین سکولوں کی ہوئی ہے ۔ ھائی سکولوں کی ہوتی ہے ۔ ھائی سکولوں کی اپ گریڈیشن کا بھی یہی حال ہے ۔ ان کے زیادہ ہوتے ہیں ۔ ہمارے کم ہوتے ہیں ۔ حالانکہ ہماری پاپولیشن زیادہ ہے۔ مگر ان کے زیادہ سکولوں کی اپ گریڈیشن ہوتی ہے ۔ ہماری اپ گریڈیشن ان کے مقابلے میں ایک تہائی ہے ۔ یہ جناب والا ہماری مشکلات ہیں ۔ انہ کو نظر میں رکھیں ۔ شکریہ ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ میرے خیال میں اب نماز اور ظہرانہ کے لئے وقفہ ہونا چاہیئے ۔ ہم دو بجے اکٹھے ہوں گے ۔

اناونسر ۔ ایک ضروری اعلان سماعت فرمائیے ۔ صوبائی کونسل پنجاب کے معزز ارکان کو وزیر خزانہ پنجاب جناب میاں نواز شریف نے آج عشائیہ پر مدعو کیا ہے ۔ اس عشائیہ کا اہتمام ان کی رہائش گاہ پر ہو رہا ہے ۔ گورنر پنجاب بھی اس میں شریک ہوں گے ۔ ٹرانسپورٹ کا اہتمام لوکل گورنمنٹ نے کیا ہے ۔

اب ایوان کی کارروائی برائے نماز ظہر اور ظہرانے کے لئے دو بجے تک ملتوی کی جاتی ہے - نماز ظہرانہ اور کھانے کے بعد ہاوس کی کارروائی دو بجے دوبارہ زیر صدارت جناب ملک اللہ یار خان صاحب شروع ہوئی -

اناونسر - خواتین و حضرات وزیر بلدیات اپنی نشست پر تشریف لے آئے ہیں - آپ اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں تا کہ دوسری نشست کی کارروائی شروع کی جا سکے -

جناب قائم مقام چیئرمین - (ملک اللہ یار خان) - جی شیخ صاحب -

شیخ غلام حسین - (میئر میونسپل کارپوریشن راولپنڈی) - جناب چیئرمین! چیئرمین بی ایچ ڈی نے اپنی تقریر میں 84-1983 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ کسی حد تک اس کا استعمال ہوا ہے - انہوں نے بتایا کہ تقریباً سو فیصد اس کا استعمال ہوا ہے - میں اپنی معلومات کے لئے ایک وضاحت چاہ رہا ہوں - گو میرا اس سے ڈائریکٹ تعلق یا واسطہ نہیں ہے - یہ جو سلائیڈ دکھائی گئی ہے اس میں فیصل آباد ڈویلپمنٹ کو چھ سو کچھ لاکھ روپے فراہم کردہ رقم تھی لیکن اس سال اس ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے 12 سو کچھ لاکھ روپے خرچ کئے - اس طریقے سے آبپاشی میں ابھی ابھی بتایا گیا ہے کہ ذیلی شعبہ کو فراہم کردہ رقم جو ابھی تھی وہ 5 سو چھ لاکھ روپے تھی - اور خرچ اس سال 887 لاکھ روپے کیا گیا - تقریباً 381 لاکھ یہاں بھی زیادہ خرچ ہوا ہے - میں صرف اپنی معلومات میں مزید اضافے کے لئے یہ چاہ رہا ہوں - اس سے میرا ڈائریکٹ واسطہ اس لئے نہیں کہ راولپنڈی شہر کے لوگ تو آجکل نمبر دو شہری کہلائے جا رہے ہیں اور ان کو ایسا سمجھا جا رہا ہے - باوجود اس کے کہ گذشتہ چار سالوں میں بے شمار مرتبہ میں نے اپنی معروضات پیش کی ہیں - کہ صرف لاہور ملتان اور فیصل آباد کے باسیوں کو ہی اس ملک کے اول درجے کا شہری قرار دینا مناسب نہیں - راولپنڈی بھی ایک دارالحکومت ہے - وہاں بھی ضروریات ہیں - وہاں بھی تعمیراتی کاموں کے لئے اور خاص طور پر پانی کی سپلائی کے لئے - اگرمس آب کے لئے اور سیوریج کے لئے ہمیں مشکلات ہیں - لیکن بدقسمتی سے مجھے یہ تاثر ملا تھا - کہ یہ کام جیسی ہو سکتا ہیں کہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی ہو جس کو میں ہمیشہ سفید ہاتھی قرار دیتا آیا ہوں - بالآخر میں اس بات پر بھی ایمان لے آیا کہ چلیے سفید ہاتھی ہی باندھ دیں - تاکہ پنڈی کی تعمیر و ترقی ہو سکے - لیکن بدقسمتی ہے کہ وہ بات بھی آگے نہ چلی -

بہرحال یہ میں نے اپنی معلومات میں اضافے کے لئے عرض کیا ہے - جناب چیئرمین پی اینڈ ڈی نے اپنی تقریر میں ارشاد کیا ہے کہ ہر پروجیکٹ سکیمیں بھیجنی چاہئیں - اور جہاں اس سکیم کا اجراء ہو اس جگہ کی نشاندہی کرنی چاہیے تو اس سلسلے میں میں یہ عرض کروں گا کہ ایک سکیم راولپنڈی میں پانی کی لائن بچھانے کے لئے دو سال سے منظور ہوئی ہے کو یہ مطالبہ میں شاید پرسوں آخری دن بھی کروں گا لیکن چونکہ آج انہوں نے اپنی رپورٹ پیش کی ہے اس حوالے سے میں یہ بات عرض کرتا ہوں کہ اگر وہ اس بارے میں بھی اپنی جوابی تقریر میں فرما دیں - یہ آٹھ کروڑ روپے کی سکیم ہے 7 R.G. پانی حاصل کرنے کے لئے کمشنر راولپنڈی ڈویژن کو بھیجی ہوئی ہے جسے گورنمنٹ نے اپنے behalf کے اختیار power delegate کی ہوئی ہیں - انہوں نے بھی اس کی تائید و تصدیق فرمائی ہے - راول ڈیم میں پانی موجود ہے اور چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ نے گزشتہ سال بھی یہ کہا تھا - ایک انہوں نے نام بن لیا ہے کہ خانپور ڈیم سے پانی آتا ہے - تو وہ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ آنے والی بات صرف قصہ و کہانی ہے - 162 کروڑ روپے کا اس پر خرچہ ہے - وہ 162 کروڑ روپیہ دس سال میں خرچ ہو گا - بیس سال میں خرچ ہو گا اور اس کے بعد جا کر پنڈی کے شہریوں کو ایک قطرہ پانی ملے گا - یہ تو بہت لمبی کہانی ہے - میں ان سے پھر درخواست کرتا ہوں کہ پنڈی میں پانی کے مسئلے کو حل کیا جائے - یہ دارالحکومت ہے اور یہ کس قدر افسوسناک بات ہے کہ ہم تیس فیصد لوگوں کو ڈائریکٹ کنکشن دے سکے ہیں 70 فیصد لوگ یا تو کنوؤں سے پانی حاصل کرتے ہیں یا ہم نے جو پبلک سٹینڈ پوسٹ لگائے ہوئے ہیں وہاں سے پانی حاصل کرتے ہیں - یہ بہت تکلیف دہ ہیں اور خاص طور پر گرمی کے دنوں میں تو وہاں قیامت برپا ہوتی ہے اور جو وہاں بحران ہوتا ہے اس کا مقابلہ ہم ہی لوگ کرتے ہیں - کیا مقابلہ کرتے ہیں - بعض علاقوں میں تو اپنے آپ کو ممبر کہتے ہوئے شرم آتی ہے - تو یہ میں ان سے درخواست کروں گا کہ اس معاملے کو اس نگاہ سے نہ دیکھیں اور اس میں یقیناً کارپوریشن کا بھی share ہو گا - یہ تو ہمیں گرانٹ دی جاتی ہے - نہ ہمیں loan دیا جاتا ہے - نہ ہماری سکیم جاتی ہے تو آخر اس کو کیا سمجھا جائے - اور ہم یہی بات سمجھنے پر مجبور ہیں کہ آپ ہمیں پاکستان کا نمبر دو شہری تصور کرتے ہیں - دوسرا اس سلسلے میں یہ تھا کہ سیٹلائٹ ٹاؤن کے متعلق میں نے گزشتہ سال حکومت کی توجہ دلائی تھی کہ وہاں ایک نالہ ہے جس سے بے شمار آبادیاں پانی میں ڈوب جاتی ہیں - شہری علاقہ ہونے کے حوالے سے یہ بھی

افسوسناک ہے کہ ہم اس کا کوئی علاج نہ کر سکیں ۔ اس پر جناب گورنر نے ایک ٹیم مقرر کی ۔ ٹیم نے وہاں سروے کیا اور ایک 55 لاکھ روپے کا estimate تیار ہوا ۔ اس کے متعلق بھی میں چاہوں گا کہ جناب چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ارشاد فرمائیں ۔
کہ آیا وہ بھی خان پور ڈیم کی نظر ہورہا ہے ۔ یا اس بارے میں کچھ غور فرمارہے ہیں ؟ ایک اور اہم مسئلہ جو کہ راولپنڈی کا بہت عرصہ سے ہے وہ یہ ہے کہ خیابان سرسید رھائشی سکیم ہے جو کہ لوگوں کو ٹی ۔ بی کی طرح چاٹ رہی ہے وہ چار سالہ سکیم تھی جو کہ 12 سال میں مکمل نہیں ہو رہی ہے ۔ میں جناب چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ سے گزارش کروں گا کہ جہاں باقی کارکرد گی انہوں نے 100 فیصد سے بڑھ کر دکھائی ہے اسی طرح ہاؤسنگ کے معاملہ کو بھی آگے بڑھانے میں ہماری امداد کریں گو یہ فزیکل پلاننگ کے دائرہ اختیار میں ہے لیکن بالا خر کنٹرول انہیں کا ہے ۔ تو اگر اس بارے میں بھی وہ توجہ فرمائیں تو میں ان کا ممنون ہوں گا ۔ ایک اور بات انہوں نے بتائی کہ سال 1983ء میں 771 ٹیوب ویل لگ گئے لیکن بجلی کا کنکشن صرف 340 ٹیوب ویلوں کو حاصل ہوا ۔ جناب والا بجلی کی فراھمی میں یہ مسئلہ بڑا درپیش ہے ۔ یہ درست ہے کہ اصول اپنی جگہ پر بڑا وزن رکھتے ھیں لیکن بعض شخصیتوں کے اصول بھی بے کار ہو جاتے ھیں میں جناب والا کی توجہ دلاوں گا کچھ عرصہ پہلے راولپنڈی میں کیپٹن نصیر صاحب کمشنر راولپنڈی تھے جن کے کام کرنے کو آج تک یاد کیا جاتا ہے ۔ گزشتہ دو سال میں راولپنڈی میں واپڈا کے کوئی ھول صاحب تھے ۔ انہوں نے راولپنڈی کی تعمیر وترقی میں جسطرح سے ہمارے ساتھ تعاون کیا وہ بھی ایک مثال ہے ۔ آج کل جو ہمارے ایسی ۔ ای واپڈا ھیں ان کے خلاف ہاؤس Resolution میں کر چکا ہے ۔ کہ یہ شخص بالکل کام نہ کرنے کے برابر ہے سٹریٹ لائٹس نصف سے زیادہ جلتی ھی نہیں ھیں گزشتہ ایام صاحب صدر ایک سڑک سے گزرے تو وہاں پر بجلی کی روشنیاں نہیں تھیں اس ضمن میں واپڈا کے حکام سے اس بارے میں چوں کہ آپ نوٹس لے رہے ھیں تو اس لئے میں نے یہ گزارشات آپکے گوش گذار کی ھیں ۔

— شکریہ —

قاضی عبدالقدوس ۔ (وائس چیئرمین ضلع کونسل راولپنڈی)
۔ جناب چیئرمین میرا ایک ایسے علاقہ سے تعلق ہے جو کہ نہایت ھی پس ماندہ ہے ۔ اور اس ایوان میں تین اجلاس attend کرنے کے باوجود میں

یہاں سے کوئی بھی مسئلہ حل نہیں کروا سکا - لیکن آج یہاں پر اس ہاؤس میں موضوع کی مناسبت سے اس لے کسی مقامی مسئلہ کے حوالے سے بات نہیں کرنا ہے بلکہ جناب چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ نے آج جو میٹرز اور ترجیحات کی ملائنڈز یہاں پر دکھائی ہیں موقع کی مناسبت سے ان کے بارے میں کچھ گزار شات کروں گا جناب چیئرمین نے سب سے پہلے ہر دوبجٹ کا مقصد بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہمارے بجٹ پیش کرنے کا مقصد افلاس کا خاتمہ اور دیہی ترقی ہے - میں اس مقصد سے اختلاف نہیں کرسکتا - لیکن جناب چیئرمین افسوس کی بات ہے کہ جب دیہی ترقی کا نام لیا جاتا ہے - تو اس سے صرف یہی مراد لی جاتی ہے کہ اناج زیادہ اگایا جائے بیج اچھے سے اچھا پیدا کیا جائے - اور پیداوار میں زیادہ سے زیادہ ترقی کی جائے - میں ایک بات کہنے والا ہوں - اس سے پیشتر میں اصحاب سے معذرت کروں گا اگر کسی کا جذبہ مجروح ہو کیونکہ یہ بات ہمارے ذہنوں میں Colonial دور سے بٹھائی گئی ہے کہ پاکستان یا اس سے پہلے جو انڈیا تھا یہ ایک زرعی ملک ہے اور اس کی ترقی اور بقاء کا انحصار صرف زراعت پر ہی ہے - اور اب تک ہم لوگ مسلسل اسی line پر چل رہے ہیں - لیکن میں اس راسخ عقیدہ کی نفی کرتا ہوں - حقیقت یہ ہے کہ آج جو ملک یہ سمجھتا ہے کہ ہم زراعت کے راستے پر چل کر ترقی پذیر ملکوں میں اپنا نام لکھوا سکیں گے وہ ایک غلط نظریہ کو اپنائے ہوئے ہے آپ یقین جانیے کہ یہ ایک پیچ دار راستہ ہی نہیں بلکہ یہ ایک مسافت ہی مسافت ہے - اس جدید دور میں اس نظریئے کی ضرورت نہیں ہے کہ ہم زیادہ پیداوار اگانے پر زیادہ سے زیادہ اور غیر ضروری توجہ دیں - ہر بجٹ میں زراعت کو اولیت دیں اور اس میں سوائے بیجوں اور نالیوں کی صفائی کے مزید کوئی بات نہ کریں - آج ہمیں ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم نے ملک کو پسماندہ ملکوں کی صف سے نکال کر ترقی پذیر ملکوں کی صف میں کھڑا کرنا ہے اور اس کی وضاحت کے لئے میں امریکہ کی مثال دوں گا - امریکہ میں تقریباً 95 فیصد آبادی صنعتی اور دوسرے متعلقہ شعبوں سے منسلک ہے جبکہ آبادی کا صرف 5 فیصد حصہ زراعت میں کام کرتا ہے - لیکن جدید ٹیکنالوجی اور توانائی کے استعمال سے وہ ملک نہ صرف اپنی ضروریات پوری کررہا ہے بلکہ پوری دنیا کو بھی اناج سپلائی کرتا ہے - ہماری پسماندگی کی اصل وجہ یہی ہے کہ ہمارا ملک 70 فیصد زراعت پر انحصار کرتا ہے جدید معاشیات کا ایک اصول ہے کہ جو ملک جتنا زیادہ زراعت پر انحصار کرتا ہے - اتنا زیادہ اسے پسماندہ سمجھا جاتا ہے - یہ

ٹیکنالوجی کا دور ہے - ہم نے صرف زراعت کو ترجیح نہیں دینی ہے بلکہ ہماری ترجیح صنعت کی طرف ہونی چاہیے - سال 1982-83ء میں زراعت کو ترجیح دی گئی - 1983-84ء اور 1984-85ء میں بھی زراعت کو Priority دی گئی میں یہ نہیں کہتا کہ زراعت کو نظر انداز کر دیا جائے - زراعت کو اپنا مقام ضرور حاصل ہونا چاہیے اور اس پر اخراجات بھی کرنے چاہئیں - لیکن ترجیح صنعت کو دینی چاہئے - اور اگر حکومت سمجھتی ہے کہ زراعت پر خرچہ کرنا یا صدیوں کا فاصلہ طے کرنا جس میں ہم غیر ترقی یافتہ رہے ہیں انتہائی ضروری ہے تو میں اس کے لئے چند تجاویز پیش کروں گا - اگر آپ افلاس کا خاتمہ چاہتے ہیں اور یہ بھی چاہتے ہیں کہ دیہی علاقوں میں ترقی ہو تو اس کے لئے صرف زراعت پر ہی زور نہ دیں بلکہ زراعت کو ایک صنعت بنائیں اور اس کے لئے دہرا لائحہ عمل اختیار کیا جاسکتا ہے کہ زراعت کے لئے رکھی گئی رقم کا زیادہ حصہ آپ facts & figures دیکھیں گے تو واضح ہوگا کہ چوتھے یا پانچویں نمبر پر حکومت چند ہی ڈیزل انجن مہیا کرتی نظر آتی ہے - لیکن میں یہ کہوں گا کہ سب سے زیادہ رقم Lions share ٹیکنالوجی اور مشینری کی پہلائی پر حکومت کی خرچ کرنا چاہئے اور یہ چیزیں subsidised rates پر حکومت کو مہیا کرنی چاہئیں اور ان کے حصول میں آنے والی دشواری کو ختم کرنا چاہئے ہے لوگوں کو شعور دینا چاہئے کہ یہ جدید سے جدید تر مشینری استعمال کریں اگر آپ یہ کہیں کہ لوگ خودبخود اس میدان میں آجائیں تو یہ بہت مشکل ہے - اگرچہ ہم ٹریکٹرز کی حد تک تو چلے گئے ہیں - لیکن ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ ابھی تک ہمارا جو ratio زراعت کی ترقی میں ہونا چاہئے وہ ہمیں حاصل نہیں ہے اصل قصہ یہ ہے نہ ہم زیادہ سے زیادہ آبادی کو زراعت سے نکال کر کم از کم آبادی کو اتنی مشینری دے کر زیادہ سے زیادہ پیداوار کے قابل بنا کر باقی ماندہ آبادی کو صنعت کی طرف آمادہ کریں - اور یہ تبھی ممکن ہوسکتا ہے کہ مشینری پر زیادہ سے زیادہ رقم خرچ کرنے کے ساتھ ساتھ صنعت پر بھی زیادہ سے زیادہ زور دیں مثال کے طور پر اگر آپ زیادہ سے زیادہ آلو کاشت کرتے ہیں اور گل سڑ رہے ہیں تو یہ ملک کی ترقی نہیں ہے آلو کی بجائے اگر آپ صنعت لگا کر چپس ایکسپورٹ کرتے ہیں تو یہ ترقی ہے - اس سے ملک کو زر مبادلہ حاصل ہوگا ایسی صنعت جو ہماری زراعت سے منسلک ہے کے بارے میں

میں نہایت سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے زراعت سے متعلقہ انڈسٹری کے facts and figure میں ہم نے کتنی ترقی کی ہے اور کتنی ہمیں کرنی چاہیے میں اس بحث میں نہیں جانا چاہتا یہ بہت لمبی بات ہے ۔ لیکن گذشتہ اجلاس میں میں نے ایک تجویز پیش کی تھی ۔

کہ زراعت کے میدان میں ہم ایسی انڈسٹریز کو اپنا سکتے ہیں جس سے نہ صرف ہم اپنی معیشت میں انقلاب لا سکتے ہیں بلکہ دنیا کے مقابلے میں کھڑے ہو سکتے ہیں اور وہ چیز تھی انڈسٹریل الکوحل یا پاورالکوحل میں نے گذارش کی تھی کہ گنے کا لب یا molases کو convert کر کے اگر انڈسٹری الکوحل بنایا جائے تو بہت مفید ہے ۔ کیونکہ اسوقت بین الاقوامی منڈی میں مقابلہ نہیں ہے صرف چند ملک یہ الکوحل تیار کررہے ہیں اور دوسرے ممالک کے مقابلے میں ہمارے ہاں مزدوری بھی سستی ہے ۔ اس لئے یہ الکوحل یہاں پر بہت سستی پڑے گی ۔ برازیل کا حوالہ بھی یہاں آیا تھا میں یہاں وضاحت کردوں کہ برازیل میں 80 فی صد موٹریں الکوحل سے چلتی ہیں فیکٹریوں میں یہ پاورالکوحل استعمال ہوتی ہے اور یہ انتہائی ارزاں پڑتی ہے ۔ جناب والا گذشتہ اجلاس میں بھی آپ ہی کرسی صدارت پر متمکن تھے اور آپ نے یہ سوال کیا تھا کہ کیا یہ الکوحل مہنگی نہیں پڑے گی ۔ اسوقت اچانک یہ بات ہوئی تھی اور میرے پاس اعداد و شمار نہیں تھے اس سلسلہ میں میں چند سیکنڈ میں یہ اعداد و شمار آپ کی خدمت میں پیش کروں گا ۔ اس وقت محترم وزیر زراعت نے میرے نکتے کا جواب دیتے ہوئے یہ فرمایا تھا کہ یہ صنعت پاکستان میں قابل عمل نہیں ہے ۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ وہ اس سلسلہ میں برازیل کے وزیر بھی سے ملے ہیں اور ان سے بات چیت کرنے کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ہمارے ملک میں یہ صنعت نہیں لگ سکتی میری اس سلسلہ میں اطلاع ہے کہ 1982ء سے بہت سے لوگ اس سلسلہ میں حکومت سے رابطہ قائم کررہے ہیں اور راولپنڈی میں ایک northern کیمیکل انڈسٹریز اس کاروبار میں داخل ہو چکی ہے ۔ اس کی feasibility report بھی میرے پاس موجود ہے ۔ لاہور کراچی اور گجرات میں بھی یہ کاروبار صنعت کار شروع کررہے ہیں یہ سب حوالے میں آپ کی خدمت میں پیش کررہا ہوں انہیں اس صنعت کی اجازت ملی

چکی ہے ۔ اور اس کی قیمت کے متعلق جناب والا نے سوال کیا تھا تو میں عرض کرتا چاہوں کہ سہگل پٹرولیم نے لاہور ہی میں صنعت لگانے کی اجازت مانگی ہے اور انہوں نے یہ کہا ہے کہ

The sponsors are reported to have given an undertaking to sell the product in retail at Rs. 7.2[illegible] per litre while their ex-factory cost is estimated to be Rs. 6·00 per litre.

تو یہ بات روپے یا سوا سات روپے فی لیٹر پاکستان میں پڑتی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت نے اس پر خرچہ بھی اتنا زیادہ نہیں کرنا ہو گا یہ motivation کی بات ہے ۔ اس پر کتنا خرچہ ہو جائے گا ۔ اتفاق ہے جب یہ صنعت برازیل میں introduce ہوئی تو وہاں پر بھی اس قسم کے حالات تھے ۔ برازیل بھی چینی برآمد کرتا تھا لیکن بین الاقوامی منڈی میں چینی کی قیمت کم ہو جانے کی وجہ سے ان کی چینی گوداموں میں dump پڑی رہی تو انہوں نے اس کے لئے دوسرا alternative سوچا اور گنے کو الکوحل میں convert کر کے تجربہ کیا اس وقت برازیل ان ممالک میں شامل ہے جو الکوحل کی صنعت چلا رہے ہیں ۔ اس سلسلہ میں میں گزارش کروں گا کہ یہ صنعت feasible ہے اور یہ ایسی صنعت ہے جو کہ دیہاتوں میں آسانی سے لگائی جا سکتی ہے کیونکہ وہاں گنا بکثرت پیدا ہوتا ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین—یہ جو آپ نے سہگل پٹرولیم کا نام لیا ہے ۔ کیا انہیں اس صنعت لگانے کی اجازت مل گئی ہے

جناب قاضی عبدالقدوس—جی ہاں ۔ میں پڑھتا ہوں

One more Pakistani entrepreneur has applied for sanction to set up a plant at Lahore for the production of power alcohol to be known as Saigol Petroleum Ltd. The project is proposed to be established in collaboration with a Brazilian Firm. The applications are reported to be under scrutiny and a decision is yet to be taken by the concerned authorities.

باقی دیگر صنعت کار جن کا میں نے ذکر کیا ہے جیسے گجرات والوں کو اجازت مل گئی ہے ۔ راولپنڈی والے بھی صنعت لگا رہے ہیں ۔

I am a legal adviser of that firm and I know personally.

کہ وہ اس معاملے میں کافی آگے جا چکے ہیں ۔ اس ضمن میں یہ گزارش کروں گا کہ وہ صنعتیں دیہاتوں میں لگائی جائیں یا صنعت کاروں کو اس بات کی ترغیب دی جائے کہ وہ زرعی اجناس کے مطابق صنعتیں لگائیں ۔ مثال کے طور پر ہمارے بعض علاقوں میں مونگ پھلی بے شمار پیدا ہوتی ہے اس طرح مونگ پھلی کا تیل نکالنے اور اسے بھوننے کے کارخانے

سالانہ ترقیاتی پروگرام پر بحث

[illegible] میں جو سب سے موثک چھوٹی پالیسی کی بنیادی چیز ہے اسی طرح سے کارخانوں پر زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے - اصل بات یہ ہے کہ بے شمار لوگ ان صنعتوں کی طرف جانا چاہتے ہیں لیکن صنعت لگانے کے لئے طریقہ کار اتنا پیچیدہ ہے اور سہولتیں اتنی کم ہیں کہ وہ تھوڑا سا سفر طے کرنے کے بعد واپس بھاگ جاتے ہیں - اس لئے آپ انہیں سہولیات بہم پہنچائیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ایک صورت ہے جس سے ہم دیہاتوں میں ترقی کر سکتے ہیں - ایک صورت پنجاب کے چیئرمین صاحب نے بتائی ہے کہ ہم نے دیہاتوں میں صنعتوں کو فروغ دینے کے لئے قرضوں کا اجراء کیا ہے اور ایک لاکھ روپے قرضہ کی سہولت کا آغاز کیا ہے - پہلی بات تو یہ ہے اس وقت بھی جو صنعتیں لگی ہیں بڑے بڑے صنعت کار قرضہ کی اس سہولت سے فائدہ اٹھا کر غریب کاشت کاروں کے حقوق پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں - ضرورت اس امر کی ہے کوئی ایسا طریقہ کار وضع کیا جائے جس سے چھوٹے چھوٹے کاشت کار غریب کسان جو قرضہ کی سہولتیں نہیں لے سکتے یا جن کے پاس وقت نہیں ہے کے لئے ایسی سکیم شروع کی جائے اور انہیں اس بات کی ترغیب دی جائے تاکہ وہ ساتھ بزنس کے طور پر ان صنعتوں میں شمولیت حاصل کر سکیں - اس کے علاوہ بھی چیئرمین صاحب نے subjectwise اور policy matters پر بہت سی باتیں رکھی تھیں - زراعت کے علاوہ ہاؤسنگ سکیموں کے متعلق کہا گیا ہے کہ کم آمدنی والے لوگوں کیلئے مکانات ہاؤسنگ سکیم میں رقم مختص کی گئی ہے - مانا کہ بہت سی [illegible] اور اس پر بہت سے اس پر انہوں نے توجہ دی ہے - ہماری جو [illegible] اس پروگرام سے مجھے اختلاف [illegible] ان سکیموں کو [illegible] طریقہ کار سے مجھے قطعی اختلاف ہے - پنجاب کے کچھ شہر اوکاڑہ میں الگ میں کچھ عرصہ پہلے کیسی بھی جگہ جب کوئی ہاؤسنگ سکیم بنتی ہے تو وہ پنجاب کے تمام شہریوں کیلئے یکساں ہوتی ہے - نتیجتاً پنجاب کا ایک سرمایہ دار گروہ جو پراپرٹی ڈیلر کا کام کرتا ہے اس کو پہلے ہی علم ہوتا ہے کہ یہ سکیم کہاں شروع ہو رہی ہے کہاں پر اشتہار شائع ہوا ہے - وہ ان ہاؤسنگ سکیموں میں fictitious ناموں پر پہلے سے مختلف ناموں پر سرمایہ کاری کر کے فارم جمع کروا دیتے ہیں اور دھاندلی سے یہ پلاٹ الاٹ کروا لیتے ہیں اور پھر وہ اسے بیچ دیتے ہیں اور ایسے لوگ انہیں بھاری نفع لیتے ہیں - کم آمدنی والے لوگ جن کیلئے یہ سکیم بنتی ہے وہ اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے - پھر اگر اس سکیم کو کم آمدنی والے لوگوں کیلئے

consider کیا جائے تو اسکا نتیجہ دیکھ کر مجھے بہت افسوس ہوتا ہے ۔ کیونکہ اس کا میں نے ذاتی طور پر تجزیہ کیا ہے ۔ مثلاً گجر خان میں تو ہاوسنگ سکیمیں بنی لیکن ان میں پانچ فیصد بھی گجر خان کے لوگ شامل نہیں تھے بلکہ تمام لوگ دوسرے شہروں کے تھے یہ بالکل غلط طریقہ ہے یہاں کم از کم ڈسٹرکٹ کی پابندی ہونی چاہئے یا تحصیل کی پابندی ہونی چاہئے اور کم آمدنی والے ملازمین کو ان ہاوسنگ سکیموں میں ترجیح دی جائے ۔ یہ نہیں ہونا چاہئے کہ پورے پنجاب لیول پر جو آدمی چاہے پلاٹ آلاٹ کروائے یہ طریقہ کار انتہائی ناقص ہے اس میں ترمیم کی ضرورت ہے ۔

اس کے علاوہ تعلیم کا بھی یہاں کافی ذکر کیا گیا ہے ۔ ثانوی تعلیم کیلئے بہت زیادہ رقم رکھی گئی ہے اور پرائمری تعلیم کیلئے اس سے کچھ کم رقم رکھی گئی ہے ۔ اس سے بھی میں اختلاف کرتا ہوں ۔ سب سے زیادہ رقم پرائمری priority تعلیم کے لئے رکھی جانی چاہیے اور ثانوی تعلیم کے لئے اس سے کچھ کم ہونی چاہیے ۔ کل شاید وزیر تعلیم اس بارے میں اظہار خیال فرمائیں گے لہذا ان باتوں کو میں اس وقت تک کے لئے ملتوی کرتا ہوں ۔ جناب چیئرمین کی تقریر سے ایک پالیسی واضح ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ سکول کھولنے پر زور دیا جائے اس میں 500 پرائمری سکول کھولیں 400 سکول کھولیں 250 سکول کھولیں اس لئے اس پر مزید تفصیلی بحث میں کل تک کے لئے ملتوی کرتا ہوں آج میں آپ کی خدمت میں صرف یونیسکو کی ایک رپورٹ پڑھ کر سناتا ہوں جو زیادہ سے زیادہ سکول کھولنے کے بارے میں ہے اور ان کی کوالٹی کے بارے میں ایک اقتباس پڑھ کر سناتا ہوں

A rapid quantitative expansion without due consideration given to its effects on quality is a luxury which Asian Countries during their formative period can not afford.

یہ یونیسکو کی رپورٹ ہے کہ وہ ایشیائی ممالک جو ابھی ترقی پذیر ہیں یا ترقی کے مراحل طے کر رہے ہیں انہیں اس luxury میں پڑنے کی بجائے جو سکول کھلے ہوئے ہیں انہیں intensively ترقی دینی چاہیے ۔ یہ نہیں کہ دس سکول کھولے ہوئے ہیں اور 9 سکولوں کے بچے درختوں کے نیچے پڑھ رہے ہیں یا جو دس سکول کھولے ہوئے ہیں ان میں سے پانچ میں اساتذہ ہی نہیں ہیں ابھی بے شمار شکائتیں آپ کے پاس آتی ہونگی تو ضرورت اس چیز کی ہے کہ زیادہ سکول کھولنے کی بجائے جو سکول کھلے ہوئے ہیں ان پر زیادہ سے زیادہ خرچ کیا جائے انہیں عمارتیں فراہم کی جائیں ان میں ستاف

پورا کیا جائے اس کے علاوہ میں سمجھتا ہوں کہ پرائمری کے شعبہ پر زیادہ توجہ کی ضرورت ہے اس لئے کہ وہ ایک ایسا دور ہوتا ہے جس میں انسان کی تکمیل ہوتی ہے مزید بات میں کل کروں گا ۔ شکریہ

ملک عطا محمد - (چیئرمین ضلع کونسل اٹک) جناب والا ۔ آج کے اس اجلاس میں بہت اچھی اچھی باتیں کہی گئیں بڑی بڑی باتوں پر اظہار خیال ہوا تعلیم بجلی کے سلسلے میں کچھ معروضات ہیں ابھی ابھی فاضل مقرر نے تعلیم کے بارے میں بہت کچھ فرمایا میری گزارش ہے کہ جہاں ہم پرائمری تعلیم کو وسعت دے رہے ہیں اور اس کی اہمیت کا ہم سب کو احساس ہے جگہ جگہ ہم اسکول کھول رہے ہیں اور مختلف سکیمیں میچنگ گرانٹ کے تحت اور رورل ڈویلپمنٹ کے تحت بنائی جا رہی ہیں اس طریقے سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے لیکن اس activity کا افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ ہم اسکول تو بناتے جا رہے ہیں مگر ان سکولوں کی مرمت کے بارے میں ابھی تک کسی نے بھی کوئی ذکر نہیں کیا یہ ہماری معاشرتی بات ہے یہ ہمارے علاقے کے معماروں انجینئرز کی کارروائیاں ہیں بہرحال آج سے پچاس سال پہلے بنی ہوئی عمارات کی حالت تو ٹھیک ہے لیکن آج سے دس سال پہلے جو عمارتیں بنی ہیں ان کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور ہم بلدیاتی اداروں کے منتخب نمائندوں کی اپنے اپنے علاقوں کے لوگوں کو خوش کرنے کیلئے کوشش ہوتی ہے کہ انہیں تعلیم کی پانی کی سڑکوں کی اور صحت کی سہولتیں میسر کرواسکیں اور حکومت کی مدد سے ان کی خدمت کریں ہم بہت سی ایسی تجاویز پیش کرتے ہیں اور ان تجاویز پر کافی حد تک عملدرآمد ہو رہا ہے اس ضمن میں ہم حکومت کے بے حد مشکور ہیں لیکن جناب والا ۔ یہ بات بھی توجہ طلب ہے کہ ہم اسکول تو بناتے جارہے ہیں لیکن ان کی مرمت کیلئے کوئی allocation نہیں کر رہے ہیں جہانتک پرائمری تعلیم کا سوال ہے اس کے ساتھ ایک عجیب رویہ ہوتا جا رہا ہے گورنمنٹ فنڈز خرچ ہو چکے ہیں لوگوں نے اپنے وسائل سے اپنی رقوم ان سکولوں پر خرچ کر دی ہیں لیکن اب جب ان کی مرمت کا ذکر آتا ہے تو صوبائی حکومت کہتی ہے کہ یہ جن لوگوں نے بنائے ہیں وہ خود کریں یا کوئی اور متعلقہ ادارہ ۔ اس سلسلے میں آخر ان کی تان یونین کونسل پر ٹوٹتی ہے جناب والا ۔ یونین کونسل کی اتنی صلاحیت نہیں ہے ۔ بہت کم ایسی یونین کونسلیں ہونگی جن میں

اتنی مالی استطاعت ہوگی کہ وہ اپنے دفاتر کو اچھی طرح سے روغن کرا سکیں یا ان میں فرنیچر اچھی طرح مہیا کرسکیں لیکن ان میں اتنی سکت نہیں ہے کہ کونسلیں وہ اپنے پرائمری اسکولوں کی مرمت بھی کرا سکیں ۔ اس ضمن میں جناب والا ۔ میری گزارش ہے کہ ضلع کونسل ایک Mother Institute کی حیثیت اختیار کر چکی ہے اگر حکومت یہ سمجھتی ہے کہ اس کے پاس اتنے فاضل فنڈز نہیں تو پھر اس کے متبادل کوئی ایسا راستہ اختیار کرنا چاہئیے یا کوئی ایسی تجویز ہونی چاہئیے تاکہ وہ اسکول اس طریقے سے نہ رہیں کہ ان کی مرمت ہی نہ کروائی جائے کروڑوں روپے کی لاگت سے آج یہ اسکول سامنے آرہے ہیں اور چند سالوں میں وہ گرنے لگے ہیں ویسے تو ضلع کونسل کے پاس اتنے فنڈز نہیں ہوتے لیکن اگر مناسب سمجھیں کہ جن ضلع کونسلوں کا رفاعی کاموں میں تعلق ہوتا ہے ان کو اس کی اجازت دی جائے کہ وہ ان پرائمری اسکولوں کی مرمت کا ذمہ اٹھا سکیں یہ ایک آخری بات میں کر رہا ہوں لیکن اس سے پہلے میں یہ ضرور عرض کرونگا اور خواہش کرونگا سفارش کرونگا کہ حکومت ان پرائمری اسکولوں کی طرف توجہ دے اور ان کی مرمت کا ذمہ اپنے سر اٹھائے

دوسری بات جناب والا electrification کے متعلق ہے جس پر آپ نے مزید روشنی ڈلوانا چاہی اور کچھ فاضل مقررین نے بجلی کے بارے میں اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا ۔ اس بارے میں ہمارے ضلع میں ایک خاص نوعیت کا ایک مسئلہ ہے میرے خیال میں دوسرے اضلاع میں بھی ایسا ہی ہوگا اور جو ہمارے بلدیاتی شہروں کے میئر صاحبان تشریف فرما ہیں ان کو شاید اس کا علم نہیں ۔ اور یہ ان کی وضاحت کیلئے ضروری ہے وہ جناب والا یہ ہے کہ ایک گاؤں ہوتا ہے پھر اس کے بعد اس کی کچھ options بنتی ہیں ان کو ابتدا میں داخلی کہا جاتا ہے وہ داخلی بڑھتے بڑھتے ایک بڑے گاؤں کی حیثیت اختیار کر جاتے ہیں کاغذات میں جب وہ داخلیاں اپنے parent village سے بھی بڑی ہوجاتی ہیں تب بھی وہ داخلی ہی رہتی ہیں ہمارے طریقہ کار میں بجلی کے پروگرام کو جس طرح واضح کیا جاتا ہے اس میں ترجیحات مقرر کی جاتی ہیں اور اس فہرست میں آنے والے دیہات کو پہلے بجلی دی جاتی ہے اور ترجیحات کے لحاظ سے داخلی اس کے بعد آتی ہے تو جناب والا ۔ میری گزارش ہے کہ محکمہ مال سے ایسی ایکسرسائز کروائی جائے کہ جس میں داخلی مواضعات کا تعین کیا جائے کہ چالیس گھروں کا گاؤں داخلی ہوگا یا پچاس کا یا سو کا یا جو بھی ایک

کمیٹی تشکیل ہو گی اس پر وہ اپنا اظہار خیال کریں گے لیکن اس کی ایک حد ہونی چاہئیے جس کے نیچے وہ آبادیاں داخلی قرار دی جائیں اور اس سے زیادہ کی آبادیوں کو گاؤں قرار دیا جائے نیز محکمہ مال کے کاغذات میں ان کا صحیح طریقے سے اندراج کرایا جائے تاکہ الیکٹریفیکیشن کے پروگرام میں ترجیحات میں وہ برابر کے حصہ دار بن سکیں اب تک جناب والا یہ ہوتا چلا آ رہا ہے کہ ہمارے بہت سے ایسے بڑے بڑے مواضعات جو کاغذات میں داخلیاں شمار ہوتے ہیں وہ ترجیحات میں الیکٹریفکیشن پروگرام میں نہیں آ رہے جس کی وجہ سے بڑی بے چینی اور احساس محرومی مکینوں میں پیدا ہو رہی ہے کہ ان کو کیوں نظر انداز کیا جا رہا ہے یہ ہمارے لئے بہت مشکلات کا باعث بنتا ہے کہ ہم یہ وضاحت کریں کہ یہ داخلی ہے گاؤں نہیں ہے وہ کہتے ہیں کہ داخلی اور گاؤں میں کیا فرق ہے تو ہمارے گاؤں کو گاؤں کا رقبہ کیوں نہیں دیا جاتا ۔ تو اس ضمن میں جناب والا ۔ گذارش ہے کہ محکمہ مال کی طرف سے ایک ایکسرسائز کروائی جائے اور ان داخلی مواضعات کی نشاندھی کروا کر ان کے facts and figures اکٹھے کروا کر ان کا ایک طریقہ کار وضع کیا جائے تاکہ داخلی کی ایک حد مقرر کی جائے کہ اس حد تک وہ داخلی عزی اور اس سے زیادہ کا وہ گاؤں تصور ہو گا اور پھر اس ایکسرسائز کا محکمہ مال کے کاغذات میں اس طریقے سے اندراج کرایا جائے ۔

حضور والا—موجودہ بلدیاتی دور کو اب پانچ سال کا عرصہ ہونے لگا ہے میں ڈویلپمنٹ کے متعلق consider کر رہا ہوں جب سے حکومت بلدیاتی اداروں کو فنڈز فراخدلی سے ڈویلپمنٹ کے لئے فراہم کرنے لگی ہے وہ فنڈز ہمیں بہت مہیا ہو رہے ہیں اس سے بہت ڈویلپمنٹ ہوئی ہے خدا کرے کہ حالات اچھے رہیں اور آئندہ جو بھی حکومت ہو یہ سلسلہ قائم رہے اگر دس پندرہ سال مزید ایسے لگ جائیں تو میرے خیال میں ہمارے پسماندہ اضلاع کوئی نہ کوئی اچھا رنگ اختیار کر جائیں گے اور ان کا Living standared بہتر ہو جائے گا لیکن جناب والا جیسا کہ چیئرمین پی اینڈ ڈی نے فرمایا ہے کہ وسائل کے پیش نظر وہ کچھ زیادہ فنڈز نہیں دے سکے لیکن کچھ ڈرینج سکیمیں جن کے ٹینڈرز ہو چکے تھے اور جن کا عوام کو علم تھا اور لوگ بڑے خوش تھے کہ water supply سکیموں کے بعد چھوٹی ڈرینج سکیمیں بنائی گئی ہیں اور پھر ان کے ٹینڈرز ہو چکے ہوں پھر یکدم ان کو ایک اطلاع ملتی ہے کہ ڈرینج سکیمیں ختم ہو گئی

ہیں - جناب والا - یہاں کے افسران حضرات - آپ حضرات یہاں بیٹھ کر اس بات کا احساس نہیں کر سکتے کہ آج کل کے لوگ کتنے touchy ہیں ہم لوگ جو عوام سے ملتے ہیں ان میں جاتے ہیں ان کے حالات معلوم کرتے ہیں ان کے جذبات ان کے خیالات اور ان کے احساسات و تکالیف کا ہمیں احساس ہوتا ہے آپ کے نوک قلم سے ایک حکم کا جاری ہو جانا کہ ڈرینج سکیمیں جو ٹینڈر ہو چکی تھیں وہ یکدم ختم ہو چکی ہیں ایسا اقدام مایوسی کا باعث بنتا ہے تو جناب والا - میں سفارش کروں گا کہ اس قسم کے احکامات کچھ سوچ بچار کے بعد دیئے جائیں کیونکہ اس طرح عوام میں بے چینی پیدا ہوتی ہے اور بلدیاتی ادارے جو اتنا اچھا کردار ادا کر رہے ہیں ایسے احکامات سے ان کے خلاف عوام میں ایک نفرت کی فضا پیدا ہوتی ہے اور حکومت کے خلاف بھی نفرت پیدا ہونے کا امکان ہوتا ہے -

جناب والا - مجھے ایک اور بات سمجھ نہیں آئی کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں کچھ لکھا ہوتا ہے اس کے بعد دواتر سے کچھ اور احکامات جاری ہوتے ہیں میری گذارش ہے نہ میں ایک کنٹریکٹ کی بات کر رہا ہوں- ہمارے راولپنڈی ڈویژن کے لئے تین رورل ہیلتھ سنٹر propo'e کئے گئے تھے - سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ان کی recommendation کی گئی تھی - اس کے بعد چٹھی آ جاتی ہے کہ راولپنڈی ڈویژن کا ایک رورل ہیلتھ سنٹر وہاں سے چھینا جاتا ہے- جناب والا - یا تو سالانہ ترقیاتی پروگرام تیار نہ ہو - اگر متعلقہ حضرات اتنا وقت نہیں دے سکتے سالانہ ترقیاتی پروگرام تیار کرنے کی کوشش نہ کریں خواہش نہ کریں - لیکن جب ایک مسودہ تیار ہو جاتا ہے تو اس پر عملدرآمد ہونا چاہئے ورنہ یہ مذاق اڑانے کے مترادف ہے اس سالانہ ترقیاتی پروگرام کا اس مسودہ کا عوام کا اور ہمارے بلدیاتی اداروں کا اور ہم عوام کو ان حالات میں کبھی face نہیں کر سکتے -

جناب والا - آخر میں ایک ہمارے فاضل مقرر جو غالباً ایک بادیہ کے موثر ہیں اور جن کا دیہات سے کوئی تعلق نہیں بلحاظ پیشہ وہ ڈاکٹر ہیں اور ڈاکٹر ہونے کے ناطے سے وہ اپنے پیشے پر اپنے فاضل دلائل دے سکتے ہیں لیکن جو ان کا پیشہ نہیں ہے وہ اس کے بارے میں کیا کہہ سکتے ہیں -

جناب والا۔ ہمارا ایک زرعی ملک ہے۔ ہمیں اس ملک میں زراعت کی بہت ضرورت ہے۔ ایک ڈاکٹر کی بڑی ضرورت ہے۔ میں زراعت کو ڈاکٹر پر ترجیح نہیں دیتا اور نہ ایک ڈاکٹر کو زراعت پر ترجیح دیتا ہوں لیکن اپنے فاضل مقرر بھائی بلدیہ کے نمائندے بلدیہ کے چیئرمین کو یہ وضاحت کرنی چاہتا ہوں کہ ہمارا ملک ایک زرعی ملک ہے۔ خدا را آپ زراعت کے شعبہ سے منسلک ہو جائیے۔ اس کے حالات و واقعات کو پڑھئیے۔ دیکھئیے جانچئیے اور پرکھئیے پھر اپنے خیالات کا اظہار کیجئیے۔ جانے اور دیکھنے سے پہلے کچھ کہنا مناسب نہیں ہو گا۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا۔ یہاں پر بلدیاتی اداروں کے نمائندے بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہاں پر نامزد nominated نمائندے بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔

میاں محمد منیر — پوائنٹ آف آرڈر۔ یہاں اس ہاؤس کے لئے سب کے سب nominated ہیں۔ کوئی بھی elected نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین — Carry on۔

ملک عطا محمد — ان کے پوائنٹ کے متعلق مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔

جناب والا۔ ہم یہاں پر اپنی کچھ گذارشات کچھ معروضات لے کر آئے ہیں ہم یہاں کسی پر کیچڑ اچھالنے کے لئے نہیں آئے۔ ہم کسی کی حق تلفی کرنے کے لئے نہیں آئے۔

جناب والا۔ سیالکوٹ ایک بڑا امیر ضلع ہے (قہقہہ) جو نہ مانے بیشک نہ مانے ہم تو مانتے ہیں۔ جناب والا گزارش یہ ہے کہ سیالکوٹ ضلع کے اور اٹک ضلع کے حالات و واقعات میں کوئی مطابقت نہیں۔ سیالکوٹ ضلع کی انکم per capita میں اور ضلع اٹک کی انکم per capita میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین — آپ سیالکوٹ شہر کی بات کریں ڈاکٹر صاحب کی مناسبت سے۔

ملک عطا محمد — جناب والا میری گذارش ہے کہ ہم بلدیات کے ممبران اور دوسرے ممبران کو یہ موقع فراہم کیا جائے کہ پنجاب صوبہ کے مختلف علاقوں کو دیکھیں۔ ہمارے یہاں سے دیگر ممالک میں جو بڑے وفود بھیجے جاتے ہیں تو ایسے کیوں نہ کیا جائے کہ ہمارے

بلدیاتی اداروں کے نمائندگان و دیگر نامزد ممبران کو دور دراز علاقوں میں بھیجا جائے تا کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ وہاں حالات کیا ہیں۔

جناب والا ہمارے پسماندہ اضلاع میں لوگ پانی کی بوند کو ترستے ہیں۔ لوگ پندرہ پندرہ بیس بیس میل سے پانی لا رہے ہیں۔ کپڑے دھونے کے لئے پانی نہیں ہے۔ پینے کے لئے پانی نہیں ہے۔ بیس بیس میل دور جا کر دریاؤں کے کنارے وہ کچھ دن گزار کر پانی پیتے ہیں وہ اپنی پیاس بجھا کر پھر واپس لوٹ آتے ہیں اور اسی نسبت سے جب UNICEF کے محکمہ نے ایک Exercise کروائی تو اس Exercise میں انہوں نے یہ نشاندہی کی کہ چند ایک اضلاع میں جہاں پر پانی کی سخت تکلیف ہے اسی نسبت سے وہاں پر واٹر سپلائی سکیم کا اجرا کیا گیا۔ ہم یونیسیف اور حکومت کے بہت مشکور ہیں۔

جناب والا ہمیں سالانہ ترقیاتی پروگرام میں کچھ سکیمیں ملی تھیں وہ ساری کی ساری واپس ہو گئی ہیں لیکن یونیسیف کی 10 - 12 سکیموں کی صحیح فگرز میں نہیں بتا سکتا۔ اگر میرے ضلع کی دس بارہ سکیموں پر میرے فاضل بھائی کو اعتراض ہے تو ان کے متعلق میں کیا کچھ سکتا ہوں مگر ڈاکٹر صاحب کی انکم بہت ہوتی ہے اس پر تو ہم کوئی اعتراض نہیں کر سکتے۔

جناب والا میری گزارش یہ ہے کہ اس سال ان علاقوں میں جہاں یونیسیف کا پروگرام ہے۔ جہاں یونیسیف نے اعداد و شمار اکٹھے کئے ہیں یا یونیسیف کا Version جو کسی بھی علاقے کے بارے میں ہے ان کو میرے خیال میں حکومت کو قابل غور سمجھنا چاہئے اور اسی نسبت سے جس چیز کی وہاں کمی ہے اس کے لئے حکومت کو زیادہ فنڈز مہیا کرنے چاہئیں۔ جہاں پسماندہ اضلاع میں پانی کی قلت ہے میرے خیال میں حکومت کو ایک سپیشل کوٹا کی صورت میں ایک خاص مہربانی کی صورت میں ان اضلاع کی سکیموں کو واپس لوٹا دینا چاہئے بلکہ ان کو کچھ زیادہ دے دیا جائے تو بہتر ہو گا اگر چیئرمین بلدیہ سیالکوٹ محسوس نہ فرمائیں۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین — چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل بہاول پور۔

سید محمود اکبر شاہ رضوی (چیئرمین ضلع کونسل بہاولپور)
جناب والا - چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ نے 1984-85 کے ترقیاتی پروگرام کے متعلق بہت کچھ وضاحت سے کہا ہے لیکن تفصیلی اعداد و شمار کے متعلق کیونکہ تمام پروگرام آدھے گھنٹے میں بیان کیا گیا ہے اس لئے مکمل اعداد و شمار لکھنے میں بہت دقت ہوتی ہے - پچھلی دفعہ بھی کہا گیا تھا کہ خاکہ قبل از وقت دے دیا جائے تو اس پر سیر حاصل بحث کرنے میں ہمیں مدد ملتی ہے - اس سلسلہ میں گذارش ہے کہ ترقیاتی پروگرام بر وقت مکمل کرنے اور مقررہ وقت کے اندر پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے انہوں نے فرمایا ہے مارچ میں آئندہ سال کی اگر منصوبہ بندی کر لی جائے تو پروگرام بر وقت چلایا جا سکے گا - finalize ہوگا - اس پر عمل درآمد کیا جا سکے گا -

جناب والا - اس سلسلے میں گذارش یہ ہے کہ موجودہ 1984-85 میں اس وقت چار مہینے گذر چکے ہیں اور ابھی ہمارے بہت سے پروگراموں کے لئے رقوم مہیا نہیں کی گئیں اور نہ ہی ان کے لئے کوئی فیصلہ کیا گیا ہے - بلکہ بعض پروگرام جو بنا دیئے گئے تھے ان کے متعلق یہ اطلاع دی گئی کچھ تو گورنمنٹ کی پالیسی تبدیل (change) ہوگئی ہے اور کچھ پروگراموں کو منسوخ کر دیا گیا ہے - اور کہدیا گیا ہے کہ ان پر بالکل عمل درآمد نہیں کیا جائے گا -

جناب والا - چونکہ ضلع کونسل ایک منتخب ادارہ ہے ہر آس کا چیئرمین بھی منتخب ہوتا ہے - تو جب یہ پروگرام وضع کیا جاتا ہے حکومت کی طرف سے یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ معاملے میں آپ تجاویز بنا کر فائنل کر کے حکومت کو بھیجیں - حکومت کی ہدایات کے مطابق ضلع کونسل کو آگاہ کیا جاتا ہے اور یہ پروگرام وضع کر کے حکومت کو بھجوا دئیے جاتے ہیں - یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ یہ سکیم عملی طور پر موقع پر بنائی جائے گی اور اس پر عمل درآمد ہو گا - نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ تین مہینے کے بعد حکومت کی طرف سے چٹھی موصول ہو جاتی ہے کہ حکومت نے یہ سکیم withdraw کر لی ہے اور موجودہ یا اگلے مالی سال کے دوران اس سکیم پر عمل درآمد نہیں ہو گا - جناب والا گذارش یہ ہے کہ عوام کا نمائندہ ہونے کی حیثیت سے میں آپ کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ ضلع کا جتنا ترقیاتی پروگرام ضلع کونسل وہاں سے بنا کر حکومت کو بھیجتی ہے وہ حکومت کی ہدایت کے مطابق بنایا جاتا ہے اور اس کی تشہیر بھی ضلع کے عوام میں کر دی جاتی ہے لیکن جب چار ماہ کے

بعد حکومت کی پالیسی تبدیل ہوتی ہے اور وہ پروگرام منسوخ کر دئے جاتے ہیں تو پھر وہ حالات ہمارے لیے انتہائی تشویش ناک ہوتی ہے اور ہم عوام کے سامنے جواب دہ ہوتے ہیں عوام ہم سے پوچھتے ہیں کہ سکیم پر عمل کیوں نہیں کیا گیا اور اس سکیم کو کیوں روک دیا گیا ہے جو لوگوں کے لیے بے حد افادیت رکھتی تھی بحیثیت ایک عوامی نمائندے کے ہماری پوزیشن اس وقت اتنی خراب ہوتی ہے کہ ہم انہیں جواب دینے کے قابل نہیں رہتے - اگر حکومت نے پالیسیاں تبدیل کرنی ہوتی ہیں تو جیسے چیئرمین پی-اینڈ-ڈی فرماتے ہیں کہ قبل از وقت اس کی منصوبہ بندی کر لی جائے - اسی طرح میں ان کی خدمت میں بھی گذارش کرتا ہوں کہ جس کے متعلق تین مہینے کے بعد یہ فیصلہ فرماتے ہیں اگر وہ چار مہینے قبل اس کے بارے میں منصوبہ بندی کر لیتے تو اس میں کم از کم ہماری پوزیشن خراب نہ ہوتی - ہم عوام کے سامنے جواب دہ نہ ہوتے - جناب والا ، اس وقت عوام اور حکومت کے درمیان رابطے کا کام صرف ہم آپ کی بنیادی جمہوریت کے بلد یاتی ادارے کر رہے ہیں اور انہوں نے دیہات اور شہروں میں ترقی کا بیڑہ اٹھایا ہوا ہے ہم عوام سے یہ کہہ کر اور ووٹ حاصل کر کے اس ایوان میں آئے ہیں کہ آپ کے جتنے بھی ترقیاتی پروگرام ہوں گے ان کو بتدریج تکمیل تک پہنچایا جائے گا۔ اور آپ کی ضروریات کا ہر قیمت خیال رکھا جائے گا۔ اس کے بعد جب ان کی ضروریات کے پیش نظر منصوبہ بندی کرلی جاتی ہے اور اکثر وبیشتر سکیموں میں جو عوام کے ذمے کام ہوتا ہے یعنی اپنی مدد آپ کا کام ، وہ بھی موقع پر کر دیا جاتا ہے تو پھر انکی ذمہ داری ختم ہونے کے بعد وہ ذمہ داری ادارے اور چیرمین ضلع کونسل پر عائد ہوتی ہے کہ وہ وعدے کے مطابق اس سکیم کو مکمل کریں - اپنے حصے کا کام چیئرمین کے فرائض میں شامل ہوتا ہے کہ اس کو تکمیل تک پہنچائے - جناب والا ، اس وقت جو کچھ بھی دوتین سیکٹرز میں ہوا ہے ، اس کی بابت گذارش کروں گا۔ سب سے پہلے کھیت سے منڈی تک کی سڑکوں ہیں۔ میرے ضلع میں یہ تین سالہ پروگرام تھا - ہمارا پروگرام مکمل ہوگیا ہے ۔ اب چونتیس پنتیس میل کا حصہ باقی تھا اور وہ پروگرام جانے والی ضلع کونسل نے (finalize) کیا تھا۔ اب حکومت سے چٹھی موصول ہوئی ہے کہ less than five-mile roads نہیں بنائی جائیں گی۔ اور اس کے متعلق ہم سے clarification مانگی گئی ہے - سڑکوں کا مسئلہ touchy معاملہ ہے - کیونکہ ہمارے دیہات بہت پسماندہ ہیں بہاول پور ایک

پسماندہ ضلع ہے۔ لہذا سڑکوں کی ہر جگہ ضرورت ہوتی ہے۔ ہمیں ہر حال جو ہوئی سی سڑکیں منظور ہوئی ہوتی ہیں وہ ہم نے تمام ضلع کو بانٹنی ہوتی ہیں ہمیں اپنے تمام ممبران کی ضروریات کو بھی مدنظر رکھنا ہوتا ہے اور ضلع کے عوام کی ضروریات کو بھی دیکھنا ہوتا ہے۔لہذا ہم یہ کوشش کرتے ہیں کہ ہم ایسی سڑکیں لیں جو دو سالوں میں مکمل ہو جائیں یعنی سال میں مکمل ہو جائیں ، فیزز میں مکمل ہو جائیں تاکہ کوئی حصہ ، کوئی علاقہ یا کسی ممبر کا کوئی حلقہ محروم نہ رہ جائے اور ہم پر یہ الزام نہ آئے کہ اس ممبر نے چیئرمین کو ووٹ نہ ڈالا تھا لہذا انتقامی طور پر اس علاقے کو محروم رکھا گیا ہے۔ بحیثیت ایک عوامی نمائندے کے ہمارے لیے بہت مسائل ہوتے ہیں ان ساری مصلحتوں کو سامنے رکھتے ہوئے اور ضلع کے عوام کی ضروریات کے پیش نظر ہم نے سڑکوں کی فہرستیں بنا کر بھیجی ہوئی ہیں۔جو تیس میل سڑکوں کا پروگرام[*] تین سالہ پروگرام میں سے باقی بچتا ہے اور یہ پروگرام بھی سابقہ ضلع کونسل نے بنایا تھا۔لہذا انہی سڑکوں کے بارے میں دوبارہ ضلع کونسل کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا اور کوئی نئی سڑک نہیں ڈالی گئی۔کسی پرانی سڑک کو اس میں سے حذف نہیں کیا گیا۔لہذا وہ فہرست بھجوائی گئی۔حکومت سے چٹھی آئی کہ پانچ میل سے کم سڑکیں take up نہیں کی جائیں گی۔ چنانچہ ہم نے ان سڑکوں کی اصل لمبائی بتادی۔ان گیارہ سڑکوں میں سے کوئی ایسی سڑک نہ تھی جو پانچ میل سے کم ہو اور اصل لمبائی ہی سڑک کی پانچ میل سے زیادہ تھی۔لہذا ہم نے لکھا کہ کوئی سڑک پانچ میل سے کم نہیں ہے۔ جو سابقہ ضلع کونسل نے ترجیح متعین کی تھی،انہی کی سفارشات کو دوبارہ ہاؤس[۱۴] سے منظور کروا کے ہم آپ کو بھیجا چکے ہیں۔لہذا اس پر عمل درآمد کروانا چاہیے اور دو فیزز میں یہ سڑکیں مکمل ہو جائیں گی۔کچھ اسی سال میں ہو جائیں گی بقایا کام اگلے ایلوکیشن میں تکمیل ہوگا اس میں یہ سڑکیں تکمیل کو پہنچ جائیں گی اور اس میں پرانی ضلع کونسل بھی ملوث ہے اور نئی ضلع کونسل نے بھی اس کی منظوری دے دی ہے۔لیکن ابھی تک اس کا فیصلہ نہیں ہوا اور اس کے فنڈز ریلیز نہیں ہوئے۔جب کہ چار مہینے کا عرصہ گزر چکا ہے اور پچھلے لوگوں کو بتا دیا گیا ہے کہ گیارہ سڑکیں تعمیر ہونی شروع ہو جائیں گی جن کی پچھلی ضلع کونسل بھی منظوری دے چکی ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسل نے اب بھی انہی سڑکوں کو منظور کیا ہے اور ہم نے

ایک اصول وضع کیا تھا کہ سابقہ ضلع کونسل نے جو ترجیحات متعین کی
ہیں اس سے نہ کوئی سڑک حذف کی جائے گی اور نہ کوئی نئی سڑک ڈالی
جائے گی - اسی اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارے ہاؤس نے متفقہ طور
پر ان سڑکوں کی منظوری دی اور ہم نے فہرست چیئرمین صاحب پی
اینڈ ڈی کو بھجواری ہے - اگر اب ان میں سے کوئی سڑک حذف کر دی
جائے تو لامحالہ ہم اس پوزیشن میں نہیں ہوں گے کہ اپنے عوام کو
جواب دے سکیں کہ یہ سڑک کیوں حذف ہوئی ہے - اور کن وجوہات کی
بنا پر ہوئی ہے اس صورت میں اگر وہ تمام سڑکیں پوری لمبائی کے
ساتھ بنا دی جائیں تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ منظور شدہ چونتیس
میل جو ہے وہ کم ہے اور پروگرام میں وہ زیادہ بنتی ہیں - اس
سلسلہ میں میری گذارش یہ ہو گی کہ جو بقایا حصہ ہے وہ اگلی
ایلوکیشن جو ہو رہی ہے اس میں ایڈجسٹ کردی جائیں اور جن سڑکوں
کی منظوری ضلع کونسل متفقہ طور پر دے چکی ہے ان پر کام کیا
جائے اور ان کو دو سال میں بنا دیا جائے - اگر ایک سال میں ہماری
mileage increase ہوتی ہے تو میں اس بات کے لئے بھی رضامند ہوں کہ جو
منظور شدہ mileage ہے وہ اب دے دی جائے اور جو balance ہے اسے اگلے
سال کے پروگرام میں شامل کردیا جائے - تاکہ تمام سڑکوں پر کام ہو
سکے اور وہ سڑکیں بھی پایہ تکمیل کو پہنچ سکیں - اس کے بعد
گذارش یہ ہے - کہ ملک عطا محمد صاحب فرما رہے تھے کہ پبلک
ہیلتھ سکیمیں تمام کے تمام ڈراپ کردی گئی ہیں اس سلسلہ میں گذارش
ہے کہ میرا ضلع رقبے کے لحاظ سے پنجاب کے سب سے بڑے ضلعوں میں
شامل ہے - میرے ضلع کا 60 فیصد حصہ کھارے پانی کا ہے - اس کا
sub soil Water کڑوا ہے - ایسی جگہوں پر جہاں پینے کا پانی بھی
عوام کو میسر نہ ہو تمام سکیموں کو ڈراپ کردیا جانا عوام کے ساتھ
زیادتی ہے اور ہم اس قابل نہیں کہ اس کی وضاحت عوام کے سامنے کر
سکیں - ٹھیک ہے جو جاری منصوبے ہیں ان کو مکمل کیا جانا بھی
اہمیت ضروری ہے - لیکن میں گذارش کروں گا کہ ساتھ ہی ساتھ
جہاں نئی سکیموں کی ضرورت ہے اور جو عوام کے لئے پینے کے پانی کا
مسئلہ ہے اس کو یکسر نظر انداز نہ کیا جائے بلکہ انہوں نے جیسے
بھی فرمایا تھا جن اضلاع میں پینے کے پانی کا مسئلہ زیادہ گمبھیر اور
اہم اور کٹھن ہو وہاں لوگوں کی تکالیف کو مدنظر رکھتے ہوئے فیصلہ

کرنا چاہئے ۔ مثال کے طور پر ہمارا چولستان کا علاقہ ہے ۔ وہاں پانی بالکل کڑوا ہے ۔ وہ ایک ایسی جگہ ہے کہ جہاں پانی تیل سے بھی مہنگا ہے ۔ ان علاقوں میں minifilteration پلانٹس کی سکیم بنائی گئی تھی اور لوگوں کے چھ آٹھ مہینے کے لئے وہ پانی پینے کے مقاصد کے لئے استعمال کیا جا سکتا تھا ۔ لیکن اس کے باوجود وہاں ساری سکیمیں خراب کر دی گئیں اور ایک پیسہ بھی ان سکیموں کے لئے نہیں دیا گیا ۔ میں یہ گذارش کروں گا کہ براہ مہربانی ان اضلاع میں ان سکیموں کے لئے منظوری ضرور عطا فرمائیں ۔ ان لوگوں کی تکالیف کو مدنظر رکھتے ہوئے اس پالیسی میں نرمی برتی جائے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین مختصر کیجئے ۔

سید محمد اکبر شاہ رضوی جناب والا باقی گزارش یہ ہے کہ یہ اجلاس چھ مہینے کے بعد بلایا گیا ہے جب ہم اپنے ضلع سے چلتے ہیں تو ایک مہینہ پہلے جب اخبار میں خبر آتی ہے کہ صوبائی کونسل کے اجلاس کی تاریخ مقرر کر دی گئی ہے تو ضلع کے جتنے مسائل ایسے ہوتے ہیں جو مقامی سطح پر حل ہونے کے قابل نہیں ہوتے اور وہ عوام کی طرف سے ہمارے پاس پہنچنے شروع ہو جاتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ آپ صوبائی کونسل کے اجلاس میں جا رہے ہیں اور یہ بات بھی وہاں کریں یہ مسئلہ بھی اٹھائیں یہ تکلیف بھی بتائیں تو دونوں طرف سے ہماری پوزیشن awkward ہوتی ہے ۔ خیال ہوتا ہے کہ اگر یہ مسائل ادھورے چھوڑے گئے تو عوام کے سامنے ہم جواب دہ ہوں گے اور ہمیں کہا جائے گا کہ آپ حق نمائندگی صحیح ادا نہیں کر سکے یہاں ہمیں یہ ملحوظ رکھنا پڑتا ہے کہ گھنٹی بج جائے گی اور ہمیں کہہ دیا جائے گا ۔ آپ بیٹھ جائیں اور مختصر کریں اور زیادہ بات نہ کریں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ یہ تمام باتیں عام بحث کے دوران کر لیں ۔

سید محمود اکبر شاہ رضوی ۔ یہ چند بنیادی مسائل تھے ۔ اس کے ساتھ ایک اور بات میں ضروری عرض کرنا چاہتا ہوں میچنگ گرانٹ سکیم کے تحت اس وقت پابندیاں لگا دی گئی ہیں ۔ کہ سولنگ روڈز نہ بنائیں جائیں ۔ اس سلسلے میں گذارش ہے

کہ جہاں سڑکوں کی ضرورت تھی ہم نے مئی جون میں لوگوں سے کہنا شروع کر دیا تھا آپ 85-1984ء میں اپنی مدد آپ کے تحت کام کر کے دیں جہاں جلدی کام ہو گا وہاں اوقیت دے کر سولنگ Roads بنائیں گے - چنانچہ لوگوں نے دو تین ماہ پہلے وہاں مٹی ڈالی اور اپنا 50% حصہ کا کام کر دیا - اب ہمارا کام تھا کہ وہاں ہم نے کام شروع کرانا تھا - لیکن گذشتہ ایک ماہ میں حکومت کی چھٹی موصول ہوئی ہے جب کہ ہمارے کا شروع ہونے والے تھے کہ سولنگ روڈز نہ بنائی جائیں - اس صورت میں لوگ ہمیں کہتے ہیں کہ اگر یہ پالیسی تھی تو آپ نے جو اپنی مدد آپ کے تحت جو کام ہم سے کرایا آپ اس کے لئے ہمیں کرانے پر مجبور نہ کرتے لیکن اس وقت جب ان لوگوں نے اپنا کام کر دیا اور ہم اپنے حصے کے کام کرنے سے قاصر ہوں تو ان حالات میں ہم ان کو کوئی جواب دینے کے قابل نہیں ہیں - اگر اس پالیسی پر کسی حد تک عمل درآمد ہونا ہے اور یہ کہ سولنگ روڈ کی عمر فیلڈ روڈ کے مقابلہ میں کم ہے - تو اگر آپ نے اس کو implement کرنا ہے تو اگلے مالی سال سے شروع کیا جائے - اس وقت جب اضلاع میں کام ہو چکا ہے - اپنی مدد آپ کے تحت اپنے حصے کا کام کر چکے ہیں اب ہمیں اپنے حصے سے back out نہیں کرنا چاہئے - یہ دو اہم باتیں عرض کرنا تھیں - باقی میں اگلی بحث میں عرض کرونگا - شکریہ -

میاں عبدالخالق - (چیئرمین میونسپل کمیٹی رحیم یار خان) جناب چیئرمین - چیئرمین منصوبہ بندی نے فرمایا ہے کہ farm to market roads تین سال میں مکمل کی جائیں گی - رحیم یار خان میں گیارہ یہ میل کی سڑکوں کا تخمینہ 75 لاکھ روپے کے قریب ہے اس سال جبکہ چار ماہ گذر چکے ہیں اسکو دس لاکھ روپے دئیے گئے ہیں - اس طرح یہ سڑک اس مالی سال میں مکمل نہیں ہو سکتی - ایک طرف یہ کہا جاتا ہے کہ 8% ہر ماہ کام مکمل کیا جائے دوسری طرف 75 لاکھ روپے کی سکیم میں سے صرف دس لاکھ روپے حکومت کی طرف سے بھیجا جاتا ہے - اس پر ابھی کام شروع نہیں ہوا اور میں یہ گذارش کرونگا کہ اگر سڑک کو مکمل کرنا ہے تو اسکی پوری رقم ملنی چاہئے - اگر سال کے آخر میں سڑک بننی ہے تو اسکی الوکیشن ابھی سے ہونی چاہئے - میرا دوسرا پوائنٹ رحیم یار خان میں سیوریج سکیم کے متعلق ہے جو ایک کروڑ سات لاکھ سے چل رہی ہے اس میں بلدیہ کا حصہ 35 لاکھ کے قریب ہے جو پچھلے سال دے دیا گیا تھا - لیکن حکومت کی

اب تک 12 لاکھ روپے دئیے گئے ہیں جس سے یہ سکیم مکمل نہیں ہوا سکے گی اسکے لئے پلاننگ کی جائے ۔

میاں غلام محمد سمونکا - (چیئرمین ضلع کونسل بہاولنگر) جناب والا تمام ضلع کونسلوں کے مسائل تقریباً ایک جیسے ہوتے ہیں ۔ لیکن بہاولنگر کے حالات دوسرے اضلاع کی نسبت ہر لحاظ سے مختلف ہیں جنکی تفصیل اسوقت عرض کرنا نہیں چاہتا کیونکہ کافی باتیں وہی ہیں جو شاہ صاحب نے بتا دی ہیں ۔ میچنگ گرانٹ کا سلسلہ جو پہلے سے جا رہی ہے اسکو قائم رہنا چاہئے ۔ یہ شاہ صاحب کے فرمان کے مطابق اور ضلع گجرات کے چیئرمین کے فرمان کے مطابق میچنگ گرانٹ کا سلسلہ اسطرح رہنا چاہئے ۔ ہر جگہ مٹی ڈالی جا چکی ہے کام تقریباً شروع ہونے والا تھا لیکن اب بند کر دیا گیا ہے ۔ اور پھر وہی بدنامی جو شاہ صاحب نے فرمائی ہے اس مشکل کا ہر ایک کو سامنا ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین—یہ میچنگ گرانٹس کی سکیم جسکا آپ ذکر کر رہے ہیں ۔ کیا یہ پہلے منظور ہو چکی تھی ؟

میاں غلام محمد سمونکا—جناب اس سے زیادہ اور کسطرح منظور ہو ۔ لوگوں کو کہا گیا ہے کہ آپ اتنی اتنی مٹی ڈالو ۔

سید محمود اکبر شاہ رضوی—جناب والا وہ سکیمیں منظور ہو گئی تھیں آپ انکو ڈراپ کیا گیا ہے ۔

میاں غلام محمد سمونکا—کچھ تھوڑا سا عمل ہوا لیکن روک دیا گیا ۔ آپ دوسری سکیمیں لانے کے لئے کہہ رہے ہیں ۔ دوسری سکیمیں دیں تو کیا دیں ۔ انکو کیا منہ دکھائیں ۔ مہربانی فرما کر جیسے شاہ صاحب نے فرمایا ہے اور میں بھی کہونگا کہ میچنگ گرانٹ کو اگلے سال بھی رہنا چاہئے ۔ میرے ضلع میں جو سولنگ لگائی جاتی ہے ۔ اور میٹلنگ کے حالات بھی تقریباً اسطرح کے ہیں 6/5 سال کے بعد ہو جاتے ہیں میں کسی کی شکایت نہیں کرنا چاہتا ہمارے ضلع میں سیم کا زیادہ زور ہے ہم لوگ جو میچنگ گرانٹ کے تحت مٹی ڈالتے ہیں وہ ہم ٹریکٹر اور کڑائے کے ذریعے ڈالتے ہیں اسکی compation اتنی ہو جاتی ہے کہ وہ جلد خراب نہیں ہوتی میرے خیال میں اگر میں یہ کہوں تو شاید بیجا نہ ہو گا کہ جسطرح ساھیوال کی سڑک بنی ہے اس سے زیادہ مضبوط ہو گی ۔ وہ نہیں ٹوٹے گی ۔ ثبوت کے لئے جو سڑکیں وہاں بنائی گئی ہیں انکی سولنگ نہیں ٹوٹی اس سے پہلے میٹلنگ ٹوٹ چکی ہے ۔ میں اسکے متلق عرض کرونگا کہ اس سیکم کو جاری رکھا جائے ۔ دوسرا سوال میرا کھوت سے مارکیٹ تک کی سڑکوں کا

ہے جسطرح شاہ صاحب نے فرمایا ہے میری بھی وہی صورت ہے انکی سڑک کی لمبائی 35 میل ہے میری کوئی 45 میل بتایا ہے جسکے متعلق حکومت پنجاب کی طرف سے تجویز ہونے کے بعد اس کو پانچ میل کیا گیا جائے جو کم تھیں ۔ انکو پانچ میل کرکے بھجوایا گیا ۔ کافی دن ہو گئے ۔ یہ کمشنر صاحب کی تصدیق کے ساتھ بھیجا گیا تھا ۔ لیکن ابھی تک نہ اس کی منظوری ہوئی ہے نہ اس کے لئے فنڈز مختص کئے گئے ہیں ۔ یہ بڑی اچھی بات ہے کہ جو پہلے شروع ہیں ان کو مکمل کیا جائے اور جو اس سال یا پچھلے پنج سالہ منصوبے سے چلی آرہی ہیں ۔ ان سڑکوں کو بھی اس سال فنڈ ملنا چاہئے ۔ بلکہ میں ایک سڑک کی مثال دوں اس سڑک پر محکمہ ہائی وے نے چھ سات لاکھ روپیہ اس امید پر خرچ کر دیا کہ اس کو فنڈ جولائی میں ادا کر دیں گے ۔ لیکن اس کو اب بند کر دیا گیا ۔ مہربانی کر کے جو سڑکیں پہلے سے منظور شدہ ہیں ان کو جاری رکھا جائے ۔

اس کے بعد بجلی کا معاملہ ہے اس کے متعلق میں مختصر سا عرض کروں گا۔ محکمہ بجلی کی طرف سے ڈیمانڈ جاتی ہے کہ اتنے گاؤں آپ کے ضلع کے فلاں فلاں تحصیل میں ہیں یعنی یہ تجویز ہے کہ فلاں تحصیل میں اتنے گاؤں اور فلاں تحصیل میں اتنے دیہات ہیں ۔ اس کے مطابق ضلع کونسل ان کو پاس کر کے بھیج دیتی ہے اس میں ایریگیشن کا ایکس ای این بھی ہوتا ہے واپڈا کا بھی ہوتا ہے ۔ ایک میٹنگ ہوتی ہے ۔ اس میں پاس کر کے بھیجے جاتے ہیں ۔ یہ گاؤں منظور ہو گئے 72 گاؤں مانگے گئے تھے ۔ جس کے مقابلہ میں 22 گاؤں دیں اور یہ وہ گاؤں ہیں جن کا ضلع کونسل نے نام و نشان نہیں دیا تھا ۔ نہ ان کا نام لیا تھا ۔ نہ ان کی تجویز کی تھی ۔ نہ ان کو پاس کیا تھا مہربانی کرکے اگر ضلع کونسل کے تجویز کردہ دیہاتوں کو منظور یا پاس نہیں کیا جاتا تو پھر میرے خیال میں واپڈا ھی بتا دیا کرے تاکہ ضلع کونسل بدنامی سے تو بچ سکے ۔ جن لوگوں کو ہم نے کہہ دیا ہے کہ آپ کا گاؤں ہم نے electrification کے لئے تجویز کر کے بھیج دیا ہے اب ہم ان کو کیا جواب دیں ۔ آپ خیال کریں کہ ھارون آباد میں ، میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس کی کیا وجوہات ہیں ۔ پانچ گاؤں منظور ہوئے ہیں جو ہماری فہرست میں نہیں تھے بہر حال خیر وہ بھی ہمارے ضلع کے ہیں کوئی بات نہیں کل ایک چٹھی گئی ہے کہ ھارون آباد کے صرف ایک گاؤں کے لئے بجلی منظور ہوئی ہے ۔ باقی سب ختم کر دئے گئے ہیں ۔ تو میری سمجھ نہیں آتا

کہ کس طرح اس آلو آٹے کے پیسے اور منہ چوری سے کعبہ کا طواف ہو جائے گا میں گذارش کرونگا کہ مہربانی کر کے ضلع کونسل کی طرف سے جو تجاویز آئی ہیں انکو ترجیح دی جائے ۔ اس کے بعد گذارش کرونگا جیسا کہ شاہ صاحب نے فرمایا ہے بنیادی طبی مراکز ان رہے تھے ۔ پانی کا مسئلہ اٹھایا ہے یہ اچھی بات ہے ان کو مکمل ہونا چاہئیے ۔ اگلے سال کے لئے جو ضلع کونسل نے تجویز کئے تھے ڈیمانڈ کی گئی تھی کہ اتنے تجویز کر کے بھیجو جب بھیجے گئے تو اب انکا کیا جواب دیں انکی کیا وجہ ہے پانی کا مسئلہ بہاولپور اور بہاولنگر کا یکساں ہے چونکہ چولستان بہاولنگر میں بھی اور بہاولپور میں بھی ہے بہاولنگر جو ضلع کا مقام ہے اس کا چھوٹی علاقہ میں تمام پانی ہے وہاں minifilteration پلانٹ منظور ہونے کے باوجود بن رہے تھے ان کو بند کیا گیا ہے مہربانی کر کے ان کے لئے بھی فنڈ دئیے جائیں ۔ جتنے منظور ہوئے تھے مکمل ہونے چاہئیں اس طرح میں بنیادی طبی مراکز کے متعلق عرض کرونگا اگر وہ اس طرح نہ ہوئے تو ضلع کونسل بد نام رہیگی مہربانی کر کے جو ضلع کونسل کی طرف سے چیزیں تجویز ہوتی ہیں یا پاس ہو کر آتی ہیں وہ حکومت کی ڈیمانڈ پر پاس ہوتیں ہیں ان پر عمل درآمد ہونا چاہئیے ۔ شکریہ ۔

جناب سراج قریشی (صدر مرکزی انجمن تاجران لاہور) ۔

جناب والا ۔ جس طرح آج کی تقریر کے ساتھ چیئرمین منصوبہ بندی نے اعداد و شمار کے ذریعے ایوان کو آگاہ فرمایا ہے یہ قابل قدر بات ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ پچھلے تین سالوں میں جتنے اخراجات کئے گئے ہیں مکمل طور پر ان منصوبوں پر عملی کام کیا جا رہا ہے لیکن دو تین باتیں ایسی ہیں جن پر آپ کی توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں ۔ ایک تو یہ ہے کہ صوبے کے جتنے بھی بلدیاتی ادارے ہیں چاہیے وہ ضلع کونسل ہو چاہیے وہ میونسل کارپوریشن ہو یا میونسپل کمیٹی ہو اس کی آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ محصول چونگی اور برآمدی ٹیکس ہے ۔ محصول چونگی اور درآمدی ٹیکس کا کثیر حصہ تاجروں کی طرف سے ادا کیا جاتا ہے ۔ میں اپنے بلدیاتی انتظامیہ کے بھائیوں سے یہ عرض کرونگا کہ وہ آئندہ منصوبہ بندی کرتے وقت ضلع کونسلوں میں اور میونسپل کارپوریشنوں میں ترجیح طور پر تجارتی علاقوں کے جو مسائل ہیں ۔ جن میں نکاسی آب کے مسائل سٹریٹ لائٹیں ہیں ۔ سڑکوں کی تعمیر و مرمت ہے ان کو ترجیح دیں ۔ اور علیحدہ طور پر تجارتی علاقوں کے لئے بجٹ مخصوص کریں تا کہ ان کے جتنے بھی ادارے ہیں ان کی آمدنی کا سب سے زیادہ حصہ ادا کرنے والے جو لوگ ہیں ان

کو بنیادی شہری سہولتیں میسر ہو سکیں ۔ جناب والا ۔ دوسرا مسئلہ جو ہے وہ لاہور میں تعلیمی اداروں کی کمی کے بارے میں ہے ۔ اس سلسلے میں میں تفصیلاً کل عرض کرونگا جب ایجوکیشن پر بحث ہو گی ۔ لیکن جناب یہ ضروری تھا کہ جب صوبائی حکومت پورے صوبے میں عوام کے لئے تعلیمی سہولتیں مہیا کرنے کے لئے ماضا سرمایہ خرچ کر رہی ہے تو اس سرمائے میں سے لاہور کے شہریوں کو بھی حصہ ملنا چاہیے تھا ۔ لاہور کی آبادی دن بدن بڑھ رہی ہے ۔ اس میں اضافہ ہو رہا ہے ۔ لیکن آبادی کے اضافے کے تناسب سے یہاں پر نہ تو ہائی سکول بنائے جا رہے ہیں ۔ نہ کالجوں میں اضافہ کیا جا رہا ہے ۔ اگر لاہور کی آبادی چالیس لاکھ کے قریب پہنچ چکی ہے اور پچاس ہزار کی آبادی پر ایک کالج دیتے ہیں تو حساب لگا لیجئے کہ تقریباً 80 کالج یہاں پر ہونے چاہئیں ۔ لیکن اس کی بجائے لاہور میں ان دنوں صرف 28 کے قریب کالج ہیں ۔ ان سے یہاں لوگوں کا تعلیم حاصل کرنا اور ان تعلیمی اداروں میں داخلے کے لئے شدید دشواریاں پیدا ہو چکی ہیں ۔ میں چیئرمین منصوبہ بندی سے عرض کروں گا کہ وہ اس سلسلے میں بھی غور فرمائیں اور لاہور کے لئے تعلیمی اداروں کے اضافے کے لئے زیادہ بجٹ مختص فرمائیں اسی طرح جناب والا آپ بھی بخوبی لاہور سے آگاہ ہونگے کہ لاہور کی سڑکوں کا برا حال ہے ۔ چند ایک سڑکوں کو چھوڑ کر تمام کی تمام سڑکیں ٹوٹ پھوٹ چکی ہیں ۔ ان میں عرصہ دراز سے ــــــ

جناب قائم مقام چیئرمین ـ(ملک اللہ یار خان) ۔ معاف کیجئے یہ جو مسائل ہیں یہ کارپوریشن کے ہیں اور جو بحث ہو رہی ہے وہ حکومت پنجاب کی سالانہ ترقیاتی منصوبہ بندی پر ہو رہی ہے ۔ آپ اس ضمن میں کچھ کہنا چاہتے ہیں تو فرمائیں ورنہ یہ جو نکات آپ اٹھا رہے ہیں یہ عام بحث کے دوران اٹھائیں ۔

جناب سراج قریشی جناب والا ۔ اس سلسلے میں عرض کر رہا ہوں کہ لاہور کارپوریشن کو حکومت پنجاب کی طرف سے روڈ ٹیکس سے حصہ ملنا چاہیے تاکہ وہ سڑکیں کی تعمیر و مرمت کر سکے ۔ یہ صوبائی مسئلہ ہے اسلئے اس کی نشاندھی کرنی میں ضروری سمجھتا ہوں ۔ اس کے ساتھ میں عرض کرونگا کہ لاہور کی آبادی کے پھیلاؤ کی وجہ سے لوگوں کو روزگار مہیا کرنے اور صنعتی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ لاہور کے کسی قریبی علاقہ میں انڈسٹریل اسٹیٹ بنانے کی منصوبہ بندی کی جائے

اور آئندہ جو منصوبہ بندی لاہور کی ترقی کے لئے کی جائے اس میں [illegible] اسٹیٹ کا بھی خیال رکھیں ۔ شکریہ ۔

جناب قائم مقام چیئرمین (ملک اللہ یار خان) ۔ میاں منظور احمد وٹو ۔

میاں منظور احمد وٹو (چیئرمین ضلع کونسل اوکاڑہ) ۔ جناب چیئرمین ۔ چیئرمین صاحب پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ نے نہایت خوبصورت انداز میں 84-1983ء کے اے ڈی پی کا جائزہ پیش کیا ۔ اور اس کے بعد 85-1984ء کی سکیموں کے بارے میں ان کی پلاننگ اور اس پر عملدر آمد کی رپورٹ پیش کی ۔ یہ کام معمولی نوعیت کا نہیں ہے ۔ اور یقیناً اس میں تدبر فراست اور دور اندیشی کارفرما ہے ۔ اب ہمیں یہ کہا گیا ہے کہ بلدیاتی اراکین اس منصوبہ بندی کے بارے میں اظہار رائے دیں ۔ تو جناب والا جیسا کہ بیشتر مقررین نے اظہار خیال کیا ہے کہ ضلع کونسلوں کی جو سکیمیں بجلی کی فراہمی کی واٹر سپلائی کی نئے مدارس کی ۔ مدارس کے اپ گریڈیشن کی اور اس طرح کی جو سکیمیں ڈویلپمنٹ کے لئے دی جاتی ہیں وہ equal basis پر نہیں دی جاتیں ۔ میں اس بات پر اتفاق کرتا ہوں اس کے لئے کوئی معمول مقرر ہونا چاہیے جس کے تحت تمام اضلاع کی سکیمیں آبادی کے حساب سے equal basis پر ملنی چاہئیں اور میں اس کی نشاندھی کر سکتا ہوں کہ ڈیزل ٹیوب ویلوں کی سپلائی مختلف اضلاع کو مختلف طور پر دی گئی ہے جہاں بارانی ایریا ہے ۔ جہاں ششماھی پانی ہے ۔ جہاں بارہ مہینے کا پانی ہے ۔ میں نے دیکھا ہے کہ کسی ضلع کو دس ٹیوب ویل دئیے گئے ہیں ۔ کسی ضلع کو پچاس ٹیوب ویل دیئے گئے ہیں اور ضلع اوکاڑہ جس سے میرا تعلق ہے اس کو بھی ٹیوب ویل دیئے گئے ہیں جبکہ اس میں بارانی ایریا اور ششماھی ایریا واٹر تعداد میں ہے ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ شکایت سب دوستوں کی ساتھیوں کی بجا ہے اس کی منصوبہ بندی اس انداز سے ہونی چاہئے کہ کسی کو بھی شکایت نہ ہو ۔ کیونکہ یہ لوگ جو یہاں بات کرتے ہیں جو یہاں اپنے اپنے علاقوں کی تکلیف پیش کرتے ہیں یہ منتخب لوگ ہیں اور accountability پر یقین رکھتے ہیں ۔ یہ اپنے علاقے کے عوام کے سامنے جوابدہ ہیں جنھوں نے ان کو منتخب کر کے اس معزز ایوان میں بھیجا ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ گذارش کرونگا کہ جب پچھلے اجلاس کے موقع پر جناب چیئرمین منصوبہ بندی سال 85-1984ء کا اپنا پروگرام پیش کر رہے تھے ۔ تو میں نے اس وقت بھی نشاندھی کی تھی سکیمیں فرینچ کی واٹر سپلائی کی مکمل کی اور دوسری نئی سکیموں کو 85-1984ء میں ڈراپ کرنا مقصد

سی بات معلوم ہوتی ہے جو کہ ہماری سمجھ میں نہیں آتی ہے - جب کہ ایک ڈویلپمنٹ کا سلسلہ پنجاب میں شروع ہے اور جس میں نئی سکیموں کے لئے ایک پروگرام ہوتا ہے جس میں f cility بنتی ہے جس میں rough cost estimates بنتے ہیں اور جس کو properly check کیا جاتا ہے عوامی اداروں کی طرف سے بھی اور ماہرین کی طرف سے بھی اس کے بعد یہ سلسلہ سال بہ سال جاری رہتا ہے اس سال اس کو ڈراپ کرنا ایک عجیب سی بات لگتی ہے جب کہ گورنمنٹ کے اعلان کے مطابق یہ سال الیکشن کا سال ہے اور اگر اگلے سال مارچ تک انتخاب ہونے ہیں تو 1984.85ء کا سال الیکشن کا سال ہے - اس الیکشن کے سال میں ڈویلپمنٹ کو روکنا اور دیگر منصوبہ جات اور عوامی بھلائی کی اچھی سکیموں کو روکنا مناسب نہیں اور اس کی وجہ ہماری سمجھ میں نہیں آتی اس سلسلہ میں لوگوں کے دلوں میں اور ذہنوں میں ایک ابہام پایا جاتا ہے کہ الیکشن کے سال نئی سکیموں کو ڈراپ کیا جا رہا ہے - خدا خیر کرے یہ بات کیا ہے - جناب چیئرمین village electrification کے بارے میں آپ نے ذاتی دلچسپی ظاہر فرمائی ہے اس سلسلہ میں میں یہ گذارش کرتا ہوں اور اپنے تمام بھائیوں کی تائید کرتا ہوں کہ vi lage electrification کے تحت ضلع کونسلوں سے سفارشات مانگی جاتی ہیں اور جب ضلع کونسلیں سفارشات بھیج دیتی ہیں تو پھر یہاں پر جو بھی ڈیپارٹمنٹ مثلاً اریگیشن اینڈ پاور ڈیپارٹمنٹ اس کو deal کرتا ہے تو وہ ہماری ان سفارشات کو در خور اعتنا نہیں سمجھتا اور ان کو اہمیت نہیں دیتا جس کی وجہ سے سفارشات بھیجنے والی کونسلوں کو عوام کے روبرو کافی دشواریوں اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے - اس سلسلہ میں میری یہ عرض ہے کہ یا تو ضلع کونسلوں کو یہ نہ کہا جائے کہ آپ جو دیہات electrify کرنا چاہتے ہیں اس کی list تیار کریں اور اگر یہ کہا جائے تو پھر جن دیہات کو وہ ضلع کونسل سفارش کرے ان کو اسی ترجیحات کے حساب سے یہاں پر اہمیت دی جائے - اور اس کے مطابق ان دیہات کو electrify کیا جائے - اس سے پہلے بھی ایسا نہیں ہوتا رہا یہ میرا ذاتی تجربہ بھی ہے اور میں اپنے دیگر چیئرمین بھائیوں کی تائید کرتا ہوں - اس کے ساتھ ایک اور مسئلہ اضافی بستیوں کا ہے - مثلاً ایک گاؤں کی آبادی 4000 نفوس پر مشتمل لیکن اس کے ساتھ ہی اسی گاؤں کے نام سے نئی آبادی تین ہزار نفوس کی اور قائم ہوگئی ہے کچھ عرصہ سے دیہات سے شہروں کی طرف آبادی کا رخ ہورہا ہے جس کی وجہ سے لوگ سڑکوں کے قریب آ کر آباد ہوگئے ہیں - نتیجتاً بڑے اور پرانے دیہات

کی نسبت نئے دیہات زیادہ آباد ہو گئے ہیں لیکن ان نئے دیہات کا نام مردم شماری کی اس فہرست میں شامل نہیں ہے جس سے village electrification کے لئے گاؤں کا انتخاب کیا جاتا ہے ۔ اب جہاں پر محکمہ Irrigation and Power کے پاس جو census کی کتاب ہے جس میں دیہات کے نام بجلی کی فراہمی کے لئے درج ہیں ۔ اس میں ان نئے بننے والے دیہاتوں کے نام درج نہیں ہیں ۔ جس کی وجہ سے ان کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پنجاب کی بہت بڑی آبادی village electrification سکیم سے محروم ہو رہی ہے اس لئے اس سکیم کا از سر نو جائزہ لینے کی ضرورت ہے ۔

چودھری انور علی چیمہ ۔ جناب چیئرمین پوائنٹ آف انفارمیشن ۔ گزارش یہ ہے کہ یہ جو ایک گاؤں کی ریونیو اسٹیٹ ہوتی ہے اس میں جتنی بھی اضافی آبادیاں آتی ہیں ان سب اضافی بستیوں کو اس بڑے گاؤں کے ساتھ ہی electrify کرتے ہیں ۔ یہ چٹھی بھی گورنمنٹ کی طرف سے آچکی ہے اور میں نے خود اس کو پڑھا ہے ۔ اور اسی طرح سے جتنی بھی اضافی آبادیاں ایک revenue estates کے اندر ہیں وہ اس کے ساتھ ہی electrify ہو جائیں گی ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ آپ تشریف رکھئے چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ اس کی وضاحت فرما دیں گے ۔

میاں منظور احمد وٹو ۔ جناب والا پرائمری مدارس کی عمارات کے بارے میں عرض کروں گا ۔ اس سال 1984-85ء میں چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ نے اپنی تقریر میں پرائمری مدارس کی بلڈنگ کے انتظام کا کوئی ذکر نہیں کیا ہے ۔ نتیجے کے طور پر سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں اس قوم کے بچے کھلے آسمان کے نیچے دھوپ میں بیٹھ کر تعلیم حاصل کر رہے ہیں ۔ یقیناً ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے پاس اس کی فگرز ہوں گی کہ ایک ایک ضلع میں سینکڑوں طلباء و طالبات کے لئے ایسے پرائمری مدارس ہیں جو کہ بالکل shelterless ہیں جن کی کوئی بلڈنگ نہیں ہے ۔ اور یہ گورنمنٹ کی نہایت اچھی سکیم تھی ۔ کہ ہر سال ایک ایک ضلع میں کچھ سکولوں کے لئے بلڈنگ provide کی جاتی ۔ لیکن اس سال 1984-85ء کے منصوبہ میں وہ بلڈنگ بھی نہیں بنائی جا رہی ہیں کہ کچھ روپیہ 1984-85ء میں مکتب مسجد سکول کے لئے بنائے جانے والے سٹورز کے لئے خرچ کیا جا رہا ہے اور جناب والا ان سٹورز کی لمبائی چوڑائی کی سن کر حیران ہوں گے کہ 10×12 کا ایک ایک سٹور پنجاب بھر میں تعلیم کے منصوبہ

مکتب مدارس کے لئے تعمیر کیا جارہا ہے - اب ذرا منصوبہ بندی ملاحظہ فرمائیں کہ ہماری بچیوں اور بچوں کے بیٹھنے کے لئے اور سرچھپانے کے لئے جگہ نہیں ہے - لیکن ہم سٹورز تعمیر کر رہے ہیں - 10 × 12 کے لمبائی اور چوڑائی کے - میں جناب چیئرمین منصوبہ بندی کو یاد کرانا چاہتا ہوں کہ آج سے دس بارہ سال پہلے ہماری بچیوں کے مدارس کے لئے 10 × 12 سائز کے کمرے تعمیر کرائے گئے تھے - اور اگر حکومت پنجاب محکمہ تعلیم اور محکمہ منصوبہ بندی اس کا جائزہ لے کہ ان بنائے ہوئے کمروں کی یوٹیلیٹی کیا ہے - ان کی افادیت کیا ہے تو حقیقت ان پر عیاں ہو۔ اسی طرح سے آج جو سٹورز بنائے جارہے ہیں یہ بھی فنڈز کا زیاں ہے - اس نسبت سے میں یہ تجویز فنڈز دیئے جاچکے ہیں جگہیں ان کے لئے تجویز ہو چکی ہیں - اور implementation شروع ہونے والی ہے میں استدعا کرتا ہوں بلکہ دردمندانہ اپیل کرتا ہوں کہ یہ قوم کا پیسہ ہے اس کا زیاں روکئے - اور یہ بروقت اقدام ہوگا - کہ آپ ان پیسوں کو ان رقوم کو جو نہ آپ سٹورز کی تعمیر پر خرچ کرنا چاہتے ہیں - آپ اس روپے کو بچوں کے بچیوں کے سر چھپانے کی جگہ اور مدارس پر خرچ کریں جناب چیئرمین - زراعت کے بارے میں جناب چیئرمین منصوبہ بندی وترقیات نے پنجاب میں ترقی کے متعلق بتایا اور جو رقم پنجاب میں اس مقصد کے لئے صرف میں لائی گئی اس کا ذکر کیا - میں اس سلسلہ میں مبارکباد پیش کرتا ہوں اپنی طرف سے محکمہ زراعت پنجاب کو کہ اس سال کاٹن کی فصل اللہ تبارک و وتعالیٰ کے فضل وکرم سے نہایت اچھی ہوئی ہے اور کہوں گا کہ محکمہ زراعت کی extension سکیم ان کے کارندے اور اہلکار ان نے لوگوں کو pesticides کے استعمال کے بارے میں ضروری مشینری provide کرنے - اور اس بارے میں know-how بتانے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی جس کی وجہ سے کپاس کی فصل اس سال بہت اچھی ہوئی ہے لیکن اس سے بھی زیادہ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس اچھی کاوش سے بھی زیادہ جناب والا - کاٹن کی growth پچھلے سال بڑھانے میں growers کے لئے ریٹس بڑھانے کے Incentive کو بھی دخل ہے - گزشتہ سال کاٹن کے ریٹس کے 400 روپے فی 40 کلو گرام تک پہنچے جس کی وجہ سے کاشتکار کے لئے اس میں دلچسپی پیدا ہوئی - کاشتکار نے یہ سمجھ کر کہ کپاس کی کاشت میں اسے کچھ فائدہ ہوسکتا ہے - اس سے اس کی معاشی حالت تبدیل ہوسکتی ہے - اس وجہ سے اس نے کپاس کی فصل پر بہت محنت کی ہے - لائنیں درست کی ہیں اور Pesticide کا استعمال سیکھا اور کیا ہے - لیکن اب جناب والا اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ کپاس کے سرکاری نرخ گرنے کی وجہ سے کپاس

بلکہ نرخ 200 روپے فی چالیس کلو گرام سے نیچے آگئے ہیں۔ اور اس وقت صورت حال یہ ہے کہ اگر کپاس پر کاٹن ٹریڈنگ کارپوریشن کی اجارہ داری نہ ہو تو میں اپنے بھائی میٹر سیالکوٹ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس وقت پاکستان میں کپاس کاشت کرنے والا کاشت کار اپنی چالیس کلو گرام کپاس کی قیمت بین الاقوامی منڈی کے مطابق 500 روپے حاصل کر سکتا ہے۔ جب کہ پاکستان میں کاٹن ٹریڈنگ کارپوریشن کی اجارہ داری کی وجہ سے کپاس کی قیمت 200 روپے فی چالیس کلو گرام سے بھی کم مل رہی ہے اس پر طرہ یہ ہے کہ کاٹن ٹریڈنگ کارپوریشن کو حاصل شدہ منافع اس ملک اور اس ملک کے لوگوں کی بھلائی کے کام آتا ہے وہ ہماری سڑکوں کی تعمیر پر خرچ ہوتا ہے وہ ہمارے دوسرے ترقیاتی کاموں پر خرچ ہوتا ہے لیکن ہماری کپاس کی تیس لاکھ گانٹھ صنعت کاروں کو ٹیکسٹائل ملوں کو subsidised ریٹ پر دی جاتی ہے اس ملک میں ان کو دینے کا کیا جواز ہے؟ 30 لاکھ گانٹھیں cotton growers سے لے کر ٹیکسٹائل ملوں کو دی جاتی ہیں - اور پھر بھی ٹیکسٹائل ملوں subsidised rates پر کاٹن لے کر اس کا دھاگہ بنانے کے بعد بیرون ملک بغیر کسی پابندی کے اپنی مرضی سے فروخت کرتی ہیں - جناب والا یہ کاشت کار کی قسمت ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کو انکم ٹیکس لگنا چاہیے ۔ میں کہتا ہوں کہ اس وقت چاول کی بین الاقوامی منڈی کا آپ اندازہ کریں اور پاکستان میں چاول کی مارکیٹ کا اندازہ کریں تو آپ کے علم میں یہ بات آئے گی کہ کاشت کار اپنے ایک ایک کلو گرام وزن پر بیسیوں روپے ٹیکس ادا کر رہا ہے اور کاشت کار اپنے چالیس کلو گرام چاول کے لئے تین سو روپے سے کم حکومت کو ٹیکس ادا نہیں کر رہا میری اس بات کی تائید یہاں بیٹھے ہوئے experts بھی کر سکتے ہیں - (نعرہ ہائے تحسین) اس لئے میں آپ سے گزارش کروں گا اور میں اپنے بھائی ملک عطا محمد صاحب کی تائید کرتا ہوں کہ جو کسی فیلڈ کے experts ہیں اگر وہ اس فیلڈ کے متعلق بات کریں تو زیادہ موزوں اور مناسب بات لگتی ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ جناب والا میں اپنی بات ختم کرنے سے پہلے جناب گورنر پنجاب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے چھوٹے اضلاع اور نئے اضلاع کے لئے مختلف سکیموں کو سپیشل گرانٹ دینے کا جو فیصلہ کیا ہے قابل ستائش ہے اور چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیات کی طرف سے مختلف اضلاع میں چھٹیاں جا چکی ہیں لیکن اس سلسلہ میں میں دوبارہ ان کی خدمت میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ نئی سکیموں کے لئے سپیشل گرانٹ کی چیئرمین ضلع کونسل کو کوئی اطلاع نہیں ملی اس طرح عوامی نکتہ نظر

سے وہ سکیمیں مکمل ہونے سے محروم رہ جائیں گی اور صرف سرکاری نکتہ نظر ہی چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیات تک پہنچے گا - اس ضمن میں اس باب کے لئے اب بھی ان کے پاس گنجائش موجود ہے کہ وہ اس غلطی کا ازالہ کر دیں۔ اس کے ساتھ ہی میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں -

جناب قائم مقام چیئرمین شکریہ -

سیدہ ساجدہ نیر عابدی - (لیڈی کونسلر ضلع کونسل سیالکوٹ)

جناب چیئرمین 1983-84ء کے پروگرام کا جائزہ نہایت ہی پرکشش سلائیڈز پر ہم نے دیکھا کاش کہ تمام پروگرام بھی اس طرح خوبصورتی کے ساتھ عمل میں آ رہا ہوتا ہر محکمہ کی ترقی پر سیر حاصل تبصرہ کرنا وقت کی کمی کی وجہ سے ممکن نہیں لیکن چند اہم نکات آپ کی وساطت سے میں اس ایوان کے سامنے عرض کروں گی -

زراعت کی ترقی کا چارٹ دیکھ کر کوئی اچھی کی بات نظر نہ آئی جو ملک یہ چاہتا ہے کہ زراعت ہماری ریڑھ کی ہڈی ہے اگر اس کی ترقی کے لئے اخراجات رکھے جائیں یا رقم مختص کی جائے تو کوئی ایسی خاص بات نہیں زراعت میں آمدن کا بڑھنا اور گھٹنا قدرتی طور پر موسموں کے تغیر و تبدل پر مبنی ہے - اس میں انسانی عمل اتنا زیادہ کارفرما نہیں ہے - اس سال اگر گندم کی پیداوار میں کچھ کمی آئی ہی تو میرے بھائی نے نشاندھی کی کہ ان پر ٹیکس بھی لگایا جائے اور ان کی ترقی کی رقم کو کم بھی کر دیا جائے - میں سمجھتی ہوں کہ زمیندار ایک ایسا طبقہ ہے جو ہر چھ ماہ بعد خود بخود ٹیکس مالیہ کی صورت میں ادا کرتا ہے - اس کے علاوہ زمیندار کے منافع کی تمام کی تمام شرح حکومت کے ہاتھ میں ہے ہماری اجناس پر گورنمنٹ کا کنٹرول ہے جو چیزیں ہم زراعت کے لئے استعمال کرتے ہیں ان پر گورنمنٹ کا کنٹرول ہے - کوئی چیز ایسی نہیں جو زمیندار خود بیچ سکے اور اپنی مرضی کے نرخ مقرر کر سکے یہاں تک کہ کھاد بیج ڈیزل بجلی اور مشینری ہر چیز گورنمنٹ کے کنٹرول میں ہے - اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ زمیندار کی اجناس پر بھی گورنمنٹ قیمت مقرر کرتی ہے تو موصوف نے زراعت پر اپنی گفتگو کا اتنا زیادہ حصہ صرف کیا جو جائز نہیں ہے -

اس کے علاوہ ترقیاتی کاموں میں ہماری ضلع کونسلوں کے ذریعے سکولوں کی عمارات بنانے کے احکامات صادر فرمائے گئے ہیں جن کے لئے طے کیا گیا ہے کہ 15 ہزار روپے گاؤں جمع کروائے اور باقی 45 ہزار روپے کی رقم گورنمنٹ کی طرف سے فراہم کی جائے گی - اب اس میں بہت سے دیہات

رقوم جمع کرانے کے قابل ہوں لیکن ساتھ ہی یہ ایک اور حکم بھی موصول ہوا کہ یہ عمارات صرف طلباء کے لئے ہی تیار کی جا سکتی ہیں ۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ پالیسی بناتے وقت یہ خیال کیسے آ گیا کہ لڑکوں سے زیادہ لڑکیوں کے پردے کی ضرورت ہے ۔ میں سمجھتی ہوں سکول کی عمارات اگر سب سے پہلے چاہیں تو ترجیح لڑکیوں کو دی جانی چاہیے ۔ اس کے علاوہ تعلیم کے میدان میں لڑکیاں اور لڑکے برابر کے شریک ہیں ۔ لڑکے درختوں کے نیچے اور بغیر سائے کے بھی تعلیم حاصل کر سکتے ہیں اور ہمارے معاشرے کے مطابق یقیناً لڑکیوں کو کسی عمارت میں بیٹھ کر پڑھنا چاہیے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسی پالیسیاں کس طرح سے مرتب کی جاتی ہیں اور پھر ان پر عمل درآمد کرنے کے لئے ہم لوگوں کو حکم جاری ہو جاتے ہیں ۔ ۔

اس کے علاوہ میں گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ ضلع سیالکوٹ کی پانچ تحصیلیں ہیں جبکہ سیالکوٹ بہت بڑا ضلع ہے ۔ شکر گڑھ تحصیل کے علاوہ باقی تحصیلیں بھی وقتاً فوقتاً جنگ اور سیلاب سے متاثر ہوتی رہیں لیکن چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیات نے ان تحصیلوں کو ترقی سے نوازنے کی کوشش نہیں کی ۔ بہت سے ایسے علاقے ہیں جن میں جنگ کی وجہ سے سکول تباہ ہوئے ان علاقوں میں سڑکیں نہیں ہیں بجلی نہیں ہے اور یہ تمام جنگ یا سیلاب سے متاثر ہیں ۔ اس ایوان کی وساطت سے میں یہ گزارش کروں گی کہ ضلع سیالکوٹ کا جائزہ لیتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ صرف شکرگڑھ ہی جنگ سے متاثرہ علاقہ نہیں ہے ۔ ۔

اس کے علاوہ میری گزارش ہے کہ 1972ء کی زرعی اصلاحات میں مالکان اراضی سے لائیو سٹاک کی افزائش کے لئے حاصل کی گئی زمینیں گورنمنٹ نے ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کو دے دی تھیں ۔ لیکن بورڈ کی دس سال کی انتہائی کاوش کے بعد یہ ڈیری خسارے میں ہی رہی ۔ ان سے کسی قسم کا منافع حاصل نہ ہوا اب جب کہ 1982ء سے زرعی اصلاحات کے قانون میں ترمیم کی جا چکی ہے اور لائیو سٹاک فارموں کو زرعی اصلاحات کے زمرے سے خارج بھی کر دیا گیا ہے تو میری گزارش یہ ہے کہ وہی مالکان جن سے زمینیں حاصل کی گئی تھیں اگر لائیو سٹاک کے لیے حاصل کرنا چاہیں تو پہلی پرائیرٹی پر یہ زمینیں ان کو دی جائیں کیونکہ ان کا حق زیادہ بنتا ہے انھوں نے ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کو یہ زمینیں دی تھیں اگر وہ وہاں پر ڈیری فارم بنانے کے قابل نہ ہوں یا دلچسپی نہ رکھتے ہوں پھر وہ زمینیں کسی اور کے سپرد کر دی جائیں

جناب والا ۔ مزید چھوٹی سی گزارش ہے کہ شعبہ آبپاشی میں نہروں کی درستگی کے لیے مختص کردہ بھاری رقوم یقیناً ایک مفید اقدام ہے بشرطیکہ محکمہ انہار ان رقوم کو احسن طریقے سے استعمال کروا سکے مثال کے طور پر میں متواتر پانچ سال سے اس ہاؤس میں واویلا کرتی رہی کہ ضلع سیالکوٹ کے سیم نالوں کا سروے کروایا جائے۔ جس پر حکومت پنجاب کی طرف سے حکم صادر ہوا ۔ جو ہمیں معلوم ہے کہ ایکسین صاحب نے ہمارے سیم نالوں کا سروے شروع کر دیا ہے ۔ اور جس حساب سے انہوں نے سروے کیا ہے وہ 42 میل نالوں کا سروے بنتا ہے اور جو ایکسین صاحب نے estimate لگایا ہے وہ تقریباً چھ کروڑ تک پہنچنے کا اندیشہ ہے تو میں یہ دیکھ کر سمجھی کہ نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی میں تو یونہی شور و واویلا مچاتی رہی اور یہ کام کبھی بھی نہیں ہو پائے گا ۔ لہٰذا ان نالوں کا میں نے اپنے طور پر سروے کیا میرے پاس وہ نقشہ موجود ہے ۔ میں انجینرز کی بہت قدر کرتی ہوں کیونکہ انجینرز کے بغیر ہمارے ملک کا کام چلنا بہت مشکل ہے لیکن بعض مسائل انجینئر حضرات اس قدر پیچیدہ کر دیتے ہیں کہ بنا بنایا کھیل بنا بنایا کام بگڑ جاتا ہے میں نے خود سروے کیا تو اندازہ ہوا کہ اگر آٹھ میل نالوں کی صفائی کرادی جائے جو بدر جہا کم لاگت سے اور کم وقت میں مختصرسی مشینری کے ذریعے ہو سکتی ہے تو ان آٹھ میل نالوں کی صفائی ہونے سے ہزاروں میل زمین جو زیر آب آئی ہوئی ہے وہ بچ سکتی ہے میری گزارش ہے کہ محکمہ انہار کے لیے رقومات ہم نے سلائیڈز میں دیکھی ہیں جو ان کی ترقی کے لیے مختص کی گئی ہیں ان میں براہ مہربانی ضلع سیالکوٹ کے سیم نالوں اور دوسرے قدرتی نالوں کے لیے بھی فنڈز مختص کیے جائیں ۔ میرے پاس نقشہ موجود ہے اگر دیکھنا چاہیں تو میں آپ کو دکھا سکتی ہوں یہ صرف آٹھ میل بنتا ہے جن نالوں کی صفائی سے وہ سارے مسائل حل ہو سکتے ہیں ۔

چوہدری محمد نذیر احمد (چیئرمین ضلع کونسل فیصل آباد) — جناب والا ۔ میرا پہلا پوائنٹ تارکول کے متعلق ہے اس سلسلے میں گزارش ہے کہ محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی پنجاب نے بروئے چٹھی مورخہ 13 ۔ جنوری 1983ء کی رو سے ملک میں تارکول کی کمی کے باعث خود مختار اور نیم خود مختار اداروں کو آئندہ تارکول کی ضروریات پوری کرنے کے لیے خود بندوبست کرنے کو کہا ہے تو اس سلسلے میں میری یہ گزارش ہے کہ جب ہم تارکول کے لیے کوئی ٹینڈر کال

کرتے ہیں تو ہمیں تارکول 46.00 روپے فی ٹن کے حساب سے ملتی ہے اور وہ بھی ملکی تارکول ہوتی ہے جب ہم ٹینڈر کال کرتے ہیں تو اس میں ہم جو ٹھیکیدار کو ریٹ دیتے ہیں وہ 2850 روپے فی ٹن ہے کیونکہ ملک کی تارکول کا کنٹرول ریٹ کراچی میں 2850 روپے ہے تو جناب والا۔ اس میں یہ مشکل پیش آ رہی ہے کہ ہم ٹھیکیداروں کو اتنا ریٹ نہیں دے سکتے۔ ایڈ جو امپورٹڈ۔ تارکول میں ہم pay difference کرتے ہیں یعنی 3300 روپے وہ چارج کرتے ہیں اور 3300 روپے کارپوریشن یا ضلع کونسل برداشت کرتی ہے تو اس سلسلے میں مجھے گزارش کرنی ہے کہ چار دفعہ سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کو چٹھیاں لکھی گئی ہیں کہ اس کے متعلق ہمیں بتایا جائے اس بارے میں کیا کیا جائے؟ اب پوزیشن یہ ہو چکی ہے کہ نتیجہ یہ آ گئی ہے کہ ہمارے جو پروجیکٹس ہیں ان کی ڈویلپمنٹ رکنا شروع ہو گئی ہے تو اس سلسلے میں یہ عرض کرنی ہے کہ جب امپورٹڈ تارکول پر difference دیا جاتا ہے تو ملکی تارکول پر کیوں نہیں دیا جاتا تو گزارش ہے کہ یہ جو difference ہے یہ پروجیکٹس کو چارج کرنے کے لیے ایک جنرل آرڈر دیا جائے اور اس پر فوری طور پر عمل ہونے کے احکامات جاری کئے جائیں کیونکہ ہم نے جو ٹینڈر کال کیے تھے ان کی تارکول آئی ہوئی ہے اور اس میں سے ٹھیکیداروں کو ہم نے الاٹ کر دی ہوئی ہے جو ان کی Billing ہے ہم ان کو 2850 روپے فی ٹن دیتے ہیں اس لئے وہ کام کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں اس سلسلے میں گزارش ہے کہ اس کا فیصلہ فوری طور پر ہونا چاہئے یہ چٹھی ہم نے آج سے کوئی تین مہینے پہلے لکھی تھی اس کے بعد ہم نے یاددہانی بھیجی تھی بلکہ کمشنر فیصل آباد صاحب نے بھی سیکرٹری لوکل گورنمنٹ سے بات کی تھی لیکن اس کا ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔

جناب والا۔ دوسری گزارش میری یہ ہے کہ میچنگ گرانٹ کے سلسلے میں کوئی۔ ہمارے ایک دوست نے میچنگ گرانٹ کے بارے میں کافی باتیں کی ہیں لیکن ایک بات کا شاید ان کو ابھی تک پتہ نہیں سیکرٹریٹ میں یہ آرڈر پہنچ چکے ہیں کہ میچنگ گرانٹ پروگرام کے تحت کوئی بھی سڑک پچھلے سال کی ہو کوئی شروع نہیں کروائی جائے گی یہ میری کوارٹر ٹاؤن کمیٹی سیکرٹریٹ پہنچ چکی ہو گی یہاں پر ایڈیشنل سیکرٹری صاحب ملک صاحب ہوں گے ان سے ہمارے متعلق میں پوچھ لیجئے کہ یہ چٹھی ۲ ہو چکی ہے اور اس میں اگر یہ آرڈر ہو گیا تو یہ ڈویلپمنٹ بالکل رک جائے گی تو اس سلسلے میں میں نے عرض کرنی ہے کہ ایسے کوئی احکام صادر نہ کیجئے

میچنگ گرانٹ کے سلسلے میں میرے خیال میں تین مہینے میں چھ چٹھیاں جاری ہوچکی ہیں پہلے ہم میچنگ گرانٹ کے تحت جو کام کرواتے تھے تو ان کے competition میں چونکہ پر سینٹیج کچھ زیادہ ہوتی تھی اس کو ہم کم کر کے وہ کام کروا دیتے تھے اب چٹھی 17 دسمبر کو گئی ہے اس میں کہا یہ گیا ہے کہ آپ نے میچنگ گرانٹ سکیم کے تحت پچاس فیصد سے کم کوئی کام شروع نہیں کروانا ہے اس میں آپ مولنگ نہیں لگوائیں گے اس سلسلے میں میری گزارش ہے کہ کارپٹنگ روڈ کو گاؤں کے لوگ کیسے برداشت کر کر سکتے ہیں - اور وہ مٹلاً روڈ خود پیسے جمع کروا کر بنائیں تو جناب والا - میری گزارش یہ تھی کہ جس طریقے سے پہلے کام چل رہا تھا اس طریقے سے میچنگ گرانٹ کا یہ کام چلتا رہنا چاہیے - شکریہ -

جناب محمد صدیق اکبر بخاری - جناب والا - چیئرمین منصوبہ بندی نے 12 لاکھ من نیو گندم کا بیج رکھا ہے یہ بہت ناکافی ہے اگر پنجاب سیڈ کارپوریشن اس سے زیادہ procure نہیں کر سکی تو پرائیویٹ سیکٹر کو دینا چاہیئے کیونکہ ہماری گندم کی کم فصل ہونے کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ہمارا بیج ناقص رہا ہے اس بیج کی جو اچھی اقسام ہیں وہ ہمارے کاشتکار بھائیوں تک نہیں پہنچتی جس کی وجہ سے اس کی پیداواری صلاحیت نہیں آ رہی تو اس میں میری گذارش ہے کہ اس سکیم پر سوچا جائے کیونکہ پنجاب سیڈ کارپوریشن بارہ لاکھ من کے یا دس فیصد جو ہمارے بیج کے اخراجات ہیں اس کا وہ صرف دس فیصد procure کرتے ہیں تو جناب والا - یہ بہت ناکافی ہے تو اس کے لئے اس قسم کی کوئی سکیم بنائی جائے جس طرح کہ پرائیویٹ سیکٹر میں آپ نے کپاس کو allow کیا ہے کہ وہ اچھی کا بیج procure کرتے ہیں اس کے بعد سیڈ سرٹیفیکیشن افسر سے وہ سرٹیفائی کروانے کے بعد اس بیج کو فروخت کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں پنجاب سیڈ کارپوریشن کے ساتھ وہ اچھا بیج کاشتکار کو مل سکتا ہے -

دوسرے جناب والا - میرے بھائی نے بہت اچھی بات بیان کی ہے میں یہ نہیں کہونگا کہ کاٹن ایکسپورٹ کارپوریشن کی وجہ سے کاشتکار کو غیرضروری فائدہ ہے کہ (ginner) کو وقت پر رقم ادا کرنے کی وجہ سے کاشتکار کو وقت پر رقم مل جاتی ہے مگر ہماری ناقص (ginning) ہونے کی وجہ سے اگر آپ فیگرز دیکھیں جن کو پی - سی - سی کی میٹنگ میں خود چیئرمین صاحب نے (commit) کیا ہے تو صاف ظاہر ہو گا کہ ہمیں سات آٹھ تک ہی روپے سولہ لاکھ من بیج کے ایکسپورٹ پر (quality discount

دینا پڑا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر چودہ پیسے کا ایک سینٹ ہے تو کاشتکار کو تیس روپے فی من کا نقصان دیا جاتا ہے اگر کسی قسم کی ناقص ginning کی وجہ سے grower ناقص ginning کرتا ہے یا وہ pre-cleaning مشین استعمال نہیں کرتا تو اس میں grower کا کیا قصور ہے کہ اس کو 30 روپے فی من نقصان دیا جاتا ہے اس سلسلے میں میری دوسری عرض یہ ہے کہ اس وقت $1\frac{3}{32}$ ریشے کی کپاس جو ہماری ایم - این - ایس - 93 ہے اب خدا کے فضل سے اس وقت تک اس کی 78 stability جو سب کے لیے پیدا ہو رہی ہے اس وقت اس کی ورلڈ مارکیٹ میں جو پرائس ہے وہ 72 سینٹ ہے اور اگر آپ اس پہلو کو دیکھیں تو ابھی پچھلے سال کا ریٹ 131 روپے مقرر کیا گیا تھا تو 52 سینٹ کے اوپر مارک اپ کر کے اس کی پرائس مقرر کی تھی تو لمبا سوال ہے - اس پر میں یہ عرض کرونگا کہ اگر 52 سینٹ بھی کاشتکار کو دئیے جائیں تو کاشتکار کے اخراجات پورے ہو سکتے ہیں اور یہ فصل بہت فائدہ مند بن سکتی ہے کیونکہ دوسری فصلات میں ہمیں اتنا فائدہ نہیں ہے کاشتکار کے جو مسائل ہیں ان کی پلاننگ کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہیئے تو وہ انشاءاللہ کل اپنے بجٹ کے اجلاس میں عرض کرونگا -

حاجی مقصود احمد بٹ :- (صدر انجمن تاجران (رجسٹرڈ) لاہور)
جناب چیئرمین - چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ نے آج صبح اس ایوان میں اپنی ایک گھنٹہ دس منٹ کی تقریر کے دوران گذشتہ مالی سال اور رواں مالی سال کے ترقیاتی پروگرام کے مختلف پہلوؤں پر تفصیلی روشنی ڈالی - خوش آئند بات یہ تھی کہ انہوں نے گذشتہ برس مختص کردہ سو فیصد فنڈز استعمال کئے لیکن ان سے گزارش ہے کہ وہ یہ وضاحت فرمائیں کہ رواں مالی سال کے عرصے کی 1700 سے زائد سکیموں کے لئے فنڈز کیوں دستیاب کیوں نہیں ہو سکے یا فنڈز کم اور منصوبہ جات زیادہ کی حکمت عملی سے کام لیا گیا ہے اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی نشاندہی کرونگا کہ کیا موجودہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں گذشتہ سال کی نسبت

8 کروڑ روپے کی رقوم کا اضافہ کیا گیا ہے اس لیے کہ رواں سال کے پروگرام میں بھی چالیس کروڑ روپے کا خسارہ دکھایا گیا ہے جس سے یہ بات صاف عیاں ہے کہ موجودہ سال میں ہی ترقیاتی پروگرام پر مکمل عمل درآمد کے لیے فنڈز دستیاب نہیں ہو سکیں گے اور آپ آئندہ سال کونسل کے کسی اجلاس میں اعداد و شمار کے چکر میں لا کر ہمارا ماضی کی طرح دل بہلائیں گے اور آئندہ سال کی حکمت عملی واضح کریں گے ۔

جناب والا ۔ میں چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانی چاہتا ہوں کہ انہوں نے عوام الناس کی سہولت کے لیے لوہاری گیٹ کے باہر دوہرا راستہ تو بنا دیا لیکن اپنے کاروباری مقاصد کے لیے بنایا گیا ہے یہ عوام الناس اور تاجران کی سہولت کی طرف کوئی قدم نہیں ۔ تفصیلاً اس راستے میں نہ تو صفائی کا کوئی انتظام ہے اور نہ ہی روشنی فراہم کرنے کے لیے کوئی بندوبست کی پالیسی تیار کی گئی ہے جس سے راہ گیروں کو گزرنے میں سخت دقت پیش آتی ہے اس کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ گذشتہ مہینوں میں جب کبھی بھی بارشیں ہوئیں زیر زمین راستہ پانی کا راستہ و آماجگاہ بن گیا ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ بٹ صاحب یہ باتیں آپ بجٹ پر عام بحث کے دوران کریں ۔ اس کے علاوہ اور کوئی ضروری نکتہ ہو تو وہ فرمائیں ۔

حاجی مقصود احمد بٹ ۔ آخر میں میں جناب چیئرمین کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ داتا نگر بادامی باغ میں اوور ہیڈ برج کی تعمیر کے منصوبہ کے لیے کوئی فنڈ نہیں رکھا گیا اس کے لیے گذارش کروں گا ابھی جو مسائل میں نے پیش کئے ہیں میں امید کرتا ہوں کہ کونسل کے آئندہ اجلاس سے قبل آپ اپنی ذاتی توجہ سے ان کو پورا فرمائیں گے ۔

بیگم نجمہ حمید ۔ (لیڈی کونسلر میونسپل کارپوریشن راولپنڈی) جناب چیئرمین اول تو پنجاب میں سب سے کم اجلاس ہوتے ہیں ۔ ہمارے

لوگوں کے problems اتنے رہتے ہیں اور جمع ہوتے رہتے ہیں اس کے بعد چھ مہینے گذر جاتے ہیں ہم لوگ اب تک رسائی حاصل نہیں کر سکتے اگر پہنچنا بھی چاہیں تو صوبائی کونسل کے اجلاس تک انتظار کرنا پڑتا ہے صوبہ پنجاب بڑے بھائی کی حیثیت سے بہت بڑا ہے -

جناب قائم مقام چیئرمین - کونسل کے اجلاس کے بغیر بھی آپ پہنچ سکتی ہیں -

بیگم نجمہ حمید - بلدیات کے لحاظ سے میرے خیال میں سب سے کم اجلاس صوبائی کونسل پنجاب کے ہوتے ہیں - اگر ہم آج کہیں گے تو پھر چھ مہینے کے بعد اجلاس ہو گا اس میں ہم اپنی problems لائیں بھی تو وقت ہی اتنا نہیں ہوتا - ویسے بھی Secretaries to Government ہمیں خوشی سے نہیں دیکھ سکتے - نہ ہی انہوں نے کبھی ہمیں دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا ہے بلکہ کافی پریشان ہو جاتے ہیں - ان کے لئے جان چھڑانی مشکل ہو جاتی ہے کہ کب یہ تین دن سختی کے گذریں گے اور ان کی جان چھوٹے گی - جس کو دیکھیں سب لوگ بڑے پریشان نظر آتے ہیں اور ایسے ہمیں دیکھتے ہیں جیسے ہم ان کے لئے ایک عذاب ہیں (قہقہہ) معلوم نہیں یہ عذاب ان کے لئے کب ختم ہو گا ہو سکتا ہے کہ یہ آخری اجلاس ہو تو میں سمجھتی ہوں کہ واقعی ہم ان کے لئے عذاب سے کم نہیں -

جناب والا - میں نے چھوٹی سی بات کرنی ہے کہ حکومت نے بڑی مشکلوں سے پانچ سال بعد راولپنڈی کے لئے ایک انٹر میڈیٹ کالج کا اجراء کیا ہے - کاش آپ راولپنڈی آئیں تو میں آپ کو اس کا وزٹ کراؤں اسکی حالت کو دیکھ کر آپ کو اندازہ ہو گا کہ اس سے بہت بہتر تھا کہ وہ کالج کی منظوری نہ دیتے اس میں پچاس کرسیاں اور تین سو لڑکیاں ہیں - سٹاف روم میں موھڑے رکھے ہوئے ہیں - جتنے سٹاف ممبر ہیں وہ ان پر بیٹھے ہوئے ہیں لیبارٹری کے لئے کوئی سامان نہیں فرنیچر نہیں نیز دفتر کیلئے کچھ بھی نہیں سوائے گھر سے موھڑے لے آتے ہیں- لڑکیاں بیچاری نیچے زمین پر بیٹھی ہوئی ہیں جو اپنے گھر سے کرسی لے کر آتی ہیں صرف وہ ہی کرسی پر بیٹھ کر تعلیم حاصل کر سکتی ہے - میں کہتی ہوں کاش آپ وہاں آئیں - خالد جاوید

سب

صاحب کا بہت شکریہ کہ انہوں نے ہمیں ایک کالج دیا ہے - لیکن کالج کی حالت کو بھی دیکھیں کہ وہ کس قدر ابتر حالت میں ہے - کوئی فرنیچر نہیں ہے - اکنامکس - ہوم اکنامکس اور فزیکل ایجوکیشن کی کوئی لیکچرار وہاں موجود نہیں ہے - جب سے کالج کا اجراء ہوا ہے ان مضامین کا کوئی بھی لیکچرار نہیں ہے - دوسرے پورے کالج کے فرنیچر اور گرانٹ کے بارے میں خالد صاحب سے یہ پوچھتی ہوں کہ آجکل کے زمانے میں ایک گھر کے کمرے کا بیس ہزار کا فرنیچر نہیں بنتا لیکن انہوں نے پورے کالج کے فرنیچر کے لئے بیس ہزار روپے کی گرانٹ دی ہے - ذرا اندازہ لگائیں میں یہ آپکو بتا دوں کہ آپ بھی ہمیں بولنے کی اجازت نہیں دے رہے - چھ مہینے کے بعد ہم آئے ہیں دس دفعہ میں اٹھی ہوں اور دس دفعہ بیٹھتی ہوں میری اس پور تقریر سے نہ آپ خوش ہیں نہ یہ خوش ہیں اور نہ ہی خالد صاحب خوش ہیں -

جناب والا اس سال جو انہوں نے گرانٹ دی ہے - پانچ ہزار روپے ہے- تین سو لڑکیوں کیلئے 5 ہزار روپے میں ہم کیا بنائیں - خالد صاحب یہ بتائیں کہ کہ اگر ہمیں پانچ سال کی محنت کے بعد کالج دیا ہے - تو اس کے ساتھ بھی سوتیلی ماں کا سلوک کیوں روا رکھا ہے - کالج کی بلڈنگ ہم لوگوں نے کرایہ پر لی ہوئی ہے - ویسے اگر آپ کالج دیں یا سکول دیں تو اس کیلئے زیادہ رقم بھی دیں - الانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت تعلیمی اداروں کا اجراء کرنے میں زیادہ چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے لہذا آپ نئی چیز اگر دیں تو کم از کم ٹھیک طرح سے دیں میں نے پہلے بھی آپ سے کہا ہے کام کروائیے تو پھر ٹھیک کروایئے ورنہ نہ کروائیں اس سے بہت بہتر ہے کہ جیسے کام چل رہا ہے چلتا رہے -

راولپنڈی کی لڑکیاں گوجر خان میں داخلہ لے لیتی ہیں یا کہوٹہ میں لے لیتی ہیں - کوئی بات نہیں لیکن یہ ظلم نہ کریں دیکھئے جس طرح ٹاٹ جی کلاس کے بچے پڑھ رہے ہیں نیچے گھاس پر بیٹھے ہیں یا ٹاٹوں پر بیٹھ کر پڑھتے ہیں اس طرح کالج کی طالبات پڑھتی ہیں -

دوسرے میں نے یہ کہنا تھا کہ ہمارے ہاں لال کرتی میں convent سکول کے عقب میں حکومت پنجاب کی زمین ہے - اگر آپ کالج کو اس زمین میں کچھ حصہ دے دیں اور وہاں کالج بن

جائے تو کرایہ بھی بچ جائے گا اور ویسے بلڈنگ بھی بڑی ہو جائیگی ۔ راولپنڈی کو اس کی ضرورت بھی بہت ہے ۔ باقی جناب انہیں کہیں کام کریں یا نہ کریں لیکن welcome ہمیں اچھے طریقے سے کریں ۔ سیکرٹریز حضرات اور باقی لاھور کے لوگ ہمیں دیکھ کر کافی پریشان ہوتے ہیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ چٹھہ صاحب آخری تقریر

چوھدری نعیم حسین چٹھہ ۔ (چیئرمین ضلع کونسل ۔ شیخو پورہ)
جناب والا سب سے پہلے میں آپ کی نظر انتخاب کا شکریہ ادا کرنا چاھتا ہوں ۔ اس کے بعد میں اظہار تشکر کے ساتھ عرض کروں گا کہ آپ اس انتخاب کا آپ کی اس مہربانی کا زیادہ اور بے جا تصرف نہیں کروں گا ۔ میں چند ایک چھوٹی چھوٹی باتوں کی نشاندھی کرنی چاھتا ہوں اس ھاؤس میں معزز ممبران نے نہایت خوش اسلوبی سے سیر حاصل بحث کرتے ہوئے مختلف موضوعات پر وضاحت سے گفتگو کر دی ہے ان کو دھرانا یقیناً اس ایوان کے وقت کا زیاں ہوگا ۔

جناب والا جیسا کہ خالد جاوید صاحب چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیات نے صبح کے اجلاس میں 1983-84 کی منصوبہ بندی کے ہدف کو مکمل طور پر حاصل کر لینے کے لئے نہایت موثر انداز میں اور خوبصورت لب و لہجہ میں بیان کیا اس طرح جس طرح کا انھوں نے سب کچھ وائق اعتماد کے ساتھ کہا ہے اس سے اس کی تھوڑی سی نشاندھی کرنا چنداں مناسب معلوم نہیں ہوتا لیکن پھر بھی با امر مجبوری چند باتیں کہنے پر مجبور ہوں ۔ ایک تو یہ ہے کہ جناب والا انہوں نے کہا ہے کہ مویشیوں کی افزائش نسل پر خطیر رقم خرچ کی جاتی ہے ۔ اس سے میں کچھ خاص بات میں نہیں سمجھ سکا کہ اگر وہ گورنمنٹ کنٹرولڈ فارموں پر خرچ ہوتی ہے پھر consu ption کے لئے نہیں ہے ہمیں اس کیلئے زیادہ بہلاوے زیادہ تسلی کی باتیں دینا چند ان مناسب نہیں ۔ اگر پرائیویٹ سیکٹر کا بھی کچھ حصہ ہے تو پھر ہمیں معلوم نہیں کہ وہ کہاں خرچ کرتے ہیں اور کسطرح خرچ کرتے ہیں جس کا artificial in se.nination اس میں ایک حصہ ہونا چاھئے۔ اس کا اگر جو کچھ حصہ بھی خرچ کرتے ہیں وہ ضائع جاتا ہے تو اس کا نہایت مایوس کن نتیجہ ہے ۔ شاھد ان سے پہلے یہ واقف ہوں گے اگر ایسا نہیں تو میں ان کے knowledge کے لئے عرض کئے دیتا ہوں ۔

جناب والا دوسرے انہوں نے میرے ضلع کے متعلق ہرن مینار کا ذکر کیا ہے کہ وہاں ہم نے پیسے لگائے ہیں ۔ وہاں ایک محکمہ ہے جس کی میں نے attend میٹنگ کی ہے ۔

(عصر کی اذان کے وقفے کے بعد)

چوہدری نعیم حسین چٹھہ — جناب والا ۔ میں ہرن مینار کے متعلق ذکر کر رہا تھا ۔ ایک میٹنگ میں یہ منصوبہ طے پایا تھا کہ وہاں زوولوجیکل گارڈن بنایا جائے گا ۔ وہاں کیفے ٹیریا ہوگا ۔ وہاں باونڈری وال بنائی جائے گی ۔ اس کے ٹینک کی صفائی کی جائے ۔ وہاں joy-land بنائی جائے گی اور سیاحوں کے لئے attractive جگہ بنائی جائے گی ۔ لیکن وہاں ابھی تک اس قسم کی کوئی چیز ایک پیسے کی بھی نہیں بنائی گئی ۔ اگر وہ منصوبہ بندی پچھلے سال کے فنڈز میں ہے اور پچھلے سال کے فنڈز انہوں نے کہیں لگائے ہیں تو میں ان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ ہرن مینار پر تو کم از کم کسی جگہ نہیں لگے ۔ اگر اس کے لئے کسی اور جگہ کوئی آرڈر کرا رکھا ہو یا کسی اور جگہ کوئی spade work کیا جا رہا ہو تو اس کے متعلق مجھے پتہ نہیں ۔ دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے 1984-85ء کی اے ڈی پی کا ذکر کرتے ہوئے نہایت خوش آئند اور حوصلہ افزا باتیں کی ہیں تو ساتھ ہی ساتھ ایک نہایت اچھی حکمت عملی کا ذکر کیا ہے کہ اس کو شروع کرنے سے پہلے ہم متوقع رکاوٹیں اور پیچیدگیاں حل کر کے اور ان پر عبور حاصل کر کے اچانک شروع کریں گے اور نہایت اچھی سپیڈ کے ساتھ اس ملک اور صوبے کی ترقی کی جائے گی ۔ اور دیکھیں گے کہ یہ صوبہ بہت جلد گل و گلزار بن جائے گا اور لوگ خوش حال ہو جائیں گے ۔ اللہ کرے ۔ ایسا ہو ۔ میں ان کے اس پروگرام میں کوئی رخنہ نہیں ڈالنا چاہتا ۔ میری دعائیں اور نیک تمنائیں ان کے ساتھ ہیں ۔ بہرحال ، جیسا کہ انہوں نے ذکر کیا ہے ۔ اس منصوبے میں کسی دیہات میں کوئی بیسک ہیلتھ سنٹر نہیں رکھا گیا ۔ دیہاتی shelterless سکولوں کے لیے کوئی shelter مہیا کرنے کی پرووبژن نہیں رکھی گئی اور کوئی ڈرینج سکیم نہیں رکھی گئی تو خدا جانے کس طرح ان چیزوں کے بغیر ہمارا صوبہ گل وگلزار نظر آئے گا ۔ شاید ان کے پاس کوئی کرشمہ ہو تو اللہ

کرے کہ یہ ملک جلد از جلد ترقی کرے ۔ جناب والا اس کے لئے میں چند ایک تجاویز پیش کرنی چاہتا ہوں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ دیہات کے لئے بجلی انتہائی بنیادی ضرورت ہے ۔ اس کے لئے اے ڈی پی میں اضافہ کرنا چاہیے ۔ تا کہ زیادہ سے زیادہ دیہات electrify ہو سکیں ۔ وہ بجلی کی نعمتوں سے فیض یاب ہو سکیں ۔ اس کے ساتھ ہی میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ چیمہ صاحب نے دخل دیا تھا کہ بڑے گاؤں کی اضافی آبادیاں ہوتی ہیں جسے part and parcel سکیم کہا جاتا ہے ۔ وہ حکومت پنجاب نے منظور کر رکھی ہے ۔ لہذا اگر main آبادی connect ہو جائے تو part and parcel جتنی آبادیاں ہوں وہ automatically connect ہو جاتی ہیں ۔ یہ میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کرنی چاہتا ہوں کہ ان کا یہ تاثر غلط ہے ۔ کیونکہ part and parcel سکیم اریگیشن ڈیپارٹمنٹ deal کرتا ہے اور اس کے پاس اتنا محدود کوٹا ہوتا ہے کہ نہ ہونے کے برابر ۔ اور وہ سارے ضلع میں ایک سال میں کسی ایک یا دو سے زیادہ parts کو connect کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا ۔ ان کے پاس اتنے فنڈز نہیں ہوتے ۔ اگر یہ سکیم محض دکھاوے اور ہمارے بہلاوے کے لئے ہے تو اس میں کوئی کام ہو ہی نہیں سکتا ۔ پھر اس سکیم کا کوئی فائدہ نہیں ۔ اس سکیم کا چونکہ ذکر ہوا ہے اس میں ایک خامی ہے جس کی میں نشان دہی کرنی چاہتا ہوں ۔ اس نسبت سے کہ اس کا ذکر ہو گیا ہے ۔ وہ یہ ہے جناب والا ۔ دیہات کے جو پارٹ ہوتے ہیں چھوٹے چھوٹے وہ اگر چار چار سال سے لائن میں لگے ہوئے ہیں اور دو دو سو فٹ پر اگر مین لائن گزرتی ہے تو جو چار سال سے التوا میں پڑا ہے کوئی فریش application آ جاتی ہے جو ہونے دو سو فٹ تک آ جاتا ہے تو اس کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے ۔ جو چار سال سے انتظار کر رہا ہوتا ہے ۔ چند فٹ کی قربت کی وجہ سے وہ نمبر لے جاتا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پالیسی ٹھیک نہیں یہ انصاف پر مبنی نہیں ۔ جن لوگوں نے چار سال تک انتظار کیا ان کا کوئی گناہ نہیں کہ انھیں یہ سزا دی جائے ۔ لہذا اس سکیم کی اس شق کو بدلنا ہو گا ۔ جو پہلے مستحق ٹھہرائے گئے ہیں ، انھیں پہلے satisfy کیا جائے ۔ اس کے بعد پھر دوسرے آنے والوں کو entertain کیا جائے ۔ جناب والا ، تیسری بات یہ ہے کہ دیہات میں لوگ پرائیویٹ ٹیوب ویل لگاتے ہیں ۔ بجلی کے کنکشن میں حکومت سبسڈی دیتی ہے ۔ مہنگائی کا اب دور ہے ۔ ٹرکچور مہنگا ہے

کنڈکٹر ، مہنگا ہے اور دوسری چیزوں کی قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں ٹرانسفارمر بھی مہنگا ہے تو اس کی سبسڈی میں اضافہ کیا جانا از حد ضروری ہے - یہ زراعت کے لئے بھی انتہائی لازمی ہے - پندرہ ہزار کی سبسڈی دیتے ہیں - تو ایک ٹرانسفارمر بھی پندرہ ہزار سے زیادہ قیمت کا ہوتا ہے - کنڈکٹر تو اور بھی مہنگا ہے - لہذا یہ کسی کی بساط میں نہیں کہ وہ privately ان کے مطلوبہ فنڈز کو جمع کرا سکے تو میں سمجھتا ہوں کہ چیئرمین پی اینڈ ڈی کو یہ ذہن میں رکھنا چاہیئے - اس شعبے میں دیہاتوں کی خاص طور پر مدد کی جانی چاہیئے - دیہاتی shelterless سکولوں اور رورل ہیلتھ سنٹروں کے لئے ضرور فنڈز مختص ہونے چاہییں - سکولوں کے بچے کسی سائے میں زمین پر بیٹھتے ہیں - کئی دفعہ بادل آ جاتے ہے سکول کئی کئی دن بند رہتے ہیں - ان کے پاس کوئی انتظام نہیں ہوتا - یہ کوئی اچھی بات نہیں - میں سمجھتا ہوں کہ اگر فنڈ نہیں ہیں تو نئے سکول نہ کھولے جائیں بلکہ جو سکول کھل چکے ہیں ان کی حالت کو بہتر بنایا جائے -

جناب والا ، ہمارے بہت سے بھائی چیئرمین حضرات نے آج سولنگ سکیم بند ہو جانے پر اظہار خیال کیا ہے - میں یہ سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کو انجنیرز نے ایک گائیڈنگ لائن دی ہے کہ بلدیاتی ادارے جو سولنگ کرواتے ہیں ، یہ پیسے ضائع ہوتے ہیں اور کوئی مفید کام نہیں ہوتا - میرے نزدیک انہوں نے یہ اطلاع غلط دی ہے پتہ نہیں انہوں نے کس مفاد کی نگرانی میں یہ رائے دی ہے - میں یہ عرض کرتاھوں کہ ہم سولنگ اپنی مدد آپ کی بنیادوں پر کرواتے ہیں زمینی کام دیہاتوں سے کرواتے ہیں پھر سولنگ لگانے کی لیبر بھی لیتے ہیں - یعنی ہم صرف اینٹوں کی قیمت لیتے ہیں جو کہ لگنے کے بعد آسانی سے گنی جا سکتی ہے کہ انہوں نے کتنی لگائی ہیں اور کتنی ضائع ہوئی - کسی صورت میں leakage نہیں ہوتی اور نہ ھی اس میں کسی انجنیر کا کوئی کمیشن ہوتا ہے - اگر میٹلنگ کرنی ہو پھر تو ٹیکنیکل مشورے کی ضرورت ہو گی - یہ ایک مسلمہ بات ہے کہ اس صورت میں sub standard چیز ہوتی ہے اس میں میں سمجھتا ہوں کہ ہر ملک کی ترقی کے لئے انجنیرز کا ہونا از حد ضروری ہے - لیکن میرا خیال ہے کہ ہماری ترقی میں انجنیرز بہت بڑی رکاوٹ بنے ہوئے ہیں لہذا ان کی خدمت میں میری نہایت ادب سے گذارش ہوگی کہ اپنے اس رویے کی تھوڑی سی اصلاح کریں اور جو صحیح صورت

ہو وہ پیش کریں ۔ حکومت کی ۔ جنرل ضیاء کی ۔ ان بلدیاتی اداروں اور دوسرے اداروں کی صحیح رہنمائی کریں ۔ اگر سولنگ کی ایک میل کی قیمت لی جائے تو اسکے بدلے میں تین میل سولنگ کر سکتے ھیں سولنگ کی لائف 5/6 سال ہے بہت اچھی ہے کیونکہ ہمارے دیہاتوں کی ٹریفک کاریں اور لاریاں نہیں ہیں ۔ ہماری ٹریفک ریڑھے تانگے ٹریکٹر اس قسم کی ہے ۔ اسکے لئے کیچڑ سے اور اس قسم کی آلودگیوں سے بچنے کے لئے سولنگ نہایت مفید ہے اگر 6/7 سال کے بعد باری آ جائے تو سولنگ ضائع نہیں جاتی ۔ وہ وہ Sub base بن جاتا ہے اسکے بعد آدھے خرچ سے روڑی بجری ڈال کر سڑک بنائی جا سکتی ہے ۔ اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے جتنی اسکی Compactness ہونی ہوتی ہے ہو چکی ہوتی ہے ۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ سولنگ کا روکنا یا اسکو نہ کرنا کسی بھی لحاظ سے قرین مصلحت نہیں ہے ۔ قرین انصاف نہیں ہے ۔ قرین ضرورت نہیں ہے اس میں کوئی دانشمندی نہیں لہذا اس سکیم کو معمول کے مطابق جاری رہنا چاھیئے اس سکیم کے لئے حکومت کو زیادہ وافر اور زیادہ فراخدلی سے فنڈ دینے چاھئیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین — آپ کتنا وقت اور لیں گے۔

چوھدری نعیم حسین چٹھہ — اس کے ساتھ ھی جیسا کہ آپ نے حکم دیا ہے ۔ میں اجازت چاھتا ھوں کل اگر موقع ملا تو عرض کروں گا ۔

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ کے اختتامی کلمات

جناب قائم مقام چیئرمین — شکریہ ۔ چیئر مین منصوبہ بندی و ترقیات ۔

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ — (جناب خالد جاوید) جناب والا میں کوشش کروں گا کہ تین گھنٹے میں اٹھائے گئے نکات آدھا گھنٹہ میں cover کروں پہلی بات چیئرمین بلدیہ اوکاڑہ کے پل کی کی تھی اس میں گذارش کرنا چاھتا ھوں کہ اس پل کا ڈیزائن نہایت مشکل ہے ۔ کیونکہ وھاں Congestion ہے اس کے لئے دونوں طرف راستہ چاھیئے تاکہ نیچے ٹریفک چلتی رہے ۔ اور ارد گرد کی سڑکوں میں کوئی مسائل نہ ھوں ۔ اس قسم کا پل اس ملک میں اپنی نوعیت کا واحد Cantilever bridge بنایا جائے گا ۔ جس پر چیف انجینئر

بلڈنگز اور بہت سے لوگ کام کر رہے ہیں ۔ انشاءاللہ جونہی ڈیزائن مکمل ہو گا ہم اس کو آگے بڑھائیں گے ۔ انہوں نے گرلز کالج کے بارہ میں فرمایا تھا اس میں پوزیشن یہ تھی کہ پہلے جو سکیم بنائی گئی تھی وہ سنگل سٹوری تھی اور وہ اس جگہ فٹ نہیں آتی تھی ۔ اس لئے وہ دوبارہ بنانا پڑی اور اس کو Vertically اوپر لے جانا پڑا جس کی وجہ سے یہ تاخیر ہوئی ۔ انشاءاللہ اس مہینے کے اندر اندر اس کو منظور کر دیا جائے گا ۔ آپ نے سیٹلائٹ ٹاون کی بات اٹھائی ۔ سیٹلائٹ ٹاون کی بات یہ ہے اس سے پیشتر اوکاڑہ میں ہاوسنگ فزیکل پلاننگ ڈیپارٹمنٹ نے 88 ایکڑ کی سکیم بنائی تھی ۔ اس پر 12 سو پلاٹ بنائے گئے تھے اب ان پر تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے ۔ آئندہ چند سالوں میں ایک اور ہاوسنگ سکیم شروع کریں گے ۔ یہ سارے پروگرام self financing ہوتے ہیں ۔ ان کا تعلق ہمارے فنڈز سے نہیں ہوتا وہ فنڈ خود ہی generate ہوتے ہیں ۔ انہی کے against سب سکیمیں بنائی جاتی ہیں ۔ چیئرمین سیالکوٹ میونسپل کارپوریشن نے بہت سے نکات اٹھائے پہلی بات disvisible taxes کی تھی میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی Share reduce نہیں ہوا چونکہ پاپولیشن فیگر بدل گیا ہے ۔ اس کے مطابق وہ adjustment ہو گئی ۔ دوسری بات یہ تھی انہوں نے یہ کہا کہ اسی سال 1984-85ء میں سائز کم ہے پچھلے سال زیادہ تھا یہ کچھ کوائف کا معاملہ معلوم ہوتا ہے صحیح اطلاع نہیں ہے

میاں منظور احمد وٹو—انڈسٹریل اسٹیٹ کے متعلق آپ کا کیا ارادہ ہے ؟

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیات—انڈسٹریل اسٹیٹ کے بارہ میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا اس وقت پوزیشن یہ ہے کہ انڈسٹریل اسٹیٹ کا پروگرام وضع کیا گیا ہے اس کی تکمیل کی جب تک کوئی شکل نظر نہیں آتی دو تین تو ابھی شروع بھی نہیں ہوئے اور پہلی کا جو خرچہ ہے وہ اتنا زیادہ ہے کہ جب تک ان کے لئے وسائل نہ ہوں نئی انڈسٹریل اسٹیٹ شروع کرنا ٹھیک نہیں ۔

میاں منظور احمد وٹو—جناب والا

چیئرمین منصوبہ بندی وترقیاتی بورڈ—میری ایک عرض سن لیں ۔ میں عام بحث میں لے آئیں ۔ میں صرف یہ گزارش کر رہا ہوں کہ سیالکوٹ ۔ اس کے ڈسکہ فتح جنگ فیصل آباد کی انڈسٹریل اسٹیٹ جو ہیں ان کی تکمیل کے چند بعد

مراحل باقی ہیں - اس سیکٹر میں اتنی اس وقت گنجائش نہیں ہے کہ نئی انڈسٹریل اسٹیٹ شروع کر دی جائے - میرا خیال نہیں رہا کہ اس کی تفصیل میں جانا چاہیں گے - اگر آپ ترقیاتی پروگرام دیکھیں چھ سات لوہ بھی ہیں - جن پر کام ہو رہا ہے - ساہیوال اور گوجرانوالہ ہے - اس طرح ایک دو اور بھی ہیں - جب تک یہ کام کسی شکل نہیں پہنچتے نئی انڈسٹریل اسٹیٹ شروع کرنا ٹھیک نہیں جو نقطہ پہلے بھی اٹھایا گیا ہے کہ یہ کس قسم کا ترقیاتی پروگرام ہے جہاں کوئی نئی سکیم نہیں میں اس موضوع پر بھی آؤں گا - یہ بات بالکل مشتبہ ہے - میں گزارش کر رہا تھا جو پچھلے سال وسائل تھے وہ 379 تھے - جو اس سال ہیں وہ 392 ہیں - پچھلے سال جو گراس پروگرام تھا - وہ 432 کا تھا - اس دفعہ 430 ہے - یہ تھوڑا سا اوپر ہے - یہ آپ کے لیے تشویش تھی جس کے لیے مسئلہ پیدا ہوا - باقی رہا کہ وفاقی حکومت روپیہ منتقل کرتی ہے اسطرح ہی کی جتنی بھی فنانسنگ ہوتی ہے وہ ایک total country پول سے ہوتی ہے - جس میں سے ہر ایک کا حصہ ہے - وہ ایک agreed فارمولا کے تحت دیا جاتا ہے - اس میں وفاقی حکومت کے مہیا کرنا یا صوبے کے مہیا کرنے کی بات نہیں جب ہم deficit میں نہیں تھے تب بھی یہ صوبہ ایک سو چھتیس کروڑ روپیہ دیتا تھا بعض دفعہ surplus اس وقت تھا وہ وسائل اسی طرح تقسیم ہوتے تھے - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ جو انتظام ہے distribution arrangement یہ ایک agreed arrangement تمام صوبوں میں اور وفاقی حکومت میں کسی قسم کی زد میں آنے والی بات نہیں اور صوبائی حکومت پر کوئی حرف نہیں آتا - زرعی ٹیکس کے متعلق میں چھوٹی سی گزارش کرنا چاہتا تھا ہم یہ ٹیکس نہیں لگا سکتے - یہ فیڈرل ایریا ہے آپ نے جو نظام تعلیم اور صحت کے بارہ میں فرمایا ہے وہ بڑی درست بات ہے کہ ہمیں usage charges لگانے چاہئیں - تا کہ ہم اس سے زیادہ سے زیادہ رقوم حاصل کر سکیں - اور ان کی بہتر نگہداشت کر سکیں - آپ نے ایک نقطہ یہ بھی اٹھایا - development اور non-development کا کسی حد تک توضیح ہے - جو زیادہ تر حصہ non-development پیسہ کا ہے وہ ترقیاتی بجٹ کی مدد کے لیے ہوتا ہے - تعلیم کو دیکھ لیجیے سارے سارا خرچہ non development کہتے ہیں - اس میں استاد شامل ہیں کہ ان کی تنخواہیں شامل ہیں - صحت میں دوائیں شامل ہیں - ان کو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ non-development ہے - مطلب یہ کہ یہ ایک

nomenclature ہے accounting procedure ہے - لیکن سارا کا سارا ڈویلپمنٹ بجٹ جو ہے اس کا میجر حصہ جو ہے وہ تمام کا تمام ترقیاتی سکیموں پر خرچ ہوتا ہے - اور اس کا باقی حصہ debt servicing سے اوپر بچتا ہے - اور debt servicing وہ ہے جو ہم ترقیاتی پروگرام کے لئے قرضہ جات لیتے ہیں یہ اس کی ادائیگی کے سلسلے میں ہے - آپ نے جو اس میں distinction فرمائی ہے وہ اتنی valid نہیں دونوں ایک ہی کام میں زیادہ تر استعمال ہوتی ہیں -

ایک معزز رکن — کیا یہ رقوم کم نہیں ہوتیں ؟

چیئرمین منصوبہ بندی — جی نہیں ہوتیں - اسی لئے تو میں اعداد و شمار دے رہا ہوں - یہ جو اعداد و شمار میں نے دیئے ہیں ان کو اکٹھا کرنے میں تھوڑی سی دقت ہوئی - پچھلے یا اگلے سال کی جو رقم ہوتی ہے اس کو ایک particular bench mark سے مقابلہ کیا جاتا تھے - جب آپ بجٹ اسٹیمنٹ لیں تو آپ ان کو بجٹ اسٹیمیٹ سے مقابلہ کریں جب آپ نظرثانی شدہ اسٹیمیٹ لیں تو ان کا اگلے سال کے نظرثانی شدہ تخمینہ سے مقابلہ کریں - اگر utilization لیں تو اس کا اگلے سال کی utilization سے مقابلہ کریں - یہ exercise آپ دوبارہ کریں اگر آپ کو کوئی شک و شبہ ہو جائے تو میں حاضر ہوں - کم آمدنی کے رہائش پلاٹوں کی بات ہو رہی تھی کہ وہ کم دیئے گئے ہیں - میں نے پہلے بھی عرض کیا کہ محکمے کا سارا پروگرام جو ہے اس کی پلاننگ ترقیاتی پروگرام سے باہر ہوتی ہے یہ self financing پروگرام ہے اور جتنی ڈیمانڈ ہے اس کے مطابق ہوتی ہے - اگر ڈیمانڈ بڑھ جائے تو ہم income کو زیادہ بڑھا لیں گے - تو اس طرح پروگرام بھی بڑھ جاتا ہے اس میں کوئی ایسی بات نہیں اور سیالکوٹ کی کوئی ایسی سکیم 1973ء میں میری نظر سے نہیں گزری - لیکن ایک آدھ سکیم جو بنائی گئی ہے اس میں زمین کا کوئی جھگڑا تھا - پہلے چونکہ کم پیسے دیئے جاتے تھے اور بہت سے لوگ زمین دینے کے لئے راضی نہیں ہوتے تھے اسلئے بہت سے جھگڑے ہوتے تھے - میرے خیال میں اب یہ مسئلہ طے کیا جا چکا ہے - اس کا کچھ معاوضہ بھی بڑھا دیا گیا ہے - کچھ ریٹ بھی بڑھا دیا گیا ہے - لیکن 1973ء کا معاملہ میرے علم میں نہیں تھا - تو جیسے میں نے عرض کیا کہ نئی سکیمیں میں نے دیکھی ہیں ترقیاتی پروگرام کی بجٹ بک اردو 1982-83ء کی لکھی ہوئی ہیں

ہوسکتا ہے اس سے پہلے بھی کچھ مسائل ہوں لیکن شروع اس لیے ہوئے اس لیے کہ زمین کا جھگڑا رہا۔

ایک معزز رکن: سر propose کے [illegible]

جناب چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ: جی proposed جناب چیئرمین منصوبہ بندی مجوزہ تھی کہ ضلع اٹک میں کیوں زیادہ سکیمیں دی گئی ہیں اس کے متعلق تو فاضل ممبر نے بھی بیان کر دیا تو اس پر میں کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ ایک اہم مسئلہ آپ نے اٹھایا بڑے بڑے شہروں کے وسائل کے سلسلے میں اور خاص طور پر سیالکوٹ کے لئے۔ یہ پہلے بھی کئی دفعہ فرما چکے ہیں اس کا مجھے علم ہے اس میں عرض صرف یہ ہے کہ اس وقت ہمارے سامنے لائحہ عمل جو ہے وہ یہ ہے کہ یا تو اس وقت جو بڑے بڑے پروجیکٹس ہیں ان کو چھوڑ دیں کیونکہ وسائل تو وہی ہیں اگر وسائل بڑھ سکتے تو درست ہے۔ اگر وسائل نہیں بڑھ سکتے تو میں آپ کا مشورہ چاہوں گا کہ انہی وسائل کے اندر رہتے ہوئے کیا کیا جائے آیا جو پروگرام پہلے شروع ہیں ان شہروں میں یعنی لاہور فیصل آباد یا ملتان میں ان کو مکمل کیا جائے یا چھوڑ دیا جائے۔ تو یہ مسئلہ عجیب دقت پیدا کرتا ہے لیکن ہم پوری کوشش کر رہے ہیں جتنی ہو سکتی ہے کہ کسی طرح preference [illegible] development پروگرام میں medium cities میں جیسے سیالکوٹ گوجرانوالہ شہر ہیں ان کے لئے بھی کچھ دیکھا جائے کہ شاید کوئی علیحدہ قسم کی possibility پیدا ہو۔ لیکن اس وقت جو مسائل ہیں ان میں [illegible] پوزیشن ہے میں ان کو نہیں سمجھ رہا ہوں کہ لوکل کونسل لوگ فنڈ جو ہے وہ ڈویلپمنٹ پروگرام سے نہیں جاتا۔ جناب منسٹر صاحب تشریف فرما ہیں آپ ان کی خدمت میں رجوع کیجئے۔ اس کے علاوہ [illegible] ہیں جن کو فنڈز دیئے جاتے ہیں۔ دیکھا یہ جاتا ہے کہ کیا available ہے کیا آپ نے return کیا ہے۔ تو یہ ہمارے ترقیاتی پروگرام میں [illegible] میں ضلع کونسل گوجرانوالہ نے فرمایا تھا کہ جو سکیمیں ہیں ایک اہم لیول کے لئے ہیں ان کی تکمیل کے لئے تھوڑی تھوڑی رقوم درکار ہیں۔ اگر ان کو یہ رقوم مل جائیں تو وہ مکمل ہو جائیں گی۔ جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ اس کا باقاعدہ کوٹہ ہوتا ہے جو صوبائی سطح پر تمام اضلاع میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کوٹے کے اندر ہماری کوشش ہو گی کہ جتنے زیادہ سے زیادہ [illegible] وہ سکیموں کے مکمل کرنے [illegible] ہو سکتی ہیں [illegible] چل رہی ہیں ان کو priority دی جائے [illegible] وہ مکمل [illegible] ان کو جلد از جلد مکمل کیا جائے۔ لیکن جہاں تک فنڈز بڑھانے کا تعلق

ہے وہ صوبائی سطح پر ایک weightages کی basis پر ہے - یہ بڑا comprehensive فارمولا ہے جس پر سب متفق ہیں - اس کو دوبارہ کھولا نہیں جا سکتا اور ہر ایک ضلع کو اس سے ہٹ کر فنڈز نہیں دئیے جا سکتے - یہ تاثر درست نہیں ہے کہ جھنگ گرانٹ سکیم بند کر دی گئی ہے - میرے خیال میں اس میں کوئی غلط فہمی کی بات ہے - ایگریکلچر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے بارے میں یہ ہے کہ یہ درست ہے کہ پنڈی بھٹیاں میں یہ پروجیکٹ بہت دیر تک up and down رہا - اس میں اب گورنر انسپکشن ٹیم نے دیکھا - انہوں نے کوئی نکات اٹھائے ہیں کہ یہ site درست نہیں ہے - محکمہ زراعت سے دوبارہ دیکھ رہا ہے - بہر حال آپ تسلی رکھیں کہ اس جگہ کوئی انسٹی ٹیوٹ یا کوئی سب سنٹر ضرور بنایا جائے گا - مجھے کم از کم یہی بتایا گیا ہے - ایک رکن نے فرمایا کہ ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ گوجرانوالہ کی revised سکیم میں زمین کی رقم کے لئے anticipatory approval دے دی جائے - anticipatory approval جو ہے وہ چیئرمین capa جناب فنانس منسٹر صاحب دیتے ہیں - ہمارے اختیار سے وہ باہر ہے اور وہ اس وقت دی جاتی ہے جب سنٹرل ڈویلپمنٹ ورکنگ پارٹی اس کو منظور کرے - اس وقت وہ سنٹرل ڈویلپمنٹ ورکنگ پارٹی کے پاس ہے جو نہی اس کی منظوری ہوگی approval anticipatory کے لئے ہم درخواست دے دینگے - بیگم عابدہ حسین صاحبہ نے بہت سے نکات اٹھائے ہیں لیکن وہ موجود نہیں ہیں میں مختصر ان کے پوائنٹ cover کرتا جاؤں - ایک تو انہوں نے پوچھا تھا کہ کیا بات ہے کہ آپنے 1984-85ء کا سائز کیوں نہیں بتایا - یہ آپ کچھ کریز کر رہے ہیں چونکہ اس موضوع پر بات ہو رہی تھی اس لئے میں نے سائز mention نہیں کیا تھا - جیسے میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ سائز 1984-85ء میں gross and net اور res ources av il blity دونوں 1983-84ء سے زیادہ ہیں ضلع جھنگ کے ایف ایم آر کے پروگرام کا فیصل آباد سے انہوں نے کوئی موازنہ کیا تھا اور کہا تھا کہ یہ weightage کس طرح ہیں تو جو خاص لوبار کیٹ روڈز پروگرام ہے اس کی woeightacgs دوسری پسماندگی کے weightages کیونکہ یہاں اصل جو وجہ تھی اس پروگرام کی وہ یہ تھی کہ منڈیوں کے لئے کھیتوں تک سڑکیں بنائی جائیں - اور اس کا جو for rural economy ہے اس میں geographical area, crop cultivated area population, existing roads بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن میں ہر ایک کو وزن دیا گیا ہے - اس کے بعد یہ تمام فارمولا evolve کیا گیا ہے

in any case ایک main reason یہ بھی تھا کہ جھنگ میں جو ان کا notified programme تھا وہ 163 میل کا تھا اور فیصل آباد کا programme 103 میل کا تھا اور اور ان کے 163 میں سے 87 میل مکمل ہو چکے ہیں جو کہ ایک بہت اچھی شرح ہے ۔ اور بہت سے ضلعوں سے بہتر ہے ۔ اس کے بعد انہوں نے فرمایا کہ لائیو سٹاک بورڈ کو آپ کیوں چلا رہے ہیں ۔ اس کی performance nil ہے ۔ تو اس میں عرض کرنے کی بات یہ تھی کہ لائیو سٹاک بورڈ کی صرف ایک سکیم ہے اور وہ ہے لائیو سٹاک ڈویلپمنٹ پروجیکٹ شیخوپورہ ۔ باقی اس کی تمام سکیمیں ختم کردی گئی ہیں جس میں ملک پلانٹ کی expansion ہے اور شیخوپورہ کے ضلع میں جو تمام ویلیج لائیو سٹاک ایسوسی ایشن بنائی جا رہی ہیں اور اس کے تحت ان کو support دی جا رہی ہے اور جونہی یہ مکمل ہو جائے گا یہ گورنمنٹ اس کو نہیں چلائے گی اور ویلیج لائیو سٹاک ایسوسی ایشن کی جو فیڈریشن ہے وہ اس پلانٹ کو چلائے گی ۔ اگر پھر بھی نہیں چلتا تو پھر یہ disinvest بھی کیا جا سکتا ہے ۔ تو ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ لائیو سٹاک بورڈ کی expansion کی جا رہی ہے ۔ بجلی کے بارے میں جو طریقہ کار ہے اس پر انہوں نے ایک نکتہ اٹھایا تھا ۔ میں نے جناب وزیر آبپاشی کو بڑی قوت سے اس بارے میں کہا ہے اور اس وقت پوزیشن یہ ہے کہ جو طریقہ کار تھا اس میں کوئی تبدیلی نہیں لائی گئی ۔ اس پر ایک مفصل بیان عام بحث کے وقت وہ دینگے یہ بھی نکتہ اٹھایا گیا تھا کہ اریگیشن اینڈ پاور اب ایک نیا محکمہ بن گیا ہے ۔ اریگیشن اینڈ پاور کے سب کاغذوں کو مختلف تین چار دفتروں کا چکر کاٹنا پڑتا ہے ۔ یہ تاثر درست نہیں ہے کیونکہ اب تمام کام جو بجلی کے بارے میں ہے وہ محکمہ بجلی اور انہار کو دے دیا گیا ہے اور پی اینڈ ڈی کے ساتھ day to day basis پر کوئی واسطہ نہیں ہے ۔ گڑھ مہاراجہ کو کالج دینے کے بارے میں ہم نے جو اس وقت اپنے کاغذات کو دیکھا ہے تو ظاہر ہوا ہے کہ کوئی ایسا حکم جناب گورنر کی طرف سے نہیں ہے اگر کوئی ایسا حکم ہوتا تو یقیناً اس کی تعمیل ہوتی ۔ یہ جو تاندلیانوالہ کالج کے بارے میں خبر ہے یہ درست نہیں لگتی کیونکہ تمام انٹر کالجز کے بارے میں ایک جامع پالیسی وضع کرنے کے لئے ہم نے اپنی تجاویز پیش کی ہیں ۔

محکمہ تعلیم کے اور جناب گورنر کے ساتھ مل کر اس پر غور خوض ہو رہا ہے ۔ چیئرمین ضلع کونسل سرگودھا نے فرمایا کہ ہر ایک یونین کونسل میں شفا خانے مہیا کئے جائیں ۔ انہوں نے کہا کہ ضلع کونسل کے پاس وسائل نہیں ہیں تو گذارش یہ ہے کہ اگر آپ دیکھیں کہ حکومت کے جو تمام وسائل ہیں ان کی تمام مختلف شعبہ جات میں کیا commitment ہے ۔ تو آپ یہ محسوس کریں گے یہ امر حکومت کے لئے انتہائی ہی زیادہ دقت طلب ہے ۔ یہ ایک بنیادی ذمہ داری ہے جو کہ لوکل کونسلوں کو قبول کرنی چاہیئے ۔ یہ بھی کہا گیا کہ سمال ویلیج سکیم ختم کر دی گئی ہے یہ درست نہیں ہے اس کے بارے میں بھی واضح فیصلہ ہو گیا ہے ۔ چونکہ ابھی وہ مکمل نہیں ہوئی اس لئے میں اس سلسلے میں گذارش نہیں کرنی چاہتا لیکن یہ غلط ہے کہ سکیم ختم کر دی گئی ہے ۔ ورلڈ فوڈ پروگرام کے تحت جو سڑکیں ادھوری پڑی ہیں ان کے بارے میں محکمہ دیہی ترقی کو ہم نے درخواست کی ہے کہ وہ اس کی ٹوٹل فنڈنگ چلان بتا دیں کہ کتنی سڑکیں ہیں اور کتنے پیسے چاہیں اور اس کی کیا کیا phasing ہوئی ہے تاکہ اس کے مطابق فنڈز مہیا کرنے کی کوشش کی جائے یا وہ اس کی تشکیل کر رہے ہیں ۔ یہ بار بار نکتہ اٹھایا گیا ہے یہاں پر بعد میں بھی کہ جو نئی سکیمیں ہیں واٹر سپلائی کے اور بیسک ہیلتھ یونٹ کے بارے میں کہ نئی سکیمیں نہیں چلائی گئیں اور یہ کس قسم کا ترقیاتی پروگرام ہے ۔ یہ تو سب کچھ بند ہو گیا ہے ۔ مطلب یہ ہے کہ کچھ چل نہیں رہا ۔ کوئی نئی سکیمیں نہیں ہیں اور تمام جو ڈویلپمنٹ پر پراسیس ہے یہ stand still ہے ۔ میرے خیال میں یہ situation کچھ تھوڑی سی مختلف ہے ۔ اس کو میں تھوڑا سا explain کرنا چاہونگا ۔ کہ جہاں تک ترقیاتی کوششوں کا تعلق ہے وہ اسی طرح بھرپور طریقے سے کی جا رہی ہیں ان کی intensity میں یا ان کے focus میں یا ان کی concentration میں کوئی فرق نہیں آیا ۔ آپ جو چیز فرماتے ہیں اس میں صرف اتنا فرق ہے کہ بجائے اس کے کہ یہ نئی سکیمیں شروع کی جائیں بلکہ جو سکیمیں چل رہی ہیں ان کے لئے بھی پیسے پورے نہیں ہیں ۔ تو اس سے صرف تاخیر ہو سکتی ہے ۔ صرف کام خراب ہو سکتا ہے ۔ بلڈنگیں گر سکتی ہیں اور ہر طرح کی malpractice ہو سکتی ہے ۔ اس کے علاوہ اور کچھ حاصل نہیں ہو سکتا ۔

قابل غور بات یہ ہے کہ آپ اس سال جتنی سکیمیں مکمل کر لیں گے تو اس حد تک آپ کو اگلے سال کے لئے زیادہ نئی سکیموں کی گنجائش مل جائے گی ۔ یعنی یہ نہیں ہے کہ آپ کی سکیمیں کم ہو رہی ہیں اگر اس سال وہ ساری مکمل ہو جائیں تو اگلے سال بجائے اس کے دس سکیمیں ہوتی تھیں تو 20 نئی سکیمیں لی جائینگی لیکن اس طریقہ کار سے جو وسائل بچتے ان کی ایک ۔

چوہدری انور علی چیمہ (چیئرمین ضلع کونسل سرگودھا) ۔ جناب والا میں یہ گذارش کروں گا کہ 1983-84ء میں فنڈز تھے ۔ آپ نے اس کے مطابق allocation کی تھی ۔ اب 1984-85ء میں آپ نے مزید ایلوکیشن کرنی تھی تو پچھلے فنڈز کے ہوتے ہوئے اس کے مطابق allocation کی ۔ ہوتے اگر آپ کے پاس پچھلے فنڈز ہی نہ تھے تو آپ نے 1983-84ء کی allocation کیوں کی تھی ؟

چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ ۔ میں آپ کا سوال نہیں سمجھ سکا ۔

چوہدری انور علی چیمہ ۔ جناب والا ۔ 1983-84ء میں آپ نے جو سکیمیں واٹر سپلائی اور بنیادی ہیلتھ یونٹ basic health unit یا رورل ہیلتھ سنٹر کی بنائیں وہ آپ کے فنڈز کے مطابق رکھی گئی تھیں ۔ جو فنڈز آپ کو ملے اس کے مطابق آپ نے ہمیں سکیمیں دیں اور ان کی منظوری آپ نے دے دی ۔ اب وہ فنڈز تو آپ کے پاس موجود ہیں 1984-85ء میں آپ نے Nil کر دیا ۔

جناب چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ ۔ یہ بات نہیں ہے ۔ بات یہ ہے جو کہ سکیمیں 1983-84ء میں رکھی گئیں وہ ساری کی ساری ایک سال میں مکمل ہونے کے لئے نہیں تھیں ان کی جو costs ہیں ۔ وہ کئی دو دو کئی تین تین اور کئی چار چار سال میں پھیلی ہوئی ہوتی ہیں ۔ ان کا جتنا پہلا حصہ ایک سال کا بنتا تھا ۔ وہ 1983-84ء میں دیا گیا باقی کے جو حصہ جات ہیں وہ جتنی جلدی دئیے جا سکیں گے وہ سال 1984-85ء دئیے جائیں گے ۔ یہ نہیں ہوا کہ 1983-84ء میں کوئی سکیم شروع کر کے اور اس پر خرچ کر کے اس کو بند کر دیا جائے ۔

چوہدری انور علی چیمہ ۔ 1982-83ء میں جو اس طرح ہوا ہے ۔ اور 1983-84ء میں بھی اسی طرح ہوا ہے ۔ کہ آپ وہ سکیمیں چلاتے آئے

اور ان کو مکمل کرتے آئے اور اس کے بعد نئی سکیمیں چلاتے آئے اور نئی سکیمیں دیتے آئے تو اس دفعہ جبکہ ہمیں ضرورت ہے اور جیسا کہ جناب چیئرمین اوکاڑہ نے فرمایا ہے کہ یہ سال الیکشن کا سال آ رہا ہے اور ہمیں بھی لوگوں کو دکھانے کی ضرورت ہے پروجیکٹ کرنے کی ضرورت ہے تو آپ نے فوراً وہ بند کر دی ہیں -

جناب قائم مقام چیئرمین - نہیں چیمہ صاحب آپ اس بات کی وضاحت کریں کہ کیا ایسی سکیمیں گذشتہ سال جن کے لئے کوئی رقوم مختص کی گئی اور وہ شروع بھی کر دی گئیں ہیں ان کے لئے امسال کوئی رقم مختص نہیں کی گئی - کیا ایسی کسی سکیم کے بارے میں آپ بتا سکتے ہیں یا پھر آپ ایسی سکیم کے بارے میں فرما رہے ہیں جن سکیموں کے بارے میں ایلوکیشن ہوئی لیکن ان پر عملدرآمد نہیں ہوا اور وہ رقم واپس لے لی گئی ہے یا پھر ان سکیموں کے لئے اس سال کے بجٹ میں رقم نہیں رکھی گئی اس کی آپ وضاحت کریں -

چوہدری انور علی چیمہ - جناب والا ان کے لئے تو پہلے ہی رقم مختص کی گئی ہے -

جناب چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ - یہ تاثر درست نہیں ہے ایسی کوئی سکیمیں نہیں ہوتی ہیں جن کے لئے ایلوکیشن رکھی جائے اور ان پر پیسے خرچ نہ کئے جائیں اگر وہ unapproved schemes ہیں تو وہ پھر unapproved schemes ہی رہتی ہیں - لیکن جس سبجیکٹ میں واٹر سپلائی میں یہ ذکر کر رہے ہیں

چوہدری انور علی چیمہ - جناب والا - 85-1984ء واٹر سپلائی سکیم یا basic health unit نہیں رکھی گئی -

جناب چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ - آپ کسی سکیم کا نام لیں کہ یہ سکیم نہیں رکھی گئی ہے -

چوہدری انور علی چیمہ - میں عرض کر رہا ہوں 85-1984ء میں کوئی Basic health unit throughout punjab میں نہیں رکھا گیا -

جناب چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ میں تو کہہ رہا ہوں کہ یہ درست ہے کہ کوئی نئی سکیم نہیں رکھی گئی ہے تو یہ بات تو میں نے شروع سے ہی کہی ہے -

چوہدری انور علی چیمہ - تو میں یہ کہتا ہوں کہ جبکہ پچھلے سالوں میں رکھتے تھے تو اب اس سال کیوں نہیں رکھے -

جناب چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ - اس کی وجہ یہ ہے کہ پچھلے طریقہ کار میں بہت سی غلطیاں تھیں ہمیں ان بہت سی غلطیوں کا خمیازہ بھگتنا پڑ رہا ہے بہت سے basic health unit ایسے ہیں جو کہ مکمل نہیں ہو رہے اور کھنڈر بن گئے ہیں الیکشن کے مسئلہ میں کوئی comment نہیں کرنا چاہتا -

چوہدری انور علی چیمہ - یہ الیکشن کی بات نہیں ہے - بات یہ ہے کہ آپ نے 1981-82ء میں سکیمیں دیں اور

جناب قائم مقام چیئرمین - دیکھیے چیمہ صاحب آپ تشریف رکھیے میری عرض سنیئے - اس کو آپ بعد میں لے آئیے گا اگر کوئی نکتہ رہ گیا ہے اور اب اس پر صحیح بحث نہیں ہو سکی تو عام بحث کے دوران آپ پھر اس کی وضاحت کریں -

چوہدری انور علی چیمہ - جناب والا - ہم نے تو وضاحت کر دی ہے اس طرف سے وضاحت نہیں ہو رہی ہے -

جناب قائم قام چیئرمین - ان کی وضاحت آپ سنیئے گا وہ وضاحت تو فرما رہے ہیں -

جناب چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ - میرے خیال میں میں نے اپنی پوری کوشش کی ہے کہ اس کی پوری طرح سے وضاحت کر سکوں یہ ایک deliberate policy ہے جو کہ ہم نے جناب گورنر سے approval کرائی ہے اور ان کی approve کے بعد ہی اس کو implement کیا جا رہا ہے maximum on-going schemes جو ہیں ان کو پہلے مکمل کیا جائے گا - یہ حکومت پاکستان کی پالیسی ہے دوسری جو بات ہے اس کی وضاحت کرنا چاہوں گا یہ آپ نے اچھا نکتہ اٹھایا ہے کہ سکیموں کی منظوری کا تعلق necessarily funding سے نہیں ہے یہ بات نہ صرف میں آپ کے سامنے کہوں گا بلکہ میں یہ بھی کہوں گا یہ چاہوں گا کہ آپ لوگوں کو یہ بات بتائیں کہ سکیموں کی منظوری کا ایک constant process ہے جس سے کہ ہم بہت سی سکیمیں منظور کرتے ہیں - یہ ضروری نہیں ہے کہ جو سکیمیں ہر سال منظور ہوتی ہیں ان کے لئے ہر سال فنڈز بھی ہوں - ان کی جو funding

ہے وہ اپنے اپنے وقت پر ہوتی ہے ۔ اب جیسا کہ ہم نے اس وقت ایک
پانچ سو کروڑ روپے کا پروگرام بنا کر رکھا ہوا ہے ۔ اس میں سے ایک
سکیم بھی ابھی تک fund نہیں ہو سکی ۔ وجہ یہ ہے کہ ہمارے پاس
سکیمیں موجود ہیں ۔ ہم ان پر غور و خوض کرتے رہتے ہیں جب
ہمارے پاس وسائل ہوں گے ہم ان کو ضرور شامل کریں گے ۔
لوگوں کو یہ بتانا چاہئے کہ سکیموں کی منظوری اس بات کی گارنٹی
نہیں ہے کہ سکیم آپ نے منظور کر لی تو اس کو ہر حالت میں
فنڈز ملیں ۔ وہ تو وسائل کی دستیابی پر منحصر ہے کہ کتنے ہیں یہ
ہر سال نہ صرف اس صوبے میں ہوتا ہے یہ سارے پاکستان میں ہوتا
ہے اس کے بعد آپ نے ایک نہایت اہم نکتہ اٹھایا ہے کہ technical
delegation of power financial کے لئے santinons ہونا چاہئے اس بارے
میں محکموں کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں ۔ اور وہ اس بارے
میں تجاویز پیش کر رہے ہیں ۔ کہ کتنے زیادہ اختیارات نچلی سطح
کے افسروں کو اس کام کے لئے دئیے جانے چاہئیں ۔ محکمہ صحت اور
تعلیم کے لئے آپ نے فرمایا ہے کہ فنڈز ریلیز نہیں ہوئے ہیں یہ
بات درست نہیں ہے ۔ یہ statement میرے پاس موجود ہے آپ بعد
میں کسی وقت دیکھ لیجئے گا ۔ سرگودھا کے بارے میں فگرز ڈائریکٹر
ہیلتھ سروسز سرگودھا کے پاس بھی ہیں ۔ ہوتا یہ ہے جیسا کہ میں
نے پہلے بھی گزارش کی کہ جو سکیمیں منظور ہو جائیں یا جو سکیمیں منظور شدہ ہیں
ان کو تو جولائی کے پہلے ہفتہ میں تمام فنڈز دے دئیے جاتے ہیں اور جو
سکیمیں بعد میں منظور ہوتی ہیں ۔ جونہی وہ منظور ہوتی ہیں اس
وقت ان کے فنڈز release کر دئیے جاتے ہیں ۔ ان سکیموں
کے فنڈز نہیں release ہوتے ہیں جو کہ منظور نہیں ہوتیں ۔

اس کے بعد rural electrification کے بارے میں تھا جناب وزیر
اس پر مکمل روشنی ڈالیں گے گو میں electrification بارے میں
زیادہ کچھ نہیں کہوں گا ۔ چیئرمین ٹوبہ ٹیک سنگھ نے بھی یہ فرمایا
دیہاتی سکیموں کا ایک مسئلہ تھا اس کے بعد share of electrification تھا
versus Jhang میرے خیال میں ان کی اطلاع درست نہ تھی کہ جھنگ
کے ضلع کی percentag electrification جو ہے وہ higher ہے اگرچہ
ان کی 37 فی صد ہیں اور جھنگ میں 32 فی صد ہیں یہ فگرز جون 1984ء
تک کی ہیں آپ اس کی تفصیل دیکھ لیجئے گا اور ماشاء اللہ دونوں
سطحیں جو ہیں ان کی اوسط صوبائی سطح کی اوسط سے بہتر ہے

چوہدری قادر بخش -(چیئرمین ضلع کونسل ٹوبہ ٹیک سنگھ) جناب والا۔ ہماری پاپولیشن زیادہ ہے 20 لاکھ ہے اور جھنگ کی کم ہے 11 لاکھ ہے جناب چیئرمین صاحب کو شاید یہ نہیں پتہ۔

جناب چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ -ٹوبہ ٹیک سنگھ میں لڑکیوں کے لئے ڈگری کالج، اس لئے منظور نہیں ہوا تھا کہ اس کی requirements کے لئے جو yardstick آتی ہے اس پر پورا نہیں اترتا تھا یہ نکتہ آپ کل تعلیم کی بحث کے دوران دوبارہ اٹھائیے اور اس پر مکمل بحث ہو سکے گی۔ لیکن اس وقت جو ہمارے پاس اعداد و شمار ہیں ان کے مطابق وہ کالج qualify نہیں کرتا تھا۔ ہوتا یہ ہے کہ اگر جناب گورنر کا حکم ہو تو ہم واپس ان کے پاس لے جاتے ہیں تا کہ ان حکم کے مطابق فیصلہ ہو۔ پلاننگ کی بات نہیں ہے اس کے لئے ایک enrolment ratio ہوتی ہے کہ اتنے students ہوں۔ اگر یہ اعداد و شمار غلط ہیں تو آپ محکمہ تعلیم سے رجوع کریں۔ یہ اس کے مطابق درست کر دئے جائیں گے۔ اس کے مطابق دیکھا جائے گا اگر upgradation کی شرح درست نہیں ہے۔ تو upgradation کا طریقہ کار یہ ہے کہ سب سے پہلے تو ایک سکول نے qualify کرنا ہوتا ہے۔ جیسے 6 سکول پرائمری ہوتے ہیں اس کے ایک مڈل سکول upgrade کرتے ہیں۔ لہذا اس کے لئے کچھ معیار تعین کئے گئے ہیں جس پر وہ پورے اترتے ہیں۔ یہ ہمارا سلسلہ طے کر کیا جاتا ہے تو پھر سارے صوبے میں دیکھا جاتا ہے کہ ہر ضلع میں کتنے qualified schools ہیں جن کو ہونا چاہئے جو کہ نہیں ہوتے ہیں ان کی کتنی shortage ہے پھر ایک weighted average پر اس کو تقسیم کیا جاتا ہے آپ جب چاہیں اس basis پر ہم آپ کی تسلی کرا سکتے ہیں جو کہ آپ کو اپنے حصہ کے مطابق حاصل ہوں گے جتنی بھی upgradation ہیں۔ میں وہ تمام ضرب تقسیم یہاں پر نہیں کرنا چاہتا ہوں پہلے بیگم صاحبہ نے فرمایا ہے۔ کہ بہت زیادہ اعداد و شمار سے وہ پریشان ہوتی ہیں لیکن یہ موجود ہیں اگر آپ ان کو دیکھ کر تسلی کر لیں۔ انٹر کالج کے بارے میں گزارش کروں گا کہ ایک پالیسی سمری گورنر صاحب کو چلی گئی ہے اس پر احکامات صادر فرمائیں گے اس کے بعد تجاویز پر عمل شروع ہو جائے گا۔

جناب والا - ممبر میونسپل کارپوریشن راولپنڈی نے دو تین پوائنٹ اٹھائے تھے وہ اسوقت تشریف نہیں رکھتے اگر جناب چیئرمین اجازت دیں تو میں ان کی وضاحت کردوں -

جناب قائم مقام چیئرمین—آپ وضاحت فرما دیں -

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیات— پہلے انہوں نے فرمایا کہ راولپنڈی میں ڈویلپمنٹ اتھارٹی بنانی چاہیے اس سے فنڈز ملتے ہیں - اگر خالی ڈویلپمنٹ اتھارٹی بنانے سے فنڈز مل سکیں تو ہم ہر شہر میں ڈویلپمنٹ اتھارٹی بنا دیں یہ تو سیدھی سادھی سی بات ہے - اس کے بعد انہوں نے 7 M G D کے متعلق فرمایا ہے کہ سات کروڑ روپے کی ایک سکیم جو راول ڈیم سے پانی لانے کیلئے بنائی جاتی ہے اس سے بارے میں ہم نے کوئی ایکشن نہیں لیا اس کے علاوہ خان پور ڈیم کی سکیم کے بارے میں بھی انہوں نے ذکر کیا - ہم نے اس پر کافی غور و خوض کیا ہے - پوزیشن یہ ہے کہ اسوقت یہ سکیم تقریباً سات کروڑ روپے کی ہے لیکن یہ سکیم بھی دس بارہ کروڑ روپے سے کم میں تیار نہیں ہو گی - اور جب یہ مکمل ہوگی تو پانی کی پھر shortage ہو جائے گی - کیونکہ 2000 تک پانی کی shortage 22.6 M G D ہے اور یہ پراجیکٹ 1990ء تک meet کر سکتا ہے - تو اب دیکھنا یہ ہے کہ آیا ہمارے پاس اتنے وسائل ہیں کہ ہم دو پراجیکٹ شروع کر سکیں - خان پور ڈیم fairy tale نہیں ہے - CDWP نے اس کو approve کر دیا ہے اور یہ اسوقت ECNEC کے پاس ہے اور ہم نے انہیں لکھا ہے کہ اس کو لے جایا جائے تاکہ اس کا فیصلہ کیا جائے - اس میں Irrigation کا پانی اور ہمارے پینے کا پانی بھی شامل ہے -

اس کے علاوہ انہوں نے ایک نالہ کی سکیم کے بارے میں بھی ذکر کیا ہے کہ سیکرٹری آب پاشی اور سیکرٹری پی-پی-ایس نے جناب گورنر کے حکم سے visit بھی کیا تھا - انہوں نے یہ رپورٹ دی تھی کہ یہ میونسپل فنکشن ہے وہ خود ہی اسے discharge کریں -

اس کے بعد کچھ نکات جناب وائس چیئرمین کی طرف سے اٹھائے گئے تھے - انہوں نے یہ فرمایا تھا زراعت سے زیادہ صنعت پر focus ہونا چاہئے اور ٹیکنالوجی مشینری پر subsidy زیادہ ہونی چاہیے - جناب والا یہ مسئلہ بہت بحث طلب ہے بات یہ ہے کہ جب میں نے محکمہ صنعت سے متعلق گزارشات کی تھیں - اس میں میں نے پہلا جملہ یہ کہا تھا کہ

کہ حکومت کا اس میں کردار انضباطی اور catalytic عمل انگیز کا ہے۔ حتی الوسعی direct investment اس میں شامل نہیں ہے۔ حالانکہ حکومت کے چند ادارے جیسے ۔ پی ۔ آئی ۔ ڈی ۔ بی ہے ۔ انہوں نے انڈسٹریز کے بہت بڑے بڑے پراجیکٹ بنائے ہیں ۔ کمالیہ نیوز پرنٹ پراجیکٹ 160 کروڑ روپے کا ہے ۔ جو کہ bagasse پر base کر کے شروع کیا جا رہا ہے ان چیزوں پر بحث ہو سکتی ہے کہ کس expert orientation کس economy کی possible ہے کس کس کی نہیں ہے ۔ لیکن اس وقت فوری طور پر میرے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ وقت کی کمی کی وجہ سے ان سب باتوں کا جواب دے سکوں ۔ بہرکیف اس بات کا نتیجہ یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی انڈسٹری لگانا چاہے تو حکومت اس کے لئے زیادہ سے زیادہ سہولتیں بہم پہنچا رہی ہے ۔ فیڈرل گورنمنٹ ہر دفعہ اپنے بجٹ میں ان تمام مراعات کو highlight کرتی ہے ۔ اسی سلسلے میں بہت سے procedure decentralize کئے گئے ہیں ۔ ان کو simplify کیا گیا ہے ۔ میرے خیال میں چھٹے پنجسالہ منصوبے میں 75 فیصد contribution انڈسٹریل سیکٹر میں دی گئی ہے ۔ پرائیویٹ سیکٹر میں دی گئی ہے ۔ سارا کا سارا focus یہ ہے کہ ان کو encourage کیا جائے تاکہ وہ آگے آئیں اور نئی صنعتیں لگائیں اس لئے ہماری priorities میں کوئی conflict نہیں ہے ۔ اس کے علاوہ فاضل ممبر نے ہاؤسنگ سکیموں کے بارے میں فرمایا ہے کہ یہ پلاٹ کم آمدنی والے لوگوں کو نہیں ملتے اور باہر کے لوگ یہ پلاٹ لے جاتے ہیں ۔ اس لئے اب جو منصوبے بنائے جائیں وہ تحصیل اور ڈسٹرکٹ لیول پر ہونے چاہئیں ۔ اس کے جواب میں ۔ میں یہ کہوں گا کہ بڑے لوگ ساڑھے تین مرلے والے یا پانچ مرلے والے پلاٹ نہیں لے جاتے ۔ اور پھر جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ جو پانچ ہزار پلاٹ بنائے گئے ان میں سے 75 فیصد پلاٹ اسی category کے تھے ۔ باقی جو پلاٹ تھے وہ دس مرلے کے تھے ۔ لہذا یہ ہو سکتا ہے کہ باہر سے لوگ یہ پلاٹ لے جاتے ہوں لیکن اس پر restriction لگانے سے بہت سی قباحتیں پیدا ہو جائیں گی ۔ کیونکہ یہ پلاٹ اگر پروگرام کے مطابق بکیں گے نہیں تو محکمہ پھر مزید کوئی سکیم نہیں بنائے گا ۔ محکمہ ان فنڈز کے ساتھ مزید نئی سکیمیں بناتا ہے ۔ یہ کام revolving funds سے ہوتا ہے ۔ یہ self generating اور self financing کی بنیاد پر ہوتا ہے ۔

قاضی عبدالقدوس ۔ (وائس چیئرمین ضلع کونسل راولپنڈی) ۔ جناب آپ اس پر restriction لگا دیں اور یہ پراپرٹی ڈیلر قسم کے جو لوگ ہوتے ہیں ۔

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیات - یہ جو ان کی mechanics ہیں اس پر تو میں کچھ عرض کرنا نہیں چاہتا - کیونکہ ہم کسی کو روک نہیں سکتے فرض کریں ان کو آپ restrict بھی کر دیں کسی تحصیل یا ضلع کی سطح پر تو وہاں بھی اس قسم کا جو طبقہ ہے وہ بھی یہ کام کر سکتا ہے - مطلب یہ ہے کہ اس قسم کی restriction سے کوئی فرق نہیں پڑے گا -

قاضی عبدالقدوس - جناب والا - میں آپ کو ایسی سکیموں کی نشاندہی کر کے دے سکتا ہوں کہ مقامی لوگوں کو پانچ فیصد سے زیادہ پلاٹ نہیں ملے

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ- یہ نکتہ ویسے سیکرٹری ہاؤسنگ نوٹ فرما لیں اس پر بہت ـــــ

جناب قائم مقام چیئرمین-یہ مسئلہ آپ بحث کے دوران اٹھائیں-سیکرٹری ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ ڈیپارٹمنٹ اس کے بارے میں وضاحت کریں گے-

چیئرمین منصوبہ بندی وترقیات-آخری اہم نکتہ جو انہوں نے اٹھایا وہ یہ تھا کہ consolidation یا rapid expension جو ہے اس میں consolidation یا rapid expansion میں سے ایک کرنی چاہیے-یونیسکو کی جو رپورٹ آپ نے فرمائی ہے وہ میں نے دیکھی ہے - ہونا تو یہ چاہیے کہ دونوں چیزیں ہمارے ملک میں ساتھ ساتھ چلیں - کیونکہ یہاں اتنا literacy rate کم ہے کہ اگر آپ نئے سکول نہیں کھولیں گے تو پھر literacy کی شرح اوپر نہیں جائے گی اسلئے consolidation کی بھی ساتھ ساتھ اتنی ہی اہمیت ہے اس کے بعد پرائمری تعلیم اور ثانوی تعلیم کی ترجیحات کے متعلق آپ نے جو نکتہ اٹھایا اس کے متعلق میری یہ گزارش ہے کہ ہم نے پچھلے پنجسالہ منصوبے میں پرائمری تعلیم پر بہت زیادہ توجہ دی ہے اسلئے ثانوی تعلیم کو وہ allocation نہیں دی جا سکی جو کہ دی جانی چاہیے تھی-لہذا جو physical infrastructure چاہیے تھا اس کے تحت پرائمری کے لوگوں کو absorb کرنے کیلئے وہ بہت کم ہے اور بہت سوچ سمجھ کر ہم نے پرائمری تعلیم سے زیادہ ثانوی تعلیم کیلئے وسائل رکھے-چیئرمین ضلع کونسل اٹک نے سکولوں کی مرمت کے متعلق فرمایا - اس کے متعلق میں یہ عرض کروں گا کہ اس کے متعلق پالیسی جناب گورنر نے منظور فرمائی ہے-

اس کے مطابق یہ ہے کہ پرائمری سکولوں کا بنانا اور مرمت کرنا لوکل آکمونٹی کا کام ہے دوسرے سکولوں کے متعلق میں یہ عرض کروں گا اس کیلئے کافی وسائل ہر سال مہیا کیے جاتے ہیں، سیکرٹری خزانہ بھی یہاں تشریف رکھتے ہیں، یہ وسائل اور زیادہ بھی مہیا کئے جاسکتے ہیں اور یہ جو آپ نے گرانٹ کا فرمایا اس کے متعلق بھی آپ سیکرٹری خزانہ سے کسی وقت پوچھ لیجئے گا 5 ہزار کی رقم ڈیولپمنٹ میں سے نہیں دی جا سکتی اس کے بعد ایک اور نکتہ جو اٹھایا گیا وہ یہ تھا سالانہ ترقیاتی پروگرام میں جو کچھ لکھا ہوتا ہے اخراجات اس سے مختلف ہوتے ہیں - میرا خیال تو ہے کہ ایسا ممکن نہیں ہے بلکہ جو سکیم ایک دفعہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں منظور ہو جائے وہ نہیں بدلی جاتی اگر سالانہ ترقیاتی پروگرام سے آپ کی مراد وہ سالانہ ترقیاتی پروگرام ہے جو tentative بنایا جاتا ہے تو اس میں کئی تبدیلیاں لائی جاتی ہیں -

جناب قائم مقام چیئرمین—خالد صاحب آپ ان نکات کی وضاحت فرمائیے جو منصوبہ بندی اور پالیسی کے امور سے متعلق ہوں ---

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیات — جناب والا بہت سے ایسے نکات اٹھائے گئے ہیں میں کوشش کررہا ہوں کہ سب کو cover کر لوں -

جناب قائم مقام چیئرمین - میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے تمام انفرادی اور چھوٹے چھوٹے نکات کی وضاحت کی ---

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیات—جناب والا - میں صرف ایک انفرادی نکتے کی وضاحت اور کرنا چاہوں گا -

آوازیں — میچنگ گرانٹ کے متعلق وضاحت کریں -

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیات—جناب والا - چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل بہاولپور کا ایک اہم پوائنٹ تھا کہ ویسے تو آپ کہتے ہیں کہ ایڈوانس پلاننگ ہونی چاہیے لیکن خود پانچ مہینے کے بعد چٹھیاں لکھ دیتے ہیں کہ یہ سب کچھ بدل دیا ہے اور اس وجہ سے ہمیں دقت ہوتی ہے - ان کی اطلاع کیلئے میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جو چٹھی 4-1986 کو لکھی گئی تھی کہ پانچ بجلی سے کم سڑکوں کو delete کردیں تو اس کا جواب انہوں نے چار مہینے کے بعد دیا تھا - میرے پاس تمام کاغذات موجود ہیں - اگر ملاحظہ فرمانا

چاہیں تو ملاحظہ کر سکتے ہیں ۔ اس کے علاوہ انہوں نے جو پروگرام بھیجا تھا وہ سارا غلط تھا ۔32 میل دیا گیا تھا جس کے against 90 میل کا پروگرام بھیجا گیا۔لہذا جہاں تک ان کا یہ کہنا کہ ہمارا پروگرام affect ہو رہا ہے صحیح نہیں ہے آٹھ on going اور ایک نئی سکیم ہے جس کے against اسوقت Funding موجود ہے اور اس میں کسی قسم کا کوئی خدشہ نہیں ہے کہ آپ کے پورے وسائل صرف نہ ہوں ۔

سید محمود اکبر شاہ رضوی ۔ (چیئرمین ضلع کونسل بہاولپور) جناب والا ۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ clarification میں یہ کہا گیا تھا یہ سڑکیں جو less than five miles ہیں یہ actual length of the road کے مطابق ہیں یا اس کے علاوہ ہیں ۔

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ۔ میں نے آپ کا پوائنٹ ابھی ختم نہیں کیا میں اسے continue کر رہا ہوں اگلی میری گزارش ہے کہ یہ کہنا کہ ہمیں آپ کی چٹھی تین مہینے کے بعد ملتی ہے I hope کہ فاضل ممبر اس کو نوٹ فرمائیں گے کہ چار مہینے کی تاخیر ہوئی ہے اور ہماری طرف سے ایک مہینہ ایڈوانس لکھا گیا اس کے بعد جو نکتہ اٹھا وہ یہ تھا کہ جو سڑکیں ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں تک ہیں ۔ ایک سڑک گیارہ میل کی ہے اس میں سے پانچ میل تصور کر لیں کہ یہ بھی ایک سڑک ہے اور باقی چھ میل ابھی ذکر نہ کریں تو یہ سڑک کو دیکھنے کا ایک نیا طریقہ کار ہے اس کے بارے میں یہ بھی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ ضلع کونسلیں جو پروگرام مرتب کرتی ہیں پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ والے اس میں کوئی ذرا بھر بھی تبدیلی نہیں کرتے پہلے ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ اس کو دوبارہ دیکھیں کیونکہ حکومت کے جو احکامات ہیں اور پالیسیاں ہیں یہ اس کے خلاف ہے اگر اس کے بعد بھی کوئی ایسا مسئلہ رہ گیا جو طے نہیں ہوا تو ہم جناب گورنر کو پیش کر دیتے ہیں محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ عوامی نمائندوں کے کئے ہوئے فیصلوں کو تبدیل نہیں کرتا یہ وضاحت میں بڑے اچھے طریقے سے کر رہا ہوں ۔

جناب محمد صدیق اکبر بخاری ۔ (نامزد رکن) ۔ جناب والا ۔ میں نے چولستان کے پانی کے مسئلے کے بارے میں عرض کیا تھا اگر چیئرمین صاحب اس کے بارے میں کوئی وضاحت فرمائیں تو میں ان کا مشکور ہونگا۔

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ - چولستان میں جہانتک پانی کا مسئلہ ہے یہ بہت دقت طلب ہے اس پر بہت ریسرچ ہو رہی ہے بہت تحقیق ہو رہی ہے - ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں کہ چولستان کیلئے کسی نہ کسی طریقے سے پینے کا پانی اور ایریگیشن پانی دونوں لائے جائیں میں اس وقت اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ آپ کو اس کا کوئی تسلی بخش جواب دے سکوں آپ نے اچھا کیا کہ اس سلسلے میں یاد کروا دیا انشاءاللہ ہم اس میں کامیاب ہونگے ہم بہت جلد چولستان کیلئے ایک اچھا پروگرام بنائیں گے -

جناب قائم مقام چیئرمین - (ملک اللہ یار خان) - اس پروگرام کے بارے میں میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ گورنر صاحب خود ذاتی طور پر دلچسپی لے رہے ہیں اور اس ضمن میں چند روز ہوئے انہوں نے ایک میٹنگ کی ایک اجلاس طلب کیا اس میں کافی وضاحت کی گئی اور اس پر آئندہ کیلئے منصوبہ بندی کے بارے میں تجاویز دی گئیں اور کافی غورو خوض کیا جا رہا ہے -

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ - ایک سوال اٹھایا گیا تھا کہ جو مختلف سکیمیں ہیں ان کی تقسیم کا کوئی معیار نہیں ہے ان کی تقسیم تمام صوبہ میں برابر ہونی چاہئے میرے خیال میں تمام فاضل ممبر صاحبان میری تائید کریں گے کہ یہ برابر تقسیم نہیں ہو سکتیں لیکن ہر ایک کا ایک معیار ہونا چاہئے اور وہ معیار ہر سکیم میں مقرر کیا ہے اور یہ جو بجلی ہے کھیت اور سڑکیں ہیں ان سب کو چھوڑ کر ڈیزل ٹیوب ویلوں کی سبسڈی میں بھی یہ معیار مقرر ہے کہ ایک ڈسٹرکٹ میں بارانی رقبہ کتنا ہے اور سیلابی کتنا ہے non-perennial کتنا ہے اس کے basic پر ویٹیج ورک آوٹ کیا جاتا ہے اور تمام ویٹیج میرے پاس موجود ہیں اور ان کی allocation بھی موجود ہے تاکہ ہم یہ تسلی کر سکیں کہ ایک معیار کے مطابق تمام چیزوں کا تعین کیا جاتا ہے -

سٹور تعمیر کرنے کے بارے میں یہ وضاحت کر دوں کہ مساجد اسکولز جو ہیں ان کی پالیسی وفاقی سطح پر بھی وضع ہوئی ہے یہ خالی صوبائی فیصلہ نہیں ہے یہ سٹور اسلئے بنائے گئے تھے کہ اگر ان میں بچے آ کر پڑھیں گے تو وہاں پڑھانے کیلئے ایکوپمنٹ کہیں نہ کہیں رکھنا پڑیں گے اور اس کا سائز بھی وفاقی حکومت نے تمام صوبائی حکومتوں کے ساتھ میٹنگ کر کے مقرر کیا ہے -

جناب قائم مقام چیئرمین - (ملک اللہ یار خان) - میرے خیال میں جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے کہ جو سٹور بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے اس میں یہ بات بھی ملحوظ خاطر رکھی گئی ہے کہ جو وہاں استاد ہیں ان کی رہائش کا بندوبست ہو -

چیئرمین منصوبہ بندی وترقیاتی بورڈ - تارکول کے بارے میں ایک اہم نکتہ اٹھایا گیا تھا اور اس کے بارے میں یہ کہا گیا تھا کہ جو خود مختار اور نیم خود مختار ادارے ہیں وہ تارکول خود خریدیں - ہماری دقت یہ ہے کہ جو ریفائنری سے تارکول ملتی ہے وہ بہت کم ہے ہم نے ان کو بہت لکھا ہے کہ ہمارا کوٹہ بڑھایا جائے اگر وہ کوٹہ نہیں بڑھا سکے تو یہ دقت ہمیں ہمیشہ رہے گی - بہر حال سیکرٹری لوکل گورنمنٹ صاحب اس سلسلے میں خود وضاحت فرما دیں گے -

چوہدری محمد نذیر احمد - (چیئرمین ،ضلع کونسل،فیصل آباد) - جناب والا - میں نے تار کول کے بارے میں یہ عرض کیا تھا کہ ہمیں یہ مشکل پیش آرہی ہے کہ جب ہم ٹینڈر کال کرتے ہیں تو اس میں ہم جو ٹھیکیدار کو ریٹ دیتے ہیں وہ 2650 روپے فی ٹن ہے کیونکہ ملک کی تارکول کا کنٹرول ریٹ کراچی میں 2850 روپے فی ٹن ہے تو اس میں ہمیں یہ مشکل پیش آرہی ہے کہ ہم ٹھیکیداروں کو اتنا ریٹ نہیں دے سکتے اور جو امپورٹڈ تارکول ہے وہ 4600 روپے فی ٹن ہے اور اس میں ہم difference pay کرتے ہیں تو اسمیں ہمیں اجازت ہونی چاہیے کہ وہ جو پروجیکٹ کو debit کر کے -

چیئرمین منصوبہ بندی وترقیاتی بورڈ - کسی چیز کو debit کر کے -

چوہدری محمد نذیر احمد - (چیئرمین ضلع کونسل فیصل آباد) جناب والا - پروجیکٹ کو debit کر کے -

چیئرمین منصوبہ بندی وترقیاتی بورڈ - نہیں - آپ کا debit کرنے سے کیا مطلب ہے -

چوہدری محمد نذیر احمد - (چیئرمین ،ضلع کونسل،فیصل آباد) - اس میں جو ہم difference pay کرتے ہیں اس میں ہمیں اجازت ہونی چاہیے کہ وہ پروجیکٹ کو debit کریں -

چیئرمین منصوبہ بندی وترقیاتی بورڈ - نہیں ایسی کوئی ہدایت نہیں ہے - وہ آپ کا اپنا جو ٹینڈر ہے اس کے مطابق دیں جو کہ اس کو cost پڑتی ہے اگر وہ لوکل تارکول سپلائی کرتا ہے تو وہ 2850 روپے لے گا اور

اگر امپرووڈ تارکول سپلائی کرتا ہے تو اس سے کچھ زیادہ - ویسے اس میں کوئی لمبا چوڑا فرق نہیں ہے -

چوہدری محمد نذیر - جناب فرق تو ہے -

چیئرمین منصوبہ بندی وترقیاتی بورڈ - نہیں - سیکریٹری لوکل گورنمنٹ اس کی وضاحت کریں کے کیونکہ میرے سامنے تو ایسی کوئی مثال نہیں ہے -

جناب قائم مقام چیئرمین - اس سلسلے میں آپ سیکریٹری لوکل گورنمنٹ سے رجوع کریں - وہ اس کی وضاحت کریں گے -

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ - جناب ایک بہت اہم مسئلہ اٹھایا گیا تھا کہ جو پرائیویٹ ٹیوب ویل ہیں ان کی الیکٹریفیکیشن کے لیے سبسڈی بڑھائی جائے - یہ بات درست ہے کہ ان چیزوں کی قیمتیں بہت اوپر چلی گئی ہیں - ہم لوگ سبسڈی نہیں دیتے یہ واپڈا والے دیتے ہیں لیکن وہ کہتے ہیں کہ ہمارے وسائل کی ایک حد ہے - اگر اپ سبسڈی بڑھائیں گے اس کا مطلب ہے کہ بہت کم لوگوں کو یہ سبسڈی ملے گی - یہ فیصلہ کرنا پڑے گا کہ آیا سبسڈی بڑھانا چاہتے ہیں یا یہ چاہتے ہیں کہ زیادہ لوگوں کو اس کا فائدہ ہو تو یہ مسئلہ کافی بحث طلب ہے -

سولنگ اور میٹنگ کے بارے میں بھی کچھ نکات اٹھائے گئے تھے سولنگ کے بارے میں میں صرف یہ وضاحت کرنا چاہوں گا کہ جو Brick ہیں وہ بند نہیں کی گئیں ان کا پروگرام باقاعدہ میٹلڈ روڈز metalled roads کے ساتھ ساتھ جاری ہے -

چوہدری محمد نذیر احمد - (چیئرمین ضلع کونسل فیصل آباد) سولنگ روڈ کے بارے میں جو چٹھی پہنچی ہے اس کی وضاحت فرما دیں -

جناب قائم مقام چیئرمین - (ملک اللہ یار خان) - ان کا ایک نئے سب مقرر کیا گیا ہے اس کی میں وضاحت کرونگا اور میچنگ گرانٹ کے بارے میں بھی میں عرض کرونگا میں خالد جاوید صاحب کا بے حد شکر گذار ہوں کہ انہیں بجائے اس کے کہ ان نکات کے بارے میں وضاحت کرنا چاہیئے تھی جو کہ منصوبہ بندی کے متعلق ہیں انہوں نے تمام جو انفرادی سوالات تھے یا نکات اٹھائے گئے تھے ان کے بھی جوابات دیئے تقریباً تمام کے تمام کے انہوں نے جواب دیئے ہیں -

اب ہم اجلاس کو برخواست کرتے ہیں کل صبح نو بجے اجلاس کی کارروائی شروع ہو گی -

(اجلاس کی کارروائی چار بجکر ستاون منٹ پر کل مورخہ 23 نومبر 1984ء تک کے لیے ملتوی کر دی گئی) -

سبجیکٹ کمیٹیوں کی سفارشات پر
عمل درآمد کی رپورٹس

صنعت وتجارت و معدنی ترقی سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات پر عمل درآمد کی رپورٹ

نمبر شمار	سبجکٹ کمیٹی کی سفارشات	مذکورہ سفارشات پر حتمی فیصلے	اس سلسلہ میں محکمہ کی طرف سے کی گئی کارروائی کی صورت حال مورخہ 13-09-1984 تک
1	مسٹر محمد اسلم بٹ نے فرمایا کہ گوجرانوالہ نے چھوٹی صنعتوں میں مرکز کی حیثیت سے ترقی کی ہے بطور خاص انجینئرنگ کی صنعتیں ۔ انہوں نے تجویز کیا کہ دلچسپی رکھنے والے سرمایہ کاروں کو اس علاقہ میں بڑی صنعتیں لگانے کے اجازت نامے جاری کئے جائیں ۔	حکومت نے صنعتی سرمایہ کاری کے فروغ کیلئے واضح پالیسی تشکیل دی ہے جسکے تحت 6 کروڑ روپے کی حد تک سرمایہ کاری جس میں تین کروڑ روپے مالیت کی درآمدی مشینری بھی شامل ہے کو اجازت نامے کے حصول سے متثنیٰ قرار دیا ہے بشر طیکہ وہ صنعت restricted list میں شامل نہ ہو تاہم صنعتی سرمایہ کاری کرنے والوں کو یہ آزادی ہے کہ وہ کسی بھی صنعت کے قیام کے سلسلے میں اجازت	تجویز پر مزید کار روائی کی ضرورت نہ ہے

1	2	3	4
		نامہ کے لیے درخواست دے سکتے ہیں جس پر متعلقہ قوانین/قواعد کی روشنی میں غور کیا جائیگا -	
1	مسٹر محمد اکبر اعوان نے فرمایا کہ کوئلہ کی کان کنی کے لائسنس 3 سال کیلئے تجدید کیے جاتے ہیں انہوں نے تجویز کیا کہ یہ 5 سال کیلئے دیے جائیں۔	کان کنی کے لائسنسوں کی تجدید کی مدت کی کوئی حد مقرر نہیں لائسنس کی تجدید ہر درخواست پر استحقاق کی بنیاد پر کی جاتی ہے -	تجویز پر مزید کارروائی کی ضرورت نہ ہے
3	مسٹر محمد اکبر اعوان نے بتایا کہ Mineral Co-ordination Board نے کان کنی کے علاقوں میں چند سڑکوں کی تعمیر کی سفارشات کی ہیں - انہوں نے تجویز کیا کہ حکومت ان سڑکوں کی تعمیر کرے	کان کنی کے علاقوں میں سڑکوں کی تعمیر خود کفالت بذریعہ خدمتی محصول کی بنیاد پر ہونی چاہیئے -	محکمہ قانون نے مشورہ دیا ہے کہ خدمتی محصول عائد کرنے کیلئے متعلقہ قوانین میں ترمیم ضروری ہے جس پر ضروری کارروائی کی جا رہی ہے - علاوہ ازیں مطلوبہ سڑکوں کی تعمیر کے سلسلے میں ایک ترقیاتی منصوبہ محکمہ منصوبہ بندی وترقیات کو بھجوا دیا گیا ہے - جس پر عملدرآمد کیلئے وفاقی حکومت مالی وسائل مہیا کرے گی -

1	2	3	4
4	مسٹر محمد اکبر اعوان نے تجویز پیش کی کہ کان کنی کیلئے درآمد کی جانے والی مشینری درآمدی ڈیوٹی سے مستثنانوا قرار دی جائے	دیگر درآمدی مشینری پر درآمدی ڈیوٹی کے مقابلہ میں کان کنی کیلئے درآمد کی جانے والی مشینری پر ڈیوٹی صرف 10 فی صد لی جاتی ہے جو پہلے ہی بہت کم ہے اگر یہی مشینری ڈیرہ غازی خاں ، راجن پور کے اضلاع اور ضلع خوشاب اور تحصیل میانوالی میں منظور شدہ صنعتی بستیوں میں لگائی جائے تو وہ درآمدی ڈیوٹی سے مستثنے ہو جاتی ہے لہذا اس ڈیوٹی میں مزید کمی کی کوئی گنجائش نہیں ۔	تجویز پر مزید کارروائی کی ضرورت نہ ہے
5	مس سکینہ چوہدری نے تجویز فرمایا کہ چھوٹے مشینی کرگہ کے شعبے (Small power Loom Sector) کو بحران سے بچانے کیلئے حکومت ضروری اقدام کرے اور دھاگے کی برآمد کی بجائے کپڑے کی برآمد کی حوصلہ افزائی کی جائے ۔	حکومت نے چھوٹے مشینی کرگہ کے شعبے میں پیدا ہونے والے بحران پر قابو پانے کیلئے مندرجہ ذیل اقدام کئے ہیں ۔ 1 ۔ خام روئی کی برآمد پر پابندی عائد کر دی گئی ہے ۔ 2 ۔ سوتی دھاگہ برآمد شدہ ساڑھے سات فیصد برآمدی رعایت واپس لے لی گئی ہے ۔	تجویز پر مزید کارروائی کی ضرورت نہ ہے

1	2	3	4
		3 - روئی کی درآمد پر سیلز ٹیکس پر سر چارج وقتی طور پر ختم کر دیا گیا ہے ۔ 4 - ایک انچ اور اس سے کم ریشے کی روئی کی درآمد کی اجازت دے دی گئی ہے - یہاں یہ بھی ذکر کر دیا جائے کہ ایک انچ سے زیادہ ریشے کی روئی کی درآمد کی پہلے ہی اجازت ہے - 5 - پہلے حاصل شدہ استحقاق کے علاوہ 25000 ٹن پولی الیسٹر اور مصنوعی ریشے دھاگے (Viscose) کی اجازت دے دی گئی ہے اس پر 10 فیصد سیلز ٹیکس ختم کر دیا گیا ہے نیز اس پر درآمدی ڈیوٹی 20 روپے فی کلو گرام سے گھٹا کر 5 روپے فی کلو گرام کر دی گئی ہے وفاقی حکومت نے یہ سہولت اس پولی الیسٹر اور مصنوعی دھاگے کیلئے بھی دی ہے - جو درآمد کے بعد تحویلی گوداموں میں پڑا ہے - 6 - سوتی دھاگے پر برآمد کنندگان کیلئے Refinancing کی سہولت ختم کر دی گئی ہے -	

1	2	3	4
6	مس سکینہ چوھدری نے تجویز فرمایا کہ عام تعلیم کی بجائے بچوں کو فنی تعلیم دلانے کے اقدام کئے جائیں تاکہ وہ بھی ملازمتیں حاصل کر سکیں -	محکمہ تعلیم نے بتایا ہے کہ Commercial, Technical Polytechnic and Vocational ادارے پہلے ھی طالب علموں کو فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم دے رہے ھیں - اسکے علاوہ یہ بہت سے مڈل اور پرائمری سکولوں میں مدرجہ ذیل فنی مضامین رائج کر دیئے گئے ھیں - 1 - زراعت 2 - صنعتی فن 3 - لکڑی کا کام 4 - دھات کا کام 5 - بجلی کا کام 6 - امور خانہ داری برائے خواتین یہ بھی کہا گیا ہے کہ تمام Comprehensive Schools میں لڑکوں کو ٹائپ کی تربیت بھی دی جا رہی ہے	تجویز پر مزید کارروائی کی ضرورت نہ ہے

1	2	3	4
7	مس سکینہ چوھدری نے تجویز فرمایا کہ صنعتکاروں کو چاھیئے کہ جہاں ممکن ہو مستورات کو ملازم رکھیں انہوں نے یہ بھی تجویز کیا کہ تمام ایوانہائے صنعت و تجارت کو ضروری ھدایات جاری کی جائیں ۔	تجویز سے اتفاق کیا گیا ۔	مرد یا عورت کو ملازم رکھنا آجر کا حق ہے تا ہم تمام ایوانہائے صنعت و تجارت کو تجویز بھجوا دی گئی ہے جنہوں نے اسے اپنے ممبران تک پہنچا دیا ہے ۔
8	مسٹر وزیر علی نے تجویز فرمایا کہ حال ہی میں جناب صدر پاکستان نے اسلام آباد میں لگائے جانے والے بجلی (Electronics) کے شعبے سے متعلق صنعتی منصوبوں کو چند مراعات کا اعلان کیا ہے انہوں نے تجویز کیا کہ یہ مراعات ایسے ہی صنعتی منصوبوں کو جو صنعتی بستی گوجرانوالہ میں لگائے جائیں بھی دی جائیں ۔	تجویز سے اتفاق کیا گیا ۔	تجویز وفاقی حکومت کو بھجوا دی گئی ہے ۔

اطلاعات ثقافت و سیاحت سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات پر عمل درآمد کی رپورٹ

نمبر شمار	سفارشات سبجیکٹ کمیٹی	محکمہ کی طرف سے حتمی فیصلے	اس سلسلے میں محکمہ کی طرف سے کی گئی کارروائی کی موجودہ صورت حال
1۔	سیاحت کے متعلقہ نئی ترقیاتی سکیموں کے بارے میں کمیٹی کو بتایا گیا کہ جاری شدہ ترقیاتی سکیموں کو مکمل کرنے کی فوقیت کے پیش نظر نئی سکیموں کے لئے سال 85-1984ء میں کوئی رقم مختص نہیں کی گئی۔ کمیٹی کے ارکان نے بجٹ کے بعد مزید فنڈز کے حصول کے لئے کوشش جاری رکھنے کی ہدایت کی۔	مزید رقم کے لئے محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات اور محکمہ مالیات سے دوران سال درخواست کی جائے گی۔	سال 84-1983ء میں سیاحت سے متعلقہ ترقیاتی سکیموں کے لئے 16 لاکھ روپے مختص کئے گئے تھے سال 85-1984ء میں ان سکیموں کے لئے 21.85 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ موجودہ مالی سال کے دوران اگر مزید رقم کی ضرورت ہوئی تو محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات اور محکمہ مالیات سے رجوع کیا جائے گا۔
2۔	کمیٹی نے ہدایت کی کہ پنجاب آرٹس کونسل کے بارے میں مکمل کوائف کمیٹی کے ارکان کو بھیجے جائیں جس میں کونسل کا آئینی ڈھانچہ و ذیلی اداروں اور ہیڈ کوارٹر کی کارکردگی شامل ہو۔	پنجاب آرٹس کونسل اور اس کے ذیلی اداروں کی کارکردگی کی رپورٹ اشاعت کے بعد ممبران کمیٹی کو بھیجی جائے گی۔	پنجاب آرٹس کونسل اور اس کے ذیلی اداروں کی کارکردگی کی رپورٹ 1981ء تا 1984ء تیار کر لی گئی ہے۔ اشاعت کے بعد اس کی ایک ایک کاپی کمیٹی کے ارکان کو بھیج دی جائے گی۔

1	2	3	4
3۔	بیگم بشری رحمان صاحبہ نے تجویز پیش کی کہ کمیٹی کے ممبران کو پاکستان میں سیاحت کے مقامات کی سیر کرائی جائے ۔ کمیٹی کو یقین دلایا گیا کہ جہاں تک پنجاب کا تعلق ہے محکمہ جتنی سہولتیں مہیا کر سکتا ہے وہ میسر کر دی جائیں گی مگر دوسرے صوبے ہمارے دائرہ اختیار میں نہیں آتے ۔	تمام ممکنہ سہولیات فراہم کی جائیں ۔	جب کمیٹی کے ممبران پنجاب کی سیاحت کا پروگرام بنائیں گے تو ممکنہ سہولیات فراہم کر دی جائے گی ۔
4۔	جناب سراج قریشی نے تجویز پیش کی کہ پنجاب آرٹس کونسل اور اس کی ذیلی آرٹس کونسلوں میں جو پروگرام پیش کئے جاتے ہیں ان میں کمیٹی کے ارکان کو مدعو کیا جانا چاہیے ۔ اس کے جواب میں بتایا گیا کہ اس بارے میں ضروری ہدایات جاری کر دی جائیں گی ۔	اس سلسلہ میں ضروری ہدایات جاری کر دی گئی ہیں ۔	پنجاب آرٹس کونسل اور اس کی ذیلی آرٹس کونسلوں میں جو پروگرام پیش کیے جاتے ہیں ان میں کمیٹی کے ارکان کو مدعو کیا جاتا ہے ۔ تاہم اس بارے میں ضروری ہدایات بھی جاری کر دی گئی ہیں ۔

1	2	3	4
5	بیگم بشریٰ رحمن صاحبہ نے تجویز پیش کی کہ کمیٹی کے ارکان کو گورننگ باڈی پنجاب آرٹس کونسل کا رکن بنایا جائے۔ کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ سبجیکٹ کمیٹی کے تمام ارکان کو گورننگ باڈی کا رکن بنایا جائے۔	اس سفارش پر حتی الوسیع عمل کرنے کی کوشش کی جائے —	اس سفارش پر حتی الوسیع عمل کرنے کی کوشش کی جائیگی بہر حال اگر کمیٹی کے تمام ارکان پنجاب آرٹس کونسل کی گورننگ باڈی پر نامزد نہ ہو سکے تو بھی وہ پنجاب آرٹس کونسل کی کارکردگی کے بارے میں سبجیکٹ کمیٹی کے اجلاس میں اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں اور اپنی مفید تجاویز دے سکتے ہیں—
6	کمیٹی نے سفارش کی کہ فری میسن بلڈنگ میں ٹورزم اور بچوں کے لئے ایک کمپلیکس بنایا جائے۔	فری میسن بلڈنگ کی محکمہ اطلاعات ثقافت و سیاحت کو منتقلی کے بعد اس سفارش پر عملدرآمد کے لئے غور کیا جائے —	اگر فری میسن بلڈنگ محکمہ اطلاعات ثقافت و سیاحت کو منتقل ہوگئی تو اس سفارش پر عملدرآمد کے لئے غور کیا جائیگا—

1	2	3	4
7	جناب سراج قریشی صاحب نے تجویز کیا کہ وزارت اطلاعات ونشریات حکومت پاکستان سے استدعا کی جائے کہ اسکے زیر انتظام ٹیلیویژن اور ریڈیو کی جو مشاورتی کمیٹیاں قائم ہیں ان میں سبجیکٹ کمیٹی کے ارکان کو بھی ان کے مقامی سٹیشنوں کے پینل میں شامل کیا جائے۔ کمیٹی کو بتایا گیا کہ مذکورہ وزارت کو اس سلسلہ میں بہت جلد تحریر کیا جائیگا۔	اس سلسلہ میں مرکزی حکومت کو تحریک کی جائے۔	مرکزی وزارت اطلاعات و نشریات کو اس بارے میں تحریر کیا جاچکا ہے

امداد باھمی ، سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات پر عمل درآمد کی رپورٹ

نمبر شمار	سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات	مذکورہ سفارشات پر حتمی فیصلے ۔	اس سلسلے میں محکمہ کی جانب سے کی گئی کارروائی کی موجودہ صورت حال
۱۔	پنجاب کوآپریٹو یونین صوبہ بھر کی مختلف کوآپریٹو سوسائٹیز کا نمائندہ ادارہ ہے ۔ اور اس کی آمدنی کا اہم ذریعہ کوآپریٹو سوسائٹیز سے سالانہ چندہ جات کی وصولی ہے ۔ جو باقاعدگی سے یونین کو ادا نہیں ہو رہا ہے ۔ اس بنا پر یہ ادارہ مالی مشکلات کا شکار ہے لہذا سفارش کی جائے کہ رجسٹرار صاحب کوآپریٹو سوسائٹیز پنجاب حکم جاری کریں کہ چندہ جات کی وصولی کوآپریٹو سوسائٹیز کی جمع شدہ امانت ہائے ہمراہ کوآپریٹو بنک سے کٹوتی کر کے براہ راست یونین کے کھاتہ میں منتقل کر دی جائے ۔	پنجاب کوآپریٹو یونین کی کمزور مالی حالت کے مد نظر پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ کو ھدایات جاری کر دی ھیں ۔ کہ وہ پرائمری کوآپریٹو سوسائٹیز کی رضا مندی سے یونین مذکورہ کا سالانہ چندہ 35 روپے فی سوسائٹی کے حساب سے متعلقہ سوسائٹی کے حساب ھمراہ بنک مذکورہ سے کٹوتی کر کے پنجاب کوآپریٹو یونین کے حساب ھمراہ پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک صدر دفتر لاھور میں جمع کر دیں ۔	اس تجویز پر عمل درآمد ھو رھا ہے ۔ اس کے خاطر خواہ نتائج برآمد ھو رہے ھیں ۔

1	2	3	4
2	پنجاب کوآپریٹو یونین کی اصل غرض و غائیت عوام الناس میں تحریک امداد باھمی کی نشرو اشاعت کرنا ہے ۔ تاکہ لوگوں میں اس کی افادیت واضح کی جائے اور انھیں تحریک سے زیادہ سے زیادہ تعداد میں منسلک ہونے کی رغبت دلائی جائے ۔ یونین کی مالی آمدنی اسقدر قلیل ہے کہ یہ ادارہ اتنی بڑی ذمہ داری کو با احسن طریق سے سر انجام نہیں دے رہا لہذا سفارش کی جاتی ہے کہ حکومت پنجاب سے استدعا کی جائے کہ یونین کو سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت تحریک امداد باھمی کی نشرو اشاعت اور اس کے اشاعت اور اس کے فروغ کے لیے فنڈز مہیا کئے جاویں ۔	محکمہ امداد باھمی نے اس سفارش کی روشنی میں رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز لاھور کو جامع سکیم جلد تیارا کرنے کی ھدایات کی ہے ۔ جو نئی سکیم وصول ھوگی تو محکمہ فنانس اور پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کی طرف فنڈز کے لیے رجوع کیا جائے گا تاکہ 1985-86ء کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت تحریک امداد باھمی کی نشرواشاعت اور فروغ ھو سکے ۔	جونہی سکیم رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز سے وصول ھوگی ۔ محکمہ فنانس اور پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے نظریات معلوم کر کے اس پر مزید کارروائی کی جائے گی ۔

پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ کی سفارشات پر عمل درآمد کی رپورٹ

	سفارشات سبجیکٹ کمیٹی	مذکورہ سفارشات پر حتمی فیصلے	محکمانہ کارروائی
1	2	3	4
1-	مویشی فارموں کے لیے اراضیات کی الاٹمنٹ کا ابھی تک حتمی فیصلہ نہیں ہو سکا محکمہ کو چاہیے کہ اس معاملہ کو جلد از جلد نپٹائے اور سکیم کی منظوری ہونے پر الاٹمنٹ کی شرائط کی اخبارات میں تشہیر کی جائے تاکہ زمینوں کی الاٹمنٹ کے خواہشمند حضرات اس کے مطابق رجوع کریں۔	ضروری کارروائی ہو رہی ہے اور اس معاملہ کو جلد از جلد حل کرنے کے اقدامات کئے جا رہے ہیں فی الحال جناب گورنر صاحب کے احکامات کی ضرورت نہیں۔	زمینوں کی الاٹمنٹ کے متعلقہ منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے حتمی فیصلہ ہونے پر باقاعدہ اخبارات میں تشہیر کی جائے گی۔
2-	کمیٹی سفارشات کرتی ہے کہ صوبہ میں حیوانات کے علاج معالجے اور مصنوعی نسل کشی کے مراکز یونین کونسل کی سطح پر قائم ہونے چاہیے تاکہ	محکمہ کی مرحلہ وار مراکز قائم کرنے کی تجویز سے اتفاق ہے یہ کام دوہی مراکز کی سطح پر ہونا چاہیے۔	علاج معالجے اور مصنوعی نسل کشی کے مراکز قائم کرنے کے لیے ضروری اقدامات کئے جا رہے ہیں اور مرحلہ وار پروگرام کے تحت امسال دس لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

1	2	3	4
	کشتی کے لیے نزدیک ترین سہولتیں مہیا ہوں اور لوگ اپنے جانوروں کا فوری علاج کرا سکیں۔		
3	ایسے علاقوں میں جہاں گاؤں دور دور واقع ہیں - وہاں پر گشتی شفاخانہ حیوانات کا قیام عمل میں لایا جائے تاکہ لوگوں کو جانوروں کو دور تک نہ لے جانا پڑے ایسی سہولتیں بھکر عیسیٰ خیل راجن پور وادی سون سکیسر میں ترجیحی بنیادوں پر فراہم کی جائیں -	محکمہ منصوبہ بندی نے ضلع بھکر، میانوالی میں ایک ایک گشتی شفاخانہ کے قیام کی منظوری دی ہے	میانوالی اور بھکر کے اضلاع میں گشتی شفاخانہ کے قیام کے لیے ایک سکیم محکمہ منصوبہ بندی کو بھیجی گئی تھی جو منظور نہ ہو سکی - اب اس سلسلہ میں جناب گورنر پنجاب کی ہدایات بھی جاری ہو چکی ہیں جن کی روشنی میں یہ معاملہ پھر محکمہ منصوبہ بندی کے زیر غور لایا گیا جس نے محکماتی سفارشات سے اتفاق کرتے ہوئے مناسب رقوم حاصل کرنے کے لیے محکمہ خزانہ سے رجوع کیا ہے رقوم کی منظوری سے میانوالی اور بھکر میں ایک ایک گشتی شفاخانہ کا قیام عمل میں آئے گا -
4	شفاخانہ حیوانات کی حدود میں واقع جو زمین خالی پڑی ہوئی ہے اس کو کمرشل مقاصد کے لیے استعمال میں نہ لایا جائے بلکہ اسے محکمہ	عمل درآمد ہو چکا ہے	محکمہ ہذا کی درخواست پر محکمہ لوکل گورنمنٹ نے شفاخانہ حیوانات سے ملحقہ زمینوں پر تجارتی مراکز تعمیر نہ کرنے اور زمینوں کو محکمہ کے ترقیاتی

1	2	3	4
	حیوانات کی ترقیاتی سکیموں جیسا کہ مصنوعی نسل کشی کے مراکز کا قیام وغیرہ ہے کے لیے رہنے دیا جائے اس بارے میں محکمہ لوکل گورنمنٹ کو لکھا جائے کہ وہ ضروری ہدایات جاری کرے ۔		پروگراموں کے لیے مختص کرنے کے بارے میں اضلاع کونسلوں کی ہدایات جاری کر دی ہیں ۔
5	شفاخانہ حیوانات کی زیادہ تر عمارات کی حالت مخدوش ہے ان کی مناسب مرمت انتہائی ضروری ہے اس سلسلہ میں محکمہ لوکل گورنمنٹ کو لکھا جائے کہ وہ ان کی فوری مرمت کا انتظام کرے علاوہ ازیں ڈاکٹروں اور دوسرے عملہ کیلئے رہائشی سہولتیں فراہم کی جائیں ۔	عمل درآمد ہو چکا ہے	شفاخانہ حیوانات کی عمارات کی مرمت کا معاملہ لوکل گورنمنٹ کے زیر غور لایا گیا جس میں محکمہ لوکل گورنمنٹ نے تمام اضلاعی کونسلوں کو مناسب اقدامات کیلئے ضروری ہدایات جاری کر دی ہیں ۔
6	صوبہ میں مذبح خانوں میں صفائی کا خاطر خواہ بندوبست نہیں ہے ۔ ضلع کونسلیں اس طرف خاص توجہ دیں اور ضروری سہولتیں مہیا کریں اور جہاں ممکن ہو مذبح خانوں کو جدید طرز کے سازو	عمل درآمد ہو چکا ہے ۔	اس معاملہ پر بھی محکمہ لوکل گورنمنٹ کی توجہ مبذول کرائی گئی جس پر محکمہ لوکل گورنمنٹ نے ذبح خانوں کی فوری اصلاح کیلئے ضروری اقدامات تجویز کئے ہیں جسکے تحت مذبح خانوں کی حالت بہتر ہو جائے گی ۔

1	2	3	4
	سامان سے لیس کیا جائے تاکہ لوگوں کو حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق گوشت میسر ہو۔		
7	ڈیری فارموں اور پولٹری فارموں ان سے متعلقہ پیداوار مثلاً دودھ گوشت اور انڈے وغیرہ یا جانوروں کی نقل وحمل پر کسی قسم کا ٹیکس یا چونگی عائد نہ کی جائے تاکہ اس صنعت کی ترقی میں رکاوٹ پیدا نہ ہو	محکمہ لوکل گورنمنٹ مناسب غور و خوض کر رہا ہے اور عنقریب حتمی فیصلہ متوقع ہے ۔	محکمہ ہذا نے محکمہ لوکل گورنمنٹ سے ضروری اقدامات کرنے کی درخواست کی ہوئی ہے جس پر محکمہ لوکل گورنمنٹ کی طرف سے جلد کوئی فیصلہ عمل میں آئے گا ۔
8	حکومت کو چاہیے کہ گورنمنٹ لائیو اسٹاک فارموں کے ارد گرد کے علاقہ میں توسیعی پروگرام شروع کرے اور ان لوگوں کو پرورش حیوانات کے جدید طریقوں سے روشناس کرایا جائے اس سے دودھ اور گوشت کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا اور اچھے جانوروں کا انتخاب عمل میں آئے گا۔	عمل درآمد ہو رہا ہے	اس ضمن میں بارانی تحقیقاتی ادارہ کھیری مورٹ ضلع اٹک اور تحقیقاتی ادارہ برائے افزائش حیوانات بہادر نگر ضلع اوکاڑہ کے نواحی علاقوں میں توسیع پروگرام کا اجرا ہوچکا ہے دیگر تجرباتی فارموں کے نواح میں ایسا پروگرام شروع کرنے کیلئے ذیلی دفاتر کو ضروری ھدایات جاری کر دی گئی ہیں ۔
9	جو اضلاع دور واقع ہیں یا کم ترقی یافتہ ہیں وہاں کوئی وٹرنری ڈاکٹر تعینات نہیں ہونا چاہتا ۔ کمیٹی	اس سلسلہ میں محکمہ لوکل گورنمنٹ مناسب ھدایات جاری کرے ۔ زکواۃ فنڈ سے	محکمہ ہذا نے یہ معاملہ محکمہ زکواۃ کو مناسب کارروائی کیلئے بھیج دیا ہے ۔

1	2	3	4
	سفارش کرتی ہے کہ وہاں کے مقامی افراد کو وظائف دے کر تربیت دلائی جائے اور انہیں وہاں تعینات کیا جائے تاکہ ان علاقوں میں حیوانات کی ترقی ہوسکے ۔	ہی مستحق طلباء کو وظائف دلوائے جائیں ۔	

خوراک سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات پر عمل درآمد کی رپورٹ

نمبر شمار	سبجیکٹ کمیٹی کے اجلاس منعقدہ 6 مئی 1984 کی سفارشات	مذکورہ سفارشات پر حتمی فیصلے ۔	اس بارے میں محکمانہ کارروائی کی تازہ ترین صورت حال
۱ ۔	کمیٹی نے اپنے اجلاس منعقدہ 31 دسمبر 1983 میں سفارش کی تھی ۔ کہ 5 فی صد چوکر نکال کر ازخود آٹا کا معیار بہتر بنایا جائے ۔ مگر اس سفارش پر عمل درآمد مناسب نہیں سمجھا گیا ۔ کہ 5 فی صد چوکر نکال کر نسبتاً سفید رنگ کا آٹا مہیا کرنے سے کوئی غذائی فائدہ نہیں ہوسکے گا ۔ اور آٹے کی قیمت میں اضافہ کرنا پڑے گا ۔ کمیٹی دوبارہ غور کرنے کے بعد پھر سفارش کرتی ہے ۔ کہ 5 فی صد چوکر نکال	سفارش اس لئے منظور نہیں ہوسکی کہ چوکر میں بھی غذائیت بہت ہوتی ہے ۔	کسی کارروائی کی ضرورت نہ ہے ۔

1	2	3	4
	کر راشن آٹے کے معیار کو بہتر بنایا جائے ۔		
2	کمیٹی کے سابقہ اجلاس میں کی گئی سفارش کے مطابق محکمہ خوراک کی طرف سے منتخب افراد کو دیئے گئے اجازات کی تفصیل صرف چیئرمین ضلع کونسل ۔ میونسپل کمیٹی ٹاؤن کمیٹی اور میئر/ڈپٹی میئر میونسپل کارپوریشن کو بھیجی گئی ہے ۔ مگر کونسلر صاحبان کو نہیں بھیجی گئی لہذا کمیٹی سفارش کرتی ہے ۔ کہ اب دوبارہ کونسلر صاحبان کو بھی ان اجازات کی تفصیل بھیجی جائے ۔	چیئرمین حضرات سے کہا جائے کہ وہ خرد نقول تیار کرکے جملہ ممبران کو مہیا کر دیں ۔	تمام چیئرمین صاحبان کو اس فیصلہ کی اطلاع کر دی گئی ہے ۔
3	کمیٹی دوبارہ سفارش کرتی ہے ۔ کہ محکمہ خوراک محکمہ صنعت کو پر زور سفارش کرے کہ محکمہ صنعت ومعدنی ترقی کی اجازت کے بغیر لگائی گئی فلور ملوں کو جلد از جلد با ضابطہ بنایا جاوے ۔ اور آئندہ بلا اجازت ملوں کی تنصیب کو موثر طور پر روکا جاوے ۔	اس ضمن میں محکمہ صنعت گورنر صاحب کی واضح ھدایت کے مطابق کام کر رہا ہے ۔	نقل محکمہ صنعت کو بھیج دی گئی ہے ۔
4	گندم کی کٹائی اور کہائی میں مشینوں کے	سفارش منظور ہوئی ۔	مزید کاروائی کی ضرورت نہ ہے ۔

1	2	3	4
	استعمال کی وجہ سے اب گندم منڈی میں جلد آجاتی ہے - لہذا اگلے سال سے سرکاری خریداری گندم 20 - اپریل سے شروع کی جاوے -		
5	پاسکو کو ہدایت کی جاوے کہ زمینداروں سے خرید کردہ گندم کی قیمت کی ادائیگی فوری طور پر کرے -	پاسکو کو ہدایت کی جاوے کہ آئندہ تمام انتظام بروقت مکمل کئے جاویں اور ادائیگی بروقت کی جاوے -	پاسکو کو ہدایت کر دی گئی ہے -
6	باردانہ کی تبدیلی اور چوری کے امکان کو روکنے کے لئے محکمہ خوراک اپنے باردانہ پر محکمہ خوراک کے الفاظ کندہ کرانے کا انتظام کرے -	جوٹ ملوں کے لئے فنی مجبوریوں کی بنا پر اس سفارش پر عمل درآمد ممکن نہ ہے -	محکمہ خوراک کے اہل کاروں کو ہدایت جاری کر دی گئی ہیں - کہ باردانہ پر بھی محکمہ خوراک کا Stencil لگایا جاوے اور پھر اجرا کیا جاوے -
7	گندم کی سرکاری خریداری کے وقت عملہ محکمہ خوراک ایک سے دوکلو گرام زائد لیتا ہے - اور فروخت کے وقت ایک ایک کلو گرام کم دیتا ہے - بروقت خرید اور فروخت درست وزن لینے اور دینے کے لئے ضروری ہدایات عملہ محکمہ خوراک کو جاری کی جاویں اور ان ہدایات کی ایک نقل ممبران سبجیکٹ کمیٹی کو بھی مہیا کی جاوے	عملہ کو ہدایت جاری کرنے کے علاوہ زمینداروں اور عوام کو ذرائع ابلاغ کے ذریعے ایسے اہلکاروں کے غلط اقدام کی مخالفت کی تلقین کی جاوے تاکہ ان کو سزا دی جا سکے	اس حکم پر جلد عمل کیا جاوے گا -

محنت ، سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات پر عمل درآمد کی رپورٹ

نمبر شمار	سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات	مذکورہ سفارشات پر حتمی فیصلے	فیصلوں پر عمل درآمد کی تفصیل
1	2	3	4
1	ویسٹ پاکستان انڈسٹریل اینڈ کمرشل ایمپلائمنٹ (سٹینڈنگ آرڈرز) آرڈیننس بابت 1968 کے سٹینڈنگ آرڈر پی - 10 کی رو سے گروپ انشورنس کی رقم کارکن کی فوتیدگی کے بعد اس کے وارثان کو ادا کی جاتی ہے، مگر ریٹائرمنٹ پر کارکن اس رقم کی وصولی کرنے کا حقدار نہیں ہے - وفاقی حکومت سے سفارش کی جائے کہ قانون میں ترمیم کرکے ریٹائر ہونے والے کارکن کو بھی بیمے کی رقم وصول کرنے کا حقدار قرار دیا جائے -	وفاقی - وزارت محنت سے آمدہ اطلاع کے مطابق اس تجویز کے متعلق وفاقی وزارت محنت نے وفاقی وزارت خزانہ و سٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن اور صوبائی حکومتوں سے رائے طلب کی ہے - وزارت محنت سے اس بار رابطہ قائم رکھا جائے -	حسب حکم وفاقی حکومت کو یاد دھانی کرا دی گئی ہے -
2	وفاقی سطح پر وزارت محنت کے زیر انتظام جو ڈائریکٹوریٹ آف ٹریڈ یونین ایجوکیشن قائم کیا گیا ہے - وفاقی حکومت	وفاقی وزارت محنت نے اس سکیم کو صوبائی حکومتوں کی تحویل میں دینے کی سفارش قبول نہیں کی ہے -	حسب حکم وفاقی حکومت کو استدعا کی گئی ہے -

1	2	3	4
	ہے سفارش کی جائے کہ اسے صوبائی حکومت کی تحویل میں دیا جائے اور جب تک ایسا نہیں کیا جاتا اس سکیم کو پنجاب میں بھی رائج کیا جائے -	چونکہ اسلام آباد کا مرکز پنجاب کے گنجان آباد صنعتی علاقوں سے دور ہے لہذا وزارت محنت سے استدعا کی جاوے کہ ان علاقوں میں اسے کسی ایک جگہ پر مرکز قائم کرے -	
3	جو کارکن فیڈریشن کے اجلاس میں یا ایسے کسی سیمینار یا تعلیمی کورس میں جسے فیڈریشن نے منعقد کیا ہو شرکت کے لئے آتے ہیں - انہیں تعطیل کی رعایت حاصل نہیں ہے - اس ضمن میں وفاقی حکومت سے استدعا کی جائے کہ فیکٹری ایکٹ بابت 1934 اور ویسٹ پاکستان انڈسٹریل و کمرشل ایمپلائمنٹ (سٹینڈنگ آرڈرز) آرڈیننس بابت 1968 میں ترمیم کی جائے اور متعلقہ کارکنوں کو ان مقاصد کے لئے معہ تنخواہ سال میں چند سال میں چند دنوں کی تعطیلات کا بھی حق دیا جائے -	وفاقی وزارت محنت کی رائے کے مطابق آجر کو اس معاملہ میں قانونی طور پر پابند کرنا مناسب نہ ہوگا - کہ وہ ایسے کارکنوں کو مختلف سیمینار وغیرہ میں شمولیت کرتے ہیں ان کی رخصت معہ تنخواہ منظور کریں - وفاقی حکومت نے تجویز کیا ہے کہ کوشش یہ کی جائے کہ آجر رضاکارانہ طور پر اپنے کارکنوں کو ایسی سہولت بہم پہنچائے - اس سلسلے میں ترجیحی کی تنظیموں سے بھی رابطہ قائم کیا جا رہا ہے کہ وہ اپنے کارکنان کو ان حالات میں رضاکارانہ طور پر تعطیل معہ تنخواہ منظور کریں - وفاقی وزارت محنت سے اتفاق ہے -	
4	فیصل آباد میں لیبر ہال کی تعمیر کے لئے	انفرادی لیبر تنظیموں کے لئے لیبر ہال کی تعمیر	بورڈ آف ریونیو کو

1	2	3	4
	چار کنال قطعہ آراضی مختص کیا گیا تھا - ڈپٹی کمشنر فیصل آباد نے اس مقصد کے لئے محض دو کنال قطعہ اراضی کی بورڈ آف ریونیو کو سفارش کی ہے - ابتدائی فیصلے کے مطابق لیبر ہال کی تعمیر کے لئے چار کنال قطعہ اراضی ہی فراہم کی جائے -	کرنا یا ان کی لئے زمین حاصل کرنا حکومت کا فرض نہیں ہے - لہذا موجودہ کیس بھی بورڈ آف ریونیو سرکاری زمین فروخت کی حکومت پالیسی کے تحت طے کرے - کیونکہ اگر ایک لیبر تنظیم کو اس بارے میں کوئی رعایت دی گئی تو صوبے کی دوسری لیبر تنظیمیں بھی اس قسم کے مطالبے کے لیے حق بجانب ہوں گی -	تحریر کیا گیا ہے نہ وہ اپنی پالیسیوں کے تحت موجودہ کیس کا جلد ہی فیصلہ کرے
5	کچھ حلقوں کی جانب سے یکم مئی کو محنت کشوں کا عالمی دن منانے کی مخالفت کے پیش نظر یہ سفارش کی جاتی ہے کہ یوم مئی کی روائتی حیثیت کو برقرار رکھا جائے -	وفاقی وزارت محنت کو سبجیکٹ کمیٹی کے سفارشات سے مطلع کر دیا گیا ہے اور اس وزارت سے آمدہ اطلاع کے مطابق وفاقی حکومت اس معاملہ میں دیگر صوبائی حکومت سے بھی مشورہ کر رہی ہے - وفاقی حکومت کے حتمی فیصلہ کا انتظار کرنا ہو گا -	یہ معاملہ وفاقی حکومت کے دائرہ کار میں ہے - وفاقی حکومت کے فیصلے کا انتظار کرنا ہو گا -
6	فیصل آباد - جھنگ اور ملتان کی پاور لوم صنعت میں ویورز اور غیر ہنر مند کارکنوں کی بابت مقرر کردہ کم از کم اجرتوں پر عملدرآمد نہیں ہو رہا ہے - • علاوہ ازیں کارکنوں کو نہ ہفتہ وار چھٹی ملتی ہے اور ان کے اوقات کار متعین	محکمہ محنت کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ قانون پر سختی سے عمل درآمد کراتا رہے -	محکمہ محنت کے متعلقہ افسران کو سختی سے قانون پر عملدرآمد کے لئے ہدایات جاری کر دی گئی ہیں -

1	2	3	4
	هیں - اس صورت حال کے پیش نظر سفارش کی جاتی ہے کہ محکمہ متعلقہ قوانین پر عملدرآمد کرائے		
7	ضلع فیصل آباد کی ٹیکسٹائل ملوں میں منیمم ویجز قانون کا اطلاق صحیح طریقے سے نہیں ہو رہا محکمہ محنت اس پر خصوصی توجہ دے کر عملدرامد کرائے -	محکمہ محنت کو هدایت کی گئی ہے کہ وہ قانون پر سختی سے عمل درآمد کراتا رہے -	• محکمہ محنت کے متعلقہ افسران کو هدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ وہ قانون پر سختی سے عملدرآمد کرائیں -
8	ٹرانسپورٹ ورکرز پر سوشل سیکورٹی سکیم اور ایمپلائز اولڈ ایج بینیفٹ سکیم کے اطلاق کے لئے ضروری ہے کہ ہر ادارے میں کم از کم دس کارکن کام کرتے ہوں لہذا محکمہ ٹرانسپورٹ سے سفارش کی جائے کہ وہ اس مقصد کے لئے گروپنگ سکیم یا کسی اور مناسب سکیم پر غور کرکے اس کا ٹرانسپورٹ صنعت پر اطلاق کرے -	مروجز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن پنجاب کے ٹرانسپورٹ سیل کی فراہم کردہ اطلاع کے مطابق یہ معاملہ گذشتہ ایک سال سے وفاقی حکومت کے زیر غور ہے - ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جس میں سید اصغر علی شاہ صدر پاکستان موٹرز فیڈریشن کو ممبر بنایا گیا ہے حکومت پنجاب کی طرف سے ڈپٹی سیکرٹری (ٹرانسپورٹ) کا بطور ممبر تقرر کیا گیا ہے - جلد فیصلہ کیلئے محکمہ ٹرانسپورٹ وفاقی حکومت سے رابطہ قائم رکھے -	محکمہ ٹرانسپورٹ کو تحریر کر دیا گیا ہے -

1	2	3	4
9	لنٹین روڈز پر بعض فیکٹریوں میں عملدرآمد نہیں ہو رہا ۔ سبجیکٹ کمیٹی یہ سفارش کرتی ہے کہ محکمہ اس قانون پر سختی سے عملدرآمد کرائے ۔	جہاں جہاں اس قانون پر عمل نہیں ہو رہا اس قانون کے تحت نوٹس لیا جائے اور عملدرآمد کرایا جائے ۔	حسب حکم اس قانون پر سختی سے عملدرآمد کرانے کے لئے احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں ۔
10	وفاقی وزارت صنعت کو لکھا جائے کہ بڑی ملوں کی منظوری دیتے وقت لیبر کالونی اور سکول کے قیام کو لازمی قرار دیا جائے ۔	وفاقی وزارت صنعت کو اس بارے میں تحریر کیا گیا تھا جنہوں نے جواب دیا کہ کارکنوں کی رہائش اور ان کے بچوں کی تعلیم کے مسائل وفاقی وزارت محنت کے دائرہ کار میں ہیں وفاقی وزارت محنت سے رابطہ قائم کیا گیا جنہوں نے لکھا ہے کہ صنعت کار پہلے ہی رہائشی سہولتوں کے لئے ورکرز ویلفیئر فنڈز آرڈیننس 1971ء کے تحت رقوم ادا کرتے ہیں اور ورکرز چلڈرن (ایجوکیشن) آرڈیننس 1972ء میں ترمیم وفاقی حکومت کے زیر غور ہے جس کے تحت تعلیمی سیشن سے نئے سکول کھولنے کی اجازت بھی ہوگی ۔ لہذا وفاقی وزارت محنت کی رائے میں صنعت کاروں	

مال سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات پر عملدرآمد کی رپورٹ

نمبر شمار	سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات	مذکورہ سفارشات پر حتمی فیصلے	اس سلسلہ میں محکمہ کی جانب سے کی گئی کارروائی کی موجودہ صورت حال
	جناب غلام محمد مانیکا نے تجویز پیش کی کہ جن مزارعین نے زرعی اصلاحات کے تحت اقساط قیمت ادا کر دی ہیں - اور ان کو حقوق ملکیت مل چکے ہیں - انہیں رقبہ فروخت کرنے کا اختیار ملنا چاہیے رکن نوآبادیات مجلس مال نے وضاحت پیش کی کہ شرائط عطائیگی حقوق ملکیت کے تحت مقرر شدہ عرصہ گزرنے کے بعد ایسے مزارعین	بمطابق وضاحت منجانب رکن نو آبادیات مزیدکارروائی کی ضرورت نہ ہے ہر نئی صنعتوں کی اجازت دیتے وقت رہائشی او تعلیمی سہولتوں کے لئے کوئی مزید بوجھ نہیں ڈالنا چاہیئے - وفاقی وزارت محنت کی رائے سے اتفاق ہے -	شرائط عطائیگی کے تحت زرعی اصلاحات ریگولیشن مجریہ 1972ء کا عطیہ دار عطیہ منظور ہونے کی تاریخ سے 25 سال تک رقبہ کسی دوسرے شخص کو منتقل نہیں کر سکتا - جبکہ زرعی اصلاحات ایکٹ مجریہ 1977ء کا عطیہ دار عطیہ کی تاریخ سے 20 سال تک رقبہ کسی دوسرے شخص کو منتقل نہیں کر سکتا - اس لئے مرکزی

1	2	3	4
	حقوق ملکیت گریزکان اراضی فروخت کر سکتے ھیں ۔		حکومت کو فیڈرل لینڈ کمشن کے ذریعے تحریک کی گئی ہے ۔ کہ عطیہ کی شرائط زیر زرعی اصلاحات ونگوایشن مجریہ 1972ء میں ترمیم کی اجازت دے تاکہ منتقلی پر پابندی کا عرصہ 25 سال سے کم کر کے 20 سال کر دیا جائے ۔ اب یہ معاملہ فیڈرل لینڈ کمشن کے زیر غور ہے ۔
	جناب چوہدری قادر بخش کنوینر نے تجویز پیش کی کہ ھر پٹواری مال کو اپنے حلقہ کے مواضعات میں جا کر ھر ماہ کم از کم ایک مرتبہ اندراجات رجسٹرات ملاحظہ کرنے چاھیں ۔ اور ان کی بنا پر از خود انتقالات وراثت درج کرنے چاھیں ۔ رکن مال نے تجویز سے اتفاق کیا ۔ اور ھدایات جاری کرنے کا وعدہ کیا ۔	عملدرآمد ھو چکا ہے ۔	مجلس مال کی جانب سے ھدایات بذریعہ سرکار یادداشت نمبر 1415-84 ۔ 1199 ایل آر ا مورخہ 12 جون 1984ء بنام جملہ کمشنر و ڈپٹی کمشنر صاحبان و ڈائریکٹر لینڈ ریکارڈ پنجاب جاری ھو چکی ھیں ۔
	جناب اختر حسین شاہ رکن نے اس امر کی طرف توجہ مبذول کروائی کہ پٹواریان رجسٹر گرداوری میں اندراجات عموماً غلط کرتے ھیں ۔ تدارک ھونا چاھیے ۔ رکن مال نے وضاحت کی کہ اس سلسلہ میں واضح	عمل درآمد ھو رہا ہے	مجلس مال کی جانب سے ھدایات بذریعہ سرکر یادداشت نمبری 1414-84 ۔ 1224 ایل ار 2 مورخہ 19 جون 1984 بنام جملہ ڈپٹی کمشنر صاحبان جاری ھو چکی ھیں ۔ اور ان کی نقول بخدمت جناب

1	2	3	4
	ہدایات جاری ہو چکی ہیں ۔ اور یہ تجویز بھی حکومت کے زیر غور ہے ۔ کہ ہر حقدار اپنی پاس بک مرتب کروائے اور گرداوری کے وقت پٹواری سے اندراجات بمعہ دستخط پٹواری کروائے ۔ اگر پٹواری ایسا نہ کرے تو اس کے خلاف شکایت پر کارروائی ہو سکے گی ۔ رکن مال مجلس مال نے یہ تجویز بھی دی کہ آئندہ پٹواری کی فرد دفتر گرداوری کی ایک نقل دفتر یونین کونسل میں بطور ریکارڈ بھیجی جائے ۔ اور اس کے مطابق چیئرمین اپنے ممبران متعلقہ کو نامزد کرے کہ وہ پھر اس امر کا اطمینان کرکے تصدیق کرے کہ پٹواری فی الواقعہ موقع پر گرداوری کی ہے ۔ البتہ اندراج کی صحت کی ذمہ داری پٹواری پر عائد رہے گی ۔ اس کے علاوہ ہر ہفتہ کے روز پٹواریاں دفاتر یونین میں حاضر رہیں گے ۔ تاکہ متعلقین سائلان کو حصول نقول و ملاحظہ ریکارڈ میں سہولت میسر ہو ۔		جملہ کمشنر صاحبان سکریٹری لوکل گورنمنٹ حکومت پنجاب اور ڈائریکٹر لینڈ ریکارڈ پنجاب کو بھی ارسال کی گئی ہیں ۔ تاکہ ان کے مطابق متعلقہ محکمہ جات عملدرآمد کرائیں ۔ گورنمنٹ دفاتر میں جمعہ اور ہفتہ دو چھٹیاں ہونے کی وجہ سے مجلس مال کی جانب سے ہدایات بذریعہ سرکلر نمبر 1368 ۔ 1284/84 ایل ار 2 مورخہ 5 جولائی 1984 جاری کی گئی ہیں ۔ جن کی رو سے آئندہ تمام پٹواری ہفتہ کی بجائے ہر اتوار کو دفاتر یونین کونسل میں حاضر رہیں گے ۔

1	2	3	4
	حاجی محمد شریف خان ، چوہدری قادر بخش اراٸین نے تجاویز پیش کیں کہ بوقت منظوری انتقال عطائیگی حقوق ملکیت اس منتقلی ہائے کو ریکارڈ مال میں درج کرتے وقت ان سے متعلقہ شرائط کو بھی درج کیا جائے ۔ تاکہ ایسی اراضی خریدتے وقت خریدنے والا باخبر رہے ۔ اور بیچنے والا بھی ایسے رقبہ جات بغیر شرائط پورا کئے نہ بیچ سکے ۔ رکن نو آبادیات نے اس تجویز پر غور کرنے کا وعدہ کیا ۔	عملدرآمد ہو چکا ہے ۔	ہدایات تجویز کردہ سے گورنر صاحب نے اتفاق کیا ہے ۔ اس لئے مندرجہ ذیل ہدایات جمعبندی کے خانہ کیفیات میں درج کی جائیں گی ۔ اس کے مستقل احکامات جاری کر دئیے گئے ہیں ۔ اس سرکاری اراضی کے خواہش مند خریدار جس کے مالکانہ حقوق تفویض ہو چکے ہیں حقوق ملکیت کے انتقال کا حکم نامہ ملاحظہ کریں تا نہ حقوق ملکیت کے انتقال کی شرائط اگر کوئی ہیں تو ان سے باخبر رہیں ۔
	جناب غلام محمد مانیکا نے تجویز پیش کی کہ چولستان میں پندرہ ہزار مستحقین کو رقبہ تقسیم ہو چکا ہے ۔ لیکن دو ہزار پانچ صد اشخاص کا معاملہ ابھی التوا میں ہے ۔ اس پر کارروائی جلد مکمل ہونی چاہیے ۔ رکن نو آبادیات نے وضاحت کی کہ الاٹمنٹ کا کام پھر شروع ہو گیا ہے ۔	عملدرآمد ہو چکا ہے ۔	حسب رپورٹ مینیجنگ ڈائریکٹر چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی بہاولپور باقی ماندہ بنیادی طور پر مستحق چولستانی باشندگان کو سرکاری اراضی کی الاٹمنٹ کا کام امسال ماہ دسمبر 1984ء تک مکمل کر لیا جائے گا ۔

1	2	3	4
	جناب غلام محمد مانیکا نے تجویز کیا که چولستان میں واپڈا کو ہونے والی الاٹمنٹ ہائے منسوخ نہ کی جائیں - جیسا که چھٹی مورخه 19-11-1981 میں فیصله ہوا تھا -	بمطابق وضاحت منجانب رکن نو آبادیات مزید کارروائی کی ضرورت نہ ہے -	سرکاری اراضی کی الاٹمنٹ ہر محکمہ متعلقہ درج شدہ شرائط کے تحت کی جاتی ہے - خاندان کی تشریح صرف ان محکموں پر لاگو ہوگی جن پر بوقت اجراء اطلاق کیا گیا تاہم متذکرہ تشریح کا اطلاق ماضی سے موثر قرار نہیں دیا جا سکتا - ان تصریحات کو بورڈ آف ریونیو نے گورنر کی دوران صوبائی کونسل اجلاس منعقدہ مورخہ 5 تا 8 مئی 1984ء جاری کردہ ہدایات نمبر 331 کے سلسلہ میں مورخہ 25-6-1984 کو گورنر صاحب سے منظوری حاصل کر لی ہے - اب بھی گورنر صاحب نے اس سے اتفاق کیا ہے -
	رکن نو آبادیات مجلس مال نے وضاحت کی کہ ایسا کوئی فیصلہ نہیں ہوا - چولستان کے متعلق مروجہ قانون اصول کے مطابق درست طور پر کارروائی عمل میں لائی گئی ہے - قانون اور اصول میں ترمیم ممکن نہ ہے - اگر کسی انفرادی معاملہ میں غلط کارروائی ہوئی ہے تو وہ لازمی طور پر منسوخ ہوگی		
	جناب قادر بخش کنوینر نے بتایا که 1940ء کے بعد بھی زرعی رقبہ جات کے حقوق ملکیت عطا کئے گئے ہیں ان کو مکمل اغراض میں منتقل کرتے وقت حق شاہی کے	اس پر عملدرآمد ہو چکا ہے -	رکن اعلیٰ نو آبادیات کی وضاحت کے بعد مزید ایسی کارروائی کی ضرورت نہیں ہے -

1	2	3	4
	واجبات ادا کرنا پڑتے ھیں - اس سلسلہ میں کئی لوگ حق شاھی ادا کرتے ھیں اور کئی نہیں کرتے - اس میں ایک نیا طریقہ کار مقرر ہے - اس لئے اگر یکساں شرح مقرر کر دی جائے تو مناسب رہے گی - رکن اعلی نوآبادیات نے وضاحت کی کہ شرائط متعلقہ عطائیگی حقوق ملکیت کے تحت حق شاھی ادا کرنا لازمی ھوتا ہے جو کہ بازاری قیمت کی بنا پر ھر سال ھر علاقہ کے لئے مختلف ھو سکتی ہے اس لئے کلیکٹر کو ایسے معاملے میں نوٹس دے کر مطابق ضابطہ کارروائی کرنا ہے اور اس کی تشخیص کے خلاف اپیل ھو سکتی ہے - اس طرح یکساں شرح شاھی مقرر نہیں کی جا سکتی -		
	جناب اختر حسین شاہ نے بتایا کہ حدود کمیشن لیہ میں محکمہ ھاؤسنگ نے تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی سے رقبہ لیا تھا جس میں گرین بیلٹ (Gr. en Balt) لیہ کا رقبہ بھی شامل تھا - اس میں سے محکمہ مال نے قیمتی رقبہ غلام فرید تھہند کو ناجائز	اس پر مزید تحقیقات ھو رھی ہے -	سبجیکٹ کمیٹی کے پیرا نمبر 8 کی تکمیل اور تحقیقات کے لئے کمشنر ڈیرہ غازی خان کو دفتر ھذا کی چٹھی نمبری I390-84/J600-T...V, مورخہ 17-9-1984 کے ذریعہ

1	2	3	4
	طور پر دیدیا ہے اور اسطرح کئی دوسرے لوگوں کو بھی اس رقبہ سے نوازا گیا ہے - وزیر نو آبادیات نے اس سلسلہ میں تحقیقات کروانے کا وعدہ کیا ہے -		تحریر کیا گیا ہے کہ وہ ڈپٹی ڈائریکٹر ہاؤسنگ ڈیرہ غازی خان کنسٹرکشن ہاؤسنگ آفیسر لیہ ڈپٹی کمشنر لیہ اور ای۔اے۔سی۔ لیہ کے ساتھ خصوصی میٹنگ کر کے اس کیس کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر جلد از جلد رپورٹ کریں ۔ تاکہ گورنر صاحب کو اطلاع دی جاوے ۔ کمشنر صاحب کی طرف سے جواب آنے پر مزید رپورٹ پیش کر دی جائے گی ۔
	جناب قادر بخش کنوینئر نے اس امر کی توجہ مبذول کروائی کہ منگلا ڈیم والوں کو ان کے شیڈول کے میں درج شدہ رقبہ جات الاٹ تو کر دئیے لیکن اب علاقہ (Zone prohibited) میں آنے کی بنا پر حقوق ملکیت نہیں دئیے جا رہے ۔	اس پر پہلے ہی عمل درآمد ہو رہا ہے ۔	سبجیکٹ کمیٹی کے معزز رکن چوہدری قادر بخش صاحب نے مورخہ 9-9-84 کے اجلاس میں یہ مسئلہ اٹھایا کہ منگلا ڈیم کے متاثرین کو جن کو جن کی الاٹ شدہ متبادل اراضی زیر حدود ممنوع آ گئی تھی انہیں حقوق ملکیت نہیں دئیے گئے ۔ جناب فاضل ممبر نو آبادیات بورڈ آف ریونیو پنجاب نے اس امر کی موقع پر وضاحت کر دی لیکن سبجیکٹ کمیٹی نے مزید وضاحت چاہی ہے ۔

1	2	3	4
	محترمہ مس سکینہ چوہدری ڈپٹی ممبر فیصل آباد نے وضاحت چاہی کہ مختلف رفاعی سکیموں کے لئے محکمہ اوقاف یا دوسرے سرکاری رقبہ جات کی ضرورت کی صورت میں اس حصول کے لئے کیا طریقہ کار اپنانا چاہیئے ؟	اس پر عملدر آمد ہو چکا ہے ۔	اس بارے میں یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ بمطابق حکمت عملی (policy) بورڈ آف ریونیو پنجاب ممنوعہ حدود میں واقعہ اراضی اول تو الاٹ ہی نہیں کی جاتی ۔ اگر کسی وجہ سے الاٹ ہو جائے تو اس کے حقوق ملکیت نہیں دئیے جاتے ۔ ماسوائے اس اراضی کے جو الاٹ منٹ کے وقت ممنوعہ حدود سے باہر تھی مگر بعد ازاں حدود کمیٹی میں آ گئی ایسی اراضی کے حقوق ملکیت دے جاتے ہیں ؛ علاوہ ازیں بورڈ آف ریونیو کو کوئی ایسی شکایت موصول نہیں ہوئی جس میں الاٹمنٹ کے وقت اراضی حدود کمیٹی سے باہر تھی لیکن بعد میں حدود ممنوعہ میں آ گئی اور الاٹی کو حقوق ملکیت نہ دئیے گئے ہوں ۔ کئی نو آبادیات کی وضاحت کے بعد مزید کاروائی/تبصرہ کی ضرورت نہ ہے ۔

1	2	3	4
	رکن نو آبادیات محکمہ مال نے وضاحت کی کہ اس سلسلہ میں انہیں ڈپٹی کمشنر کو درخواست دینی چاہئے تا کہ وہ تحقیق کر کے مناسب سفارشات کر سکیں ۔		

مواصلات و تعمیرات ، سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات پر عمل درآمد کی رپورٹ

نمبر شمار	سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات	مذکورہ سفارشات پر حتمی فیصلے	اس سلسلے میں محکمہ کی جانب سے کی گئی کارروائی کی موجودہ صورت حال
1	خان رشید اکبر خان چیئرمین ضلع کونسل بھکر نے کہا کہ چھوٹے زمینداروں سے کھیت تا منڈی سڑکوں کی تعمیر کے لیے	میٹنگ کے دوران یہ وضاحت کی گئی کہ کھیت تا منڈی سڑکوں کے پروگرام کی بنیاد یہ ہے کہ مقامی لوگ جن کو ایسی سڑکوں کی تعمیر سے فائدہ	صورت حال کالم نمبر 2 کے مطابق ہے ۔

1	2	3	4
	بغیر معاوضہ زمین حاصل نہ کی جانی چاہئے ۔	پہنچے گا اس پروگرام میں شامل ہوں ان کی شمولیت اس طرح ہی سکتی ہے کہ وہ سڑک بنانے کے لئے بلا معاوضہ میں حکومت کے نام منتقل کر دیں اور یہ بھی عرض کیا گیا کہ فی الوقت حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ جن سڑکوں کے لئے مقامی لوگ بلا معاوضہ زمین نہیں دیتے ان کی تعمیر شروع نہ کی جائے بلکہ ان سے بعد کی ترجیح پر جو سڑکیں ہیں اور جن کے لئے زمین مفت مل جاتی ہے کام شروع کر دیا جائے ۔ مزید یہ بھی وضاحت کی گئی ہے کہ اگر کسی کو معاوضہ دیکر سڑک بنانے کے لئے زمین حاصل کی گئی تو ایک مثال قائم ہو جائے گی اور لوگ پھر دوسری جگہ زمین مفت نہیں دیں گے جس کی وجہ سے پروگرام میں رکاوٹ ہو جائے گی لہذا یہ مقامی لوگوں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ اس پروگرام کے تحت سڑکیں	

1	2	3	4
		تعمیر کرنے کے لئے مفت زمین مہیا کرلی ۔	
2	راجہ عظمت کمال چیئرمین ضلع کونسل جہلم نے تجویز پیش کی جالی کے نزدیک کہان نالہ پر ٹوبیلی شاہ جھنڈ روڈ پر ایک پل تعمیر کیا جائے تاکہ سڑک تمام سال استعمال ہوتی رہے ۔	محکمہ شاہرات نے ٹوبیلی تا بارا گواہ ایک فیئر ویدر روڈ (Fair Weather Road) کی تعمیر 82-1981ء میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت مکمل کی تھی اس میں جالی کے مقام کہان نالہ پر کوئی پل بنانا شامل نہیں تھا ۔ اس پل کی کی لاگت کا تخمینہ 60 لاکھ روپے ہے ۔ ٹریفک کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے محکمہ شاہرات نے نئے پل بنانے کا ایک مرحلہ وار ماسٹر پلان تیار کیا ہے اس پلان میں مجوزہ پل شامل نہیں ہے ۔ مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے ابھی بہت سے پلوں پر جو ماسٹر پلان میں شامل ہیں کام شروع	ایضاً

		نہیں کیا جا سکا ۔ لہذا فی الحال اس تجویز پر غور نہیں ہوسکتا ۔	
3	خان رشید اکبر خان چیئرمین ضلع کونسل بھکر نے کہا ہے کہ بھکر لنک روڈ جو کہ تقریباً ایک میل لمبی ہے اور جو کہ بھکر شہر کو جھک بھکر ۔ دریا خان روڈ سے ملاتی ہے کی حالت ٹھیک نہیں ہے ۔ اس کی اصلاح اور کشادگی کی ضرورت ہے ۔	میٹنگ کے دوران محترم ممبر کو مطلع کر دیا گیا تھا کہ محکمہ شاہرات اس سڑک کی مناسب دیکھ بھال کرتا ہے اور وہ ٹھیک حالت میں ہے ۔ چونکہ اس کی چوڑائی اور موٹائی کم ہے اس لئے اس کی اصلاح و کشادگی کے لئے سکیم اگلے سال کے ترقیاتی پروگرام 85-84ء میں تجویز کی گئی ہے ۔ اس سکیم کی لاگت کا تخمینہ 6.58 لاکھ روپے ہے اور اس مالی سال (85-1984ء) میں اس کے لئے 6 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں ۔	صورت حال کالم نمبر 2 کے مطابق ہے ۔
4	خان رشید اکبر خان چیئرمین ضلع کونسل بھکر نے کہا کہ دریا خان کو کشتیوں کے پل سے ملانے والی تقریباً ایک میل لمبی لنک روڈ کی حالت بہت خستہ ہے گو یہ صوبہ پنجاب میں واقع ہے	صوبہ سرحد کے محکمہ مواصلات و تعمیرات نے اس لنک روڈ کو ٹاؤن کمیٹی دریا خان کی تحویل میں دے دیا ہے ۔ لہذا اس کی مرمت و دیکھ بھال کی ذمہ داری اب ٹاؤن کمیٹی دریا خان پر عائد ہوتی ہے ۔	ایضاً

1	2	3	4
	سڑک صوبہ سرحد کی ملکیت ہے اس کی مرمت گزشتہ کئی سالوں سے نہیں ہوئی ہے ۔ لہذا محکمہ شاہرات پنجاب اس کو اپنی تحویل میں لے کر اس کی مرمت اور مناسب دیکھ بھال کرے ۔		

آبکاری و محصولات ۔ سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات پر عمل درآمد کی رپورٹ

1	2	3	4
1 چوہدری نذیر احمد چیئرمین میونسپل کمیٹی بہاولنگر نے تجویز پیش کی کہ محکمہ کے افسران کو اختیار ہونا چاہیے کہ وہ آبکاری کے [illegible] کی [illegible] کریں۔ اگر ایسی اجازت ہو تو مقدمات کے	محکمہ آبکاری تجویز پر غور کرے ۔	محکمہ اس تجویز پر عمل درآمد کرنے کیلئے ضروری کارروائی کر رہا ہے	اس تجویز پر عمل درآمد کرنے کیلئے صوبائی وزیر ۔ خزانہ آبکاری و محصولات نے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے ۔ جو متذکرہ [illegible] پر مشتمل ہے ۔

1	2	3	4
	فیصلے جلدی ہو سکتے ہیں ۔		1 - سیکرٹری ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن 2 : سیکرٹری محکمہ قانون ۔ 3 ایڈیشنل سیکرٹری ہوم ڈیپارٹمنٹ 4 ۔ ڈائریکٹر انسداد منشیات ۔ 5 ۔ ڈپٹی کلکٹر کسٹم ۔ یہ کمیٹی جلد اپنی سفارشات مکمل کرکے وزیر موصوف کو پیش کر دے گی ۔
ع	ڈاکٹر ثریا سلطانہ ممبر صوبائی کونسل میانوالی نے تجویز پیش کی کہ محکمہ آبکاری و محصولات میانوالی کیلئے کوئی گاڑی نہیں ہے جس سے کہ محکمہ ھذا کی کارکردگی اثر انداز ہوتی ہے ۔	محکمہ عمل درآمد کرے جناب مقصد آبکاری و محصولات پنجاب نے بیان کیا ۔ کہ محکمہ ھذا پہلے ہی ایک ایسی تجویز پر غور کر رہا ہے جسکے ۔ تحت تمام اضلاع کو ٹرانسپورٹ مہیا کی جائے گی ۔ اس سلسلہ میں میانوالی ضلع بھی شامل ہے	محکمہ پہلے ہی ایک ایسی تجویز پر غور کر رہا ہے جسکے تحت تمام اضلاع کو ٹرانسپورٹ مہیا کی جائے گی ۔ سیکم کی بنیاد یہ ہے کہ ہر ضلع کو اسکے ریونیو کے مطابق ٹرانسپورٹ مہیا کی جائے ۔ اس لحاظ سے ضلع میانوالی کا نمبر تیسواں ہے ضلع میانوالی کو اسکی حیثیت کے مطابق ٹرانسپورٹ مہیا کر دی جائیگی

زراعت ۔ سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات پر عمل درآمد کی رپورٹ

نمبر شمار	زرعی سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات	مذکورہ سفارش پر حتمی فیصلہ	مذکورہ سفارش پر عمل درآمد رپورٹ
1	2	3	4
1	محکمہ صحت پنجاب کے شعبہ بیخ کنی ملیریا (Malaria Eradic tion) کو ہدایات جاری کی جائیں کہ وہ ہر سال 15 جولائی سے لیکر 15 اکتوبر تک اپنی دوائی میلاتھیان (Malathian) مکمل طور پر مرتب کریں اور اس کا اجرا بند کردیں تاکہ یہ کاروائی [illegible] کپاس کی فصل پر کیڑوں کے حملہ سے [illegible] کے لیے استعمال نہ کر سکیں ۔ مشاہدہ میں آیا ہے کہ محکمہ [illegible] حملہ سے دوائی کرم کش ۔	تجویز سے اتفاق ہے ۔ محکمہ صحت کو اس بارے میں تحریر کیا جائے ۔	اس سفارش پر پہلے ہی عمل درآمد ہو چکا ہے ۔

1	2	3	4
	[illegible] ادویات کے طور پر کاشتکاروں کے ہاتھ فروخت کردیتا ہے۔ اور کاشتکار حضرات اپنی لاعلمی کے وجہ سے یہ دوائی اپنی فصلات پر استعمال کر لیتے ہیں جو کہ فائدہ کی بجائے نقصان کا باعث بنتی ہیں۔		
2	یہ کرم کش دوا ساز اداروں کو ہدایات جاری کی جائیں اور پابند کیا جائے کہ وہ پنجاب بھر میں ہر تحصیل ضلع میں اپنا اپنا دفاتر سیل ڈپو (Sale Depot) کھولے جو کہ صرف ان کے اپنے کارکن ہی ان ادویات کی فروخت کریں۔ اور یہ دفاتر سیل ڈپو آگے مزید کوئی سب ایجنٹ یا سب ڈیلر مقرر نہ کریں ان سیل ڈپوؤں پر صرف وہی ادویات موجود ہوں جو کہ اس علاقہ کی فصلات کے متعلق ضروری ہوں نیز ان تمام ڈپوؤں/ادویات کا اندراج محکمہ زراعت کے پاس کروایا جائے۔	تجویز سے اتفاق ہے۔ اس کے متعلق مناسب ہدایات جاری کی جائیں	اس سفارش پر بھی پہلے ہی عمل درآمد ہو چکا ہے۔

1	2	3	4
3	ایک ایسا نظام وضع کیا جائے جسکے تحت محکمہ زراعت کے ضلعی افسران زراعت آفیسرز ان کرم کش ادویات کی فروختگی کے ڈپوں کا معائنہ و نگرانی کرسکیں - اور جن دوا ساز فرموں کی ادویات میں ملاوٹ پائی جائے یا کوئی اور بے قاعدگی پائی جائے تو ان دواساز فرموں ڈیلروں کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کی جائے اگر ضروری ہوتو اس کے لئے مارشل لاء آرڈر بھی نافذ کیا جائے -	تجویز سے اتفاق ہے مزید کارروائی کی جائے	اس سلسلے میں ایک اعلی سطح کے اجلاس میں پسٹیسائیڈز ڈیوز (کرم کش ادویات فروخت کرنے والے ادارے سے تفصیلی بات چیت ہوئی ہے جس میں ڈیلر صاحبان کو صوبائی کونسل کی زرعی سبجیکٹ کمیٹی کے ممبران کے تاثرات خیالات سے آگاہ کر دیا گیا ہے - جس پر انہوں نے اس امر کی یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ حتی المقدور آئندہ ایسی کوئی شکایت کا موقع فراہم نہ ہونے دیں گے - جہانتک کرم کش ادویات کی نگرانی اور فروخت کا تعلق ہے - محکمہ زراعت کے افسران کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں - کہ وہ بے قاعدگی کرنے والے ڈیلروں کے خلاف کارروائی کریں - مزید براں کرم کش ادویات کے

1	2	3	4
			تجزیے کیلئے محکمہ نے ایک نیا نظام Directorate of Improving Pest Warning and Quality Control of Pesticides in Punjab بھی قائم کر دیا ہے جسکی یہ ذمہ داری ہوگی کہ وہ ان کرم کش ادویات کے تجزیئے کرے۔ اس سلسلے میں دولیبارٹریاں بھی ملتان اور کالا شاہ کاکو لاہور میں قائم کی جا رہی ہیں۔ جہاں پر ان ادویات کے نمونہ جات حاصل کرکے ان کی افادیت اور کوالٹی کو پرکھا جائے گا
4	صوبہ بھر میں فصلوں کی اچھی پیداوار کے لئے معیاری بیج کی فراہمی کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ پنجاب سیڈ کارپوریشن کاشتکار حضرات کی سہولت اور فائدے کے لئے اہم فصلات کے معیاری بیج ان کو فراہم کرتی	تجویز سے اتفاق ہے۔ اس سلسلے میں مناسب اقدامات کئے جائیں اور محصول چنگی کے بارے میں محکمہ دیہی ترقی و مقامی حکومت کو تحریر کیا جائے۔	محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی کو اس بارے میں تحریر کر دیا گیا ہے۔

1	2	3	4
	ہے - لیکن نقل وحمل کے دوران میونسپل کمیٹیوں کارپوریشنوں کا عملہ ان سے اس بیج پر بہت زیادہ محصول چونگی وصول کرتا ہے یا تو سیڈ کارپوریشن کی طرف سے مہیا کردہ بیج پر یہ محصول ختم کر دیا جائے یا پھر اس پر وہ شرح محصول چونگی جو عام اجناس پر نافذ ہے وصول کی جائے -		
5	کپاس (پھٹی) کی امدادی قیمت بغرید وفاقی وزارت زراعت و خوراک وامداد باہمی مقرر کرتی ہے - جبکہ روئی کی قیمت خرید وفاقی وزارت تجارت مقرر کرتی ہے - حکومت پاکستان کو چاہئے کہ پھٹی اور روئی دونوں کی امدادی قیمت ایگریکلچرل پرائس کمیشن (Agricultural Price Commission مقرر کرے -	تجویز سے اتفاق ہے - وفاقی حکومت کو اس سلسلہ میں تحریر کیا جائے -	وفاقی حکومت کو اس سلسلہ میں تحریر کر دیا گیا ہے -

1	2	3	4
6	ملتان میں زراعت کے فروغ خصوصی طور پر کپاس کی فصل کیلئے محکمہ موسمیات کا ایک ذیلی اسٹیشن قائم کیا جائے جو کہ مقامی لوگوں (کاشتکاروں) کو موسم کے متعلقہ ضروری اطلاعات و پیش گوئیاں ریڈیو/ ٹیلی ویژن کے ذریعہ نشر کرے تاکہ فصلوں کو ممکنہ حد تک نقصان سے بچایا جا سکے۔	تجویز سے اتفاق ہے - مزید کارروائی کی جائے -	ڈائریکٹر محکمہ موسمیات حکومت پاکستان کو اس سلسلہ میں گزارش کر دی گئی ہے - محکمہ زراعت حکومت پنجاب نے بھی اپنی ایک سکیم تیار کی ہے - جس کے تحت صوبہ بھر میں تمام اضلاع میں زرعی فارموں پر موسمی حالات کو ریکارڈ کرنے کیلئے اضافی آلات نصب کئے جائیں گے - خاص طور پر کپاس پیدا کرنے والے علاقوں میں بہتر آلات فوری طور پر نصب کیئے جائیں گے - علاوہ ازیں موسمی تغیروتبدل کو ریکارڈ کرنے کیلئے خصوصی آلات پہلے سے ہی ملتان میں قائم شدہ ادارہ تحقیقات کپاس میں نصب ہیں۔ یہ ادارہ وفاقی وزارت خوراک وزراعت کی نگرانی میں کام کرتا ہے - اور اس علاقے میں کپاس کے کاشتکاروں کو موسمی حالات کے بارے میں مفید معلومات مہیا کرتا رہتا ہے -

1	2	3	4
(7)	واپڈا کو ہدایت کی جائے کہ لوڈ شیڈنگ کے اوقات/پروگرام کی پیشگی تشہیر کرے تا کہ کاشتکار حضرات اپنے ٹیوب ویل چلانے کا پروگرام وضع کرسکیں ۔	تجویز سے اتفاق ہے ۔ مزید کارروائی کی جائے ۔	اس سفارش کے متعلق متعلقہ حکام کو تحریر کردیا گیا ہے ۔
(8)	چاول کی ممنوعہ اقسام کی کاشت کو روکنے کیلئے سخت اقدامات اٹھائے جائیں ۔	تجویز سے اتفاق ہے مزید مناسب کارروائی کی جائے ۔	اس سلسلہ میں مناسب کارروائی پہلے سے ہی ہورہی ہے ۔ اشتہارات کے ذریعہ کاشتکاروں کو ہدایات کی گئی ہیں کہ وہ ممنوعہ اقسام کاشت نہ کریں ۔ کیونکہ حکومت ان سے یہ ممنوعہ اقسام خرید نہیں کرے گی ۔ اس پروگرام میں محکمہ خوراک اور محکمہ زراعت دونوں شامل ہیں ۔ مزید براں چاول کی ممنوعہ اقسام کی کاشت روکنے کیلئے ڈپٹی کمشنر صاحبان نے اپنے اپنے اضلاع میں دفعہ 144 بھی نافذ کردی ہے ۔ چاول

1	2	3	4
			کے بیوپاریوں کو بھی متنبہ کیا گیا ہے کہ وہ چاول کی ممنوعہ اقسام کی خرید و فروخت نہ کریں ۔
(9)	اس دفعہ نہروں کی سالانہ بندی ماہ جنوری میں کی گئی لیکن مقرر کردہ مدت گزرنے کے باوجود اکثر نہروں میں پانی نہیں چھوڑا گیا ۔ ایک طرف تو خشک سالی تھی اور بجلی کی لوڈ شیڈنگ بھی ہو رہی تھی ۔ دوسری طرف نہروں کے زیادہ دنوں بند رہنے کی وجہ سے گندم کی موجودہ فصل کو بہت نقصان پہنچا لہذا محکمہ انہار سے سفارش کی جائے کہ آئندہ کیلئے یہ اہتمام کریں کہ شیڈول کے مطابق تمام نہروں میں پانی کھولا جائے	تجویز سے اتفاق ہے ۔ مزید کاروائی کی جائے ۔	متعلقہ حکام کو اس بارے میں تحریر کردیا گیا ہے ۔
(10)	محکمہ ہائے امداد باہمی کو ھدایت کی جائے کہ قرضہ جاری	تجویز سے اتفاق ہے ۔ مزید کاروائی کی جائے ۔	محکمہ امداد باہمی کو تحریر کردیا گیا ہے ۔ قرضہ جاری کرنے کے

1	2	3	4
	کرنے کے طریقہ کار کو آسان بنائے - نیز ہر مد یعنی کھاد بیج کرم کش ادویات کے استعمال کے لئے علیحدہ علیحدہ قرضہ فراہم کرے اور قرضہ حاصل کرنے والے افراد کی فہرست مرتب کرکے شائع کرے - نیز ایسا نظام وضع کرے جس سے جعلی کو آپریٹو سوسائٹیاں ختم ہوسکیں -		طریقہ کو ممکنہ حد تک آسان بنادیا گیا ہے اور محکمہ ہذا زرعی ضروریات مثلاً کھاد بیج ادویات کے لئے پہلے سے ہی ان الگ الگ مدوں پر قرضہ جاری کرتا ہے - جہاں تک قرضہ جات حاصل کرنے والے کاشتکار حضرات کے نام شائع کرنے کا تعلق ہے - محکمہ امداد باہمی نے اس سے معذوری ظاہر کی ہے کیونکہ ایک تو قرضہ حاصل کرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے - دوسرے قرضہ جات تقریباً عرصہ 6 ماہ کیلئے جاری ہوتے ہیں - لہذا اتنی مختصر مدت میں اتنی بڑی تعداد مقروضان کی فہرست تیار کرنا بہت مشکل کام ہے - جہانتک جعلی سوسائٹیوں کی روک تھام کے لئے اقدامات اٹھانے کا تعلق ہے - محکمہ اس کے متعلق

1	2	3	4
			پہلے ہی ہر ممکن قدم اٹھا رہا ہے ۔ تاہم اگر فاضل ممبران کسی جعلی سونائٹی کی نشاندھی کریں تو اس کی تحقیق کرنے کے بعد مناسب اور موثر کارروائی کی جائیگی ۔
(11)	مرکز کی سطح پر سیمینار و مباحثات کے انتظامات کئے جائیں جہاں کاشتکاروں کو ہر فصل کی کاشت سے لیکر برداشت تک مختلف مراحل میں درپیش ضروری ہدایات و مشورے اور تراکیب بتائی جائیں ۔	تجویز سے اتفاق ہے ۔ محکمہ زراعت اس سلسلے میں مناسب اقدامات اٹھاہے ۔	اس پروگرام پر پہلے سے ہی عمل درآمد ہورہا ہے ۔ محکمہ زراعت نے کپاس اور گندم کی فصلات پر تنقیدی جائزے مباحثے اور سیمینار منعقد کروائے ہیں ۔ ضلعی تحصیل اور مرکز کی سطح پر محکمہ کے عملہ کیلئے ریفریشر کورسز باقاعدگی سے منعقد ہوتے ہیں اسکے علاوہ کاشتکار حضرات کی تربیت کے لئے خصوصی "یوم کسان" بھی منائے جاتے ہیں ۔ جہاں زرعی ماہرین کاشتکاروں کو مشورے دیتے ہیں او کاشتکار حضرات آپس میں صلاح و مشورے سے اپنے مسائل بھی حل کرتے ہیں ۔

(12) میونسپل کمیٹیوں کی آمدنی کا 60 سے 70% حصہ زرعی اجناس پر عائد کردہ محصول چونگی سے حاصل ہوتا ہے میونسپل کمیٹیوں کو چاہئے کہ وہ اپنی آمدنی کا کچھ حصہ دیہاتوں کی فلاح و بہبود کے لئے تعمیراتی کاموں پر خرچ کریں ۔	چونکہ میونسپل کمیٹیوں کا دائرہ کار شہروں تک محدود ہے ۔ اس لئے اس تجویز پر عمل درآمد ممکن نہیں ۔	مزید کسی کارروائی کی ضرورت نہیں
(13) آئندہ اجلاس میں تجارتی بنک اور کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ کے نمائندگان کو بلایا جائے تاکہ قرضہ کے متعلقہ مسائل پر مفصل بحث ہوسکے ۔	تجویز سے اتفاق ہے ۔ محکمہ زراعت مزید مناسب کارروائی کرے ۔	متعلقہ حکام کو درخواست کردی گئی ہے ۔ کہ وہ آئندہ اجلاسوں میں اپنے نمائندگان شرکت کے لئے بھیجیں ۔
(14) پھلوں کی پیداوار بڑھانے کیلئے باغات کے رقبہ میں اضافہ اور انکی مناسب دیکھ بھال بہت ضروری ہے ۔ اس مسئلہ پر محکمہ زراعت پنجاب خصوصی توجہ	تجویز سے اتفاق ہے محکمہ زراعت مزید مناسب کاروائی کرے ۔	اس سفارش پر پہلے سے ہی عمل درآمد ہو رہا ہے ۔ محکمہ زراعت نے ایک سکیم تیار کی ہے جس پر محکمہ خزانہ اور محکمہ منصوبہ بندی غور کررہی ہے جس کے تحت

	2	3	4
	دے اس شعبے سے متعلق عملہ میں اضافہ کیا جائے اور انہیں ضروری سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔تاکہ کاشتکاروں کو باغات لگانے ، پودوں کی مناسب پرورش اور کیڑے مکوڑوں و بیماریوں کے حملے سے حفاظت کے بارے میں راہنمائی حاصل ہوسکے۔		باغات لگانے پودوں کی پرورش کیڑوں سے بچاؤ اور پھل کی چنائی کے علاوہ پھلوں کی پیداوار میں اضافہ کی کوشش کی جائے گی۔
(15)	پھلوں کی برآمدات کے متعلق بہتر سہولتیں اور مواقع فراہم کئیے جائیں۔نیز ان کی برآمد کرنیوالی ایجنسیوں میں اضافہ کیا جائے۔ تاکہ صحت مندانہ مقابلے کے تحت پھلوں کے کاشتکاروں کے حقوق کا تحفظ ہوسکے۔	تجویز سے اتفاق ہے۔ محکمہ مزید کارروائی کرے۔	محکمہ زراعت اس سفارش پر پہلے سے ہی عمل پیرا ہے۔ پھلوں کی برآمدات کے بارے میں مرکزی حکومت وقتاً فوقتاً درخواست کی جاتی رہی ہے۔پچھلے سال کینو کے مالکان کو پھل کی فروخت میں دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا محکمہ کی کوشش سے 2816 ٹن کینو برآمد ہوا۔ اب پھر برآمدات کو بڑھانے کیلئے تمام متعلقہ اداروں کو درخواست کردی گئی ہے کہ وہ پھلوں کی برآمدات بڑھانے

1	2	3	4
			میں کاشتکاروں کی مناسب اور بر وقت مدد فرمائیں۔ پھل، سبزیات برآمد کرنے والی ایجنسیوں کی تعداد اب بڑھکر اس وقت چار (4) ہو گئی ہے۔
(16)	بعض اضلاع میں محکمہ مال و محکمہ انہار کاشتکاروں سے نہ صرف مالیہ اور آبیانہ وصول کرتے ہیں بلکہ اس کے ساتھ۔ زکواۃ وعشر بھی وصول کرتے ہیں۔اس کا تدارک کیا جاوے۔	متعلقہ محکمے اس بارے میں مناسب کارروائی کریں۔	شروع شروع میں غلط فہمی کی بنا پر ایسے واقعات ہوئے۔ مگر اب اس بارے میں بورڈ آف ریوینو پنجاب نے تمام کمشنر اور ڈپٹی کمشنر صاحبان کو واضح ہدایات جاری کر دی ہیں۔
(17)	اس وقت ٹریکٹروں کی آمدو غیرہ مکمل طور پر وفاقی حکومت کی تحویل میں ہے۔ اس میں سے صوبائی حکومتوں کو بھی کچھ سپیشل کوٹہ ملنا چاہیے۔ تاکہ وہ اپنی فوری/ہنگامی ضروریات کے پیش نظر کاشتکاروں کو ٹریکٹر آسانی سے مہیا کر سکیں۔	محکمہ زراعت وفاقی حکومت کو اس بارے میں تحریر کرے۔	وفاقی حکومت کو اس بارے میں تحریر کر دیا گیا ہے۔

1	2	3	4
(18) جب سے کرم کشی ادویات کا کاروبار نجی شعبے کی تحویل میں دیا گیا ہے ۔ کاشتکاران کو بہت سی تکالیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ۔ کیونکہ اب ان کو ادویات کے صحیح استعمال ، مناسب مقدار اور ادویات کے چناؤ کے سلسلے میں کوئی راهنمائی میسر نہیں ۔ جو کہ اس سے قبل محکمہ زراعت کے کارکنان ان تک پہنچاتے تھے ۔ لہذا یہ ذمہ داری پھر سے محکمہ زراعت کے سپرد کر دی جاوے ۔	وفاقی حکومت نے بہت سوچ بچار کے بعد کرم کشی ادویات کو سرکاری تحویل سے نجی شعبہ کو منتقل کیا ہے ۔	مزید کسی کارروائی کی ضرورت نہیں۔	
(19) اس وقت انجمن ہائے امداد باہمی کاشتکاروں کو صرف زرعی ضروریات کے لئے قرضہ فراہم کرتی ہیں ۔ کاشتکاروں کی دیگر ضروریات مثلاً بیاہ شادی وغیرہ کیلئے بھی یہ انجمنیں انہیں قرضہ فراہم کریں ۔	کیونکہ یہ تجویز تحریک امداد باہمی کے اغراض ومقاصد کے خلاف ہے اس لئے اس تجویز سے اتفاق نہیں ہے ۔	مزید کسی کارروائی کی ضرورت نہیں ۔	

1	2	2	4
(20)	محکمہ زراعت اور محکمہ خوراک مل کر اری چاول کی قسم (اری-9) کی کاشت کے بارے میں حتمی فیصلہ کریں اور اس بارے میں کاشتکاروں کو فوری طور پر آگاہ کیا جاوے۔	محکمہ خوراک اور محکمہ زراعت اس پر غور کریں۔	فی الحال اری-9 کی کاشت اور خرید و فروخت پر مکمل پابندی عائد ہے۔ تاہم تجارتی حلقوں کے اصرار پر چاولوں کے تحقیقاتی ادارے کالا شاہ کاکو میں چاول کی اس قسم پر مزید تجربات کئے جا رہے ہیں۔ جن کے نتائج کی روشنی میں ہی اس کی کاشت کے متعلق کوئی حتمی فیصلہ کیا جا سکے گا۔
(21)	وقت کے ساتھ ساتھ زرعی ضروریات مثلاً کھاد، بیج کرم کش ادویات کی قیمتیں مزدوروں کی اجرتیں اور بجلی کے نرخ بڑھتے جا رہے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ زرعی اجناس کی قیمتوں کا ازسر نو تعین کیا جاوے۔ اور ان میں بھی مناسب اضافہ کیا جاسکے۔	تجویز سے اتفاق ہے۔ مرکزی حکومت کو اس بارے میں تحریر کیا جاوے	وفاقی حکومت کو اس بارے میں تحریر کردیا گیا تھا۔ وفاقی حکومت کے زرعی پرائس کمیشن نے مطلع کیا ہے۔ کہ اجناس کی قیمتوں کا تعین کرتے وقت تمام متعلقہ عوامل کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ اور قیمتوں کے تعین کرتے وقت وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے ماہرین کے علاوہ

1	2	3	4
			کاشتکاران کے نمائندگان سے بھی مشورہ کیا جاتا ہے -
(22)	کاشتکاروں کو یہ عام شکایت ہے کہ ٹریکٹر ڈیلر حضرات ٹریکٹر فروخت کرتے وقت ان سے دس سے پندرہ ہزار روپیہ فی ٹریکٹر زائد وصول کرتے ہیں - زرعی سبجیکٹ کمیٹی متفقہ سفارش کرتی ہے - کہ ٹریکٹر فروخت کرنیوالی تمام ایجنسیوں کو یہ ہدایت کی جاوے کہ وہ صرف کاشتکاروں کو ہی ٹریکٹر فروخت کریں اور اس کے علاوہ کسی کو بھی ٹریکٹر نہ دیں تاکہ کاشتکاروں کو یہ ٹریکٹر اصل قیمت پر مل سکیں -	چونکہ یہ معاملہ وفاقی حکومت کے دائرہ کار/اختیار میں ہے - اس لئے محکمہ زراعت مرکزی حکومت کو اس سفارش پر غور کرنے کی درخواست کرے -	وفاقی حکومت کو اس سفارش کے متعلق غور کرنے کی درخواست کر دی گئی ہے -

تعلیم سبجیکٹ کمیٹی سفارشات پر عمل درآمد کی رپورٹ

سبجیکٹ کی سفارشات	مذکورہ سفارشات پر حتمی فیصلے -	اس سلسلہ میں محکمہ کی جانب سے کی گئی کارروائی کی موجودہ صورت
ا- سبجیکٹ کمیٹی کے سابقہ اجلاس میں کی گئی سفارش کے حوالے	سفارش سے اتفاق نہیں -	محکمہ تعلیم نے سبجیکٹ کمیٹی کی سفارش سے اتفاق نہ کیا کیونکہ اس

1	2	3	4
	سے اس امر پر دوبارہ زور دیا جاتا ہے کہ کسی مقام پر تین سال سے کم قیام سے پہلے تبادلہ کے سلسلہ میں ڈی ایم ایل اے کی منظوری کی شرط واپس لی جائے ۔ بالخصوص درج ذیل حالات میں ۔ 1 ۔ باھمی تبادلہ 2 ۔ انتظامی وجوہ کی بنیاد پر تبادلہ 3 ۔ واضح طور پر موجود خالی اسامی 4 ۔ خواتین اساتذہ کے بارے میں جبکہ گھر سے قریب تر کسی معلمہ دستیاب ہو ۔		سے بہت سے اساتذہ کے مسائل حل ہونے کی توقع تھی ۔ تاہم سپیشل کمیٹی نے فیصلہ دیا کہ فی الحال موجودہ نظام کو ھی جاری رکھا جائے ۔
2-	محکمۂ تعلیم میں پرائمری اور مڈل سکولوں کی سطح تک نگرانی اور	سفارش سے اتفاق ہے ۔	پرائمری سکولوں کو محکمہ تعلیم حکومت پنجاب کے دائرہ کار سے

1	2	3	4
	تقرر و تبادلہ کے تمام اختیارات متعلقہ ضلع کونسل کے چیئرمین کے پاس ہونے چاہئیں جیساکہ صوبہ سرحد میں ہو رہا ہے -		نکال کر لوکل کونسلوں کے دائرہ اختیار میں دئیے جانے کا معاملہ حکومت کے زیر غور ہے - اس سلسلہ میں صوبہ سرحد میں رائج نظام کا جائزہ لیا جا رہا ہے - اس کے بعد محکمہ تعلیم گورنر صاحب کے احکامات حاصل کر کے آئندہ لائحہ عمل مرتب کرے گا -
3	علاقہ میں موجود مڈل سکول کا ہیڈ ماسٹر اپنے قریبی اور اس حلقہ میں موجود پرائمری سکولوں کا ایریا آفیسر مقرر کیا جائے جو ا سکولوں کی نگرانی کرے -	سفارش سے اتفاق نہیں -	پرائمری اور مڈل سکولوں کی نگرانی کے لیے پہلے ہی سے مناسب تعلیم دھندہ اور تجربہ کار (A-E-O) مقرر ہیں۔ مڈل سکولوں کے ہیڈ ماسٹر جو تجربے کے لحاظ سے (A-E-O-) سے کم تر ہے کو اس کے حلقہ کا ایریا آفیسر میں مقرر کرنے سے اس کے اپنے سکول کا تدریسی معیار گر جائے گا - کیونکہ اپنے ادارے سے باہر دوسرے سکولوں کی نگرانی میں اس کا خاصا وقت صرف ہوگا -

1	2	3	4
4	محکمہ تعلیم میں ایک دفتر شکایات قائم کیا جائے جو محکمہ اور عوام کے درمیان رابطہ کا کام دے۔	سفارش سے اتفاق ہے۔	محکمہ تعلیم میں پہلے ہی ایک سیکشن شکایات کو نمٹانے کا کام کر رہا ہے۔ جو کہ محکمہ اور عوام کے درمیان رابطے کا کام انجام دیتا ہے۔ اس لیے مزید کسی اقدام کی ضرورت نہیں۔
5	نجی تعلیمی اداروں کی فیسیں اور اساتذہ کو دی جانے والی تنخواہ (equal to) کی جائے۔ یعنی ان میں باہم توازن پیدا کیا جائے اور ان اساتذہ کو کم از کم سرکاری اداروں کے برابر مراعات دی جائیں۔	سفارش سے اتفاق ہے۔	نجی تعلیمی اداروں کے سلسلہ میں ایک مسودہ قانون تیار کیا جا رہا ہے۔ اس میں ان دونوں باتوں کو ملحوظ رکھا جائے گا۔ مزید کارروائی کی جا رہی ہے۔
6	[illegible]	سفارش سے اتفاق ہے	[illegible] جانے کے لیے

1	2	3	4
٣	چہارم کا ملازم موجود نہیں وہاں Norm کے مطابق درجہ چہارم کا ملازم منظور کیا جائے ۔		پہلے ہی سے مندرجہ ذیل Norm مقرر ہیں ۔ مڈل سکول: نائب قاصد 1، چوکیدار 1، مالی 1 ہائی سکول: نائب قاصد 1، چوکیدار 1، مالی 1، ماشکی 1، جاروب کش 1 تاہم محکمہ تعلیم نے ماتحت انتظامی اداروں کو ہدایت جاری کر دی ہے ۔ کہ وہ ایسے ادارے جن میں محولالا معیار کے مطابق مطلوبہ اسامیاں منظور شدہ نہیں ہیں ان کے لئے اگلے سال کی SNE میں اپنی سفارشات حکومت کو بھیج دیں تاکہ محکمہ خزانہ سے ایسی آسامیوں کی منظوری لی جا سکے ۔

1	2	3	4
7	ہر زنانہ تعلیمی ادارے میں بیت الخلاء کی سہولت ہر صورت فراہم کی جائے ۔	سفارش سے اتفاق ہے ۔	سفارش موزوں ہے ۔ بیت الخلاء و زنانہ تعلیمی اداروں کی ایک اہم ضرورت ہے اس وقت زنانہ تعلیمی اداروں کی درج ذیل تعداد اس سہولت سے محروم ہے (I) زنانہ پرائمری مدارس 699 (II) زنانہ مڈل مدارس 1045 (III) زنانہ ہائی مدارس 276 جہاں تک پرائمری مدارس کا تعلق ہے ان کی عمارات کی تعمیر پبلک کی ذمہ داری ہے ۔ لہذا ان مدارس میں بیت الخلاء بھی پبلک ہی مہیا کرے ۔ اس سلسلہ میں محکمہ لوکل گورنمنٹ اور دیہی ترقی سے گزارش کی گئی ہے کہ وہ تمام بلدیاتی اداروں کے کمانڈروں کو ہدایت کر دیں
		3	

1	2	3	4
			کہ اوپر موجودہ زنانہ پرائمری مدارس اور آئندہ قائم ہونے والے ایسے سکولوں میں اپنی مدد آپ کے تحت بیت الخلاء بھی تعمیر کروائیں۔ مڈل اور ہائی زنانہ مدارس کو بیت الخلاء کی سہولت مرحلہ وار پروگرام کے تحت مہیا کی جائے گی۔ جس کا آغاز انشاءاللہ اسی سال سے کر دیا جائے گا۔
8	بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن اور ٹیکنیکل بورڈ میں صوبائی کونسل کے ممبران کو نمائندگی دی جائے۔	سفارش سے اتفاق نہیں ہے۔	محکمہ تعلیم صوبائی کونسل کے ممبران کو بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن اور ٹیکنیکل بورڈ میں نمائندگی دینے کے حق میں نہیں۔ ان بورڈوں کا بنیادی کام امتحانات منعقد کرانا ہے۔ لہذا ان بورڈوں میں صوبائی کونسل کے ممبران کی نامزدگی سودمند ثابت نہیں ہو گی۔

1	2	3	4
-9	پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ فاروہمن کراچی بہت اچھا ادارہ ہے - اس میں پنجاب کے کوٹہ کی نشستیں دو سال سے خالی ھیں - ان نشستوں پر ضرور پنجاب کی طالبات کو داخلہ دلوایا جائے -	سفارش سے اتفاق ہے -	ایسی نشستوں کے لئے ہر سال فنی تعلیم نوٹس برائے داخلہ اخبارات میں شائع کراتا ہے - مگر ہمیشہ کوئی درخواست وصول نہیں ہوتی - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ والدین لڑکیوں کو اپنے سے بہت دور تعلیم کے لئے بھیجنا نہیں چاہتے جب کہ داخلہ کے لئے ایسا ھی ایک ادارہ لاہور میں واقع ہے - جس میں داخلہ کو ترجیح دیتے ھیں - محکمہ تعلیم نامزدگی کے کاغذات کو کراچی کے ادارہ میں داخلے کو بھیجنے کو تیار ہے - اگر ضرورت مند طالبات آئندہ داخلے کے لئے درخواستیں دیں - یہاں یہ بتانا مناسب ہے کہ ایسی سہولتیں دونوں اطراف سے ھیں -

1	2	3	4
			پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ برائے خواتین لاہور میں دوسرے صوبوں کی نامزدہ نشستیں بھی کبھی پر نہیں ہوئیں - شائد مندرجہ بالا وجوہ کی بناء پر یہاں یہ بھی بتانا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بحکم گورنر صاحب مندرجہ بالا عنوان پر ایک سمری ان کی خدمت میں پیش کی گئی تھی -
10 -	ہمارے سکولوں میں طلباء کے لئے نصاب کا بوجھ زیادہ ہے - اسے بنگلہ دیش - سری لنکا اور دیگر قریبی ممالک کے سلیبس کو مد نظر رکھ کر بچوں پر نصاب کا بوجھ کم کیا جائے -	سفارش سے اتفاق ہے -	نصابی تبدیلیاں وفاقی وزارت تعلیم کے دائرہ کار میں آتی ہے نصابی تبدیلیوں کا عمل آج کل جاری ہے (جس میں صوبائی محکمہ تعلیم کے ماہرین وفاقی وزارت تعلیم کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں) اس مشق میں چھٹی سے لے کر یونیورسٹی کی سطح تک نصاب کی ترمیم و تبدیلی کا کام ہو رہا ہے اور نصاب میں غیر ضروری طوالت کو دور کیا جا رہا ہے - پرائمری جماعتوں کے نصابات کے سلسلہ میں مرکز تحقیق و ترقی نصاب

1	2	3	4
			پنجاب کے زیر اہتمام تحقیقات کے نتائج کی روشنی میں مربوط نصاب کی ترویج کے لئے سفارشات وفاقی وزارت تعلیم کو ارسال کی جا چکی ہیں ۔ وفاقی وزارت تعلیم سے رجوع کیا گیا ہے کہ محوالہ بالا ممالک کے نصاب منگوا کر مہیا کرے تاکہ ان کا نصابی مطالعہ کیا جا سکے ۔
11	Energy Conservation کا تصور پرائمری جماعتوں کے نصاب میں واضح طور پر شامل کیا جائے ۔	سفارش سے اتفاق ہے ۔	پرائمری جماعتوں کے سائنس اردو اور مطالعہ پاکستان کے مضامین میں اس موضوع پر پہلے ہی سے تصورات موجود ہیں ۔ ان کے علاوہ تعلیم آبادیات کے حوالہ سے بقائے توانائی کے تصورات شامل کئے جا رہے ہیں اس ضمن میں پنجاب کی کتب میں تبدیلی میں سفارشات ٹیکسٹ بک بورڈ اور وفاقی وزارت تعلیم کو بھیج دی ہے ۔

12	دو اساتذہ والے پرائمری سکولوں میں اساتذہ تعینات کرتے وقت یہ بات مدنظر رکھی جائے کہ ان میں ایک معلم سائنس مضامین کے ساتھ میٹرک پاس ہو -	سفارشات سے اتفاق نہیں	محکمہ تعلیم اس سے متفق ہے اور افسران مجاز کو دو اساتذہ والے پرائمری سکولوں میں تقرری کرتے وقت ایک استاد سائنس مضامین کے ساتھ تعینات کرنے کے لیے ھدایات جاری کر دی گئی ہوں -
	نیز دیہاتی تعلیمی اداروں میں تعینات اساتذہ کو اور بالخصوص شہری علاقوں سے مقررہ کردہ اساتذہ کو دیہات میں کام کرنے کی خصوصی مالی رعایت (Incentive) دی جائے -		دیہاتی سکولوں میں تعینات دیہاتی اساتذہ کے لیے محکمہ خصوصی مالی رعایت کی سفارش کو مناسب نہیں سمجھتا کیونکہ دیہات میں متعین دیگر محکموں کے ملازمین ایسی رعایت کا مطالبہ کریں گے جو حکومت کے لئے شائد قابل عمل نہ ہو - البتہ شہری علاقوں سے دیہات میں تعینات کئے گئے اساتذہ کے لئے محکمہ تعلیم مالی رعایت کی سفارش کرتا ہے - بشرطیکہ دیہاتی علاقوں سے ایسے اساتذہ دستیاب نہ ہوں -

1	2	3	4
			ایسی مالی رعایت بالکل اسی طرح پر ہونی چاہئے جیسے کہ محکمہ صحت میں ڈاکٹروں اور دوسرے عملہ کی تعیناتی کے دوران کر دی جاتی ہے ۔ سوشل کمیٹی نے غور کرنے کے بعد اس تجویز کو قابل عمل نہیں پایا ۔
13	نویں اور دسویں جماعتوں میں کالج کی طرح (NCC) ملٹری ٹریننگ لازمی قرار دی جائے ۔	فی الحال یہ تجویز قابل عمل نہیں ۔	اس سے پہلے اس تجویز کا جائزہ لیا گیا تھا لیکن ڈائریکٹر جنرل (NCC/WG) جی ایچ کیو راولپنڈی نے سکولوں میں (NCC) کی ٹریننگ لازمی قرار دینے سے معذرت کردی تھی ۔ اس لئے ایسی تجویز فی الحال قابل عمل نہیں ۔

امن عامہ سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات پر عمل درآمد کی رپورٹ

نمبر شمار	سفارشات سبجیکٹ کمیٹی	اس سلسلہ میں محکمہ کی جانب سے کی گئی کارروائی کی موجودہ صورت حال	مذکورہ سفارشات پر حتمی فیصلے
1	2	3	4
1	قتل اور ڈاکہ زنی کے مقدمات کا ایک تقابلی جائزہ جو صوبہ پنجاب کے ہر ضلع میں 1947 تا 1957، 1957 تا 1967، 1967 تا 1977 اور 1977 تا 1983 درج کئے گئے ہوں کونسل میں پیش کیا جائے - ایسے کیسوں میں اضافہ یا کمی کو بھی واضح کیا جائے -	کیفیت ضمیمہ "الف" پر ملاحظہ فرمائیں -	سفارش کے مطابق تقابلی جائزہ منسلک ہے -
2	تمام جسٹس آف پیس کو انسداد جرائم کے لئے مزید اختیارات دیئے جائیں -	صوبائی کونسل کے تمام اراکین کو ان کے متعلقہ علاقوں کے لئے جسٹس آف پیس مقرر کیا جا چکا ہے ضابطہ فوجداری	محکمہ نے اس سفارش پر مناسب کارروائی کی ہے -

1	2	3	4
		کی دفعات 22 - اے اور 22 - بی کی رو سے انہیں پہلے ہی انسداد جرائم کے سلسلے میں مجرموں کو پکڑنے انسداد جرائم میں پولیس کی مدد کرنے اور دیگر اختیارات حاصل ہیں - حال ہی میں صوبائی کونسل کے تمام ممبران کو ضلعی کرائم کنٹرول کمیٹیوں کے مستقل ممبر بنانے کے لئے احکامات جاری کردیئے گئے ہیں - ان اقدامات کی وجہ سے جسٹس آف پیس انسداد جرائم کے لئے موثر کردار ادا کرسکیں گے -	
3	صوبائی کونسل کے ممبران کو ضلعی انسداد جرائم کمیٹی کا مستقل ممبر بنا دیا جائے -	صوبائی کونسل کے تمام ممبران کو ضلع کی متعلقہ انسداد جرائم کمیٹی کا مستقل ممبر مقرر کرنے کے بارے میں تمام کمشنروں کو ہدایات جاری کردی گئی ہیں -	عملدرآمد ہورہا ہے -

4	گاڑیوں کے مستحسنوں (موٹر وھیکل ایگزامینرز) کو انسداد جرائم کمیٹی کا ممبر بنا دیا جائے ۔	گاڑیوں کے مستحسنوں کو انسداد جرائم کمیٹی کا ممبر بنانے کے بارے میں تمام کمشنروں کو ھدایات جاری کر دی گئی ھیں ۔	عمل درآمد ہو رہا ہے ۔
5	موجودہ طریقہ کار مستحسن گاڑی کو تبدیل کر دینا چاھیئے ۔	موٹر وھیکل ایگزامینرز کے فرائض میں ٹرانسپورٹ گاڑیوں کا معائنہ مختلف سرٹیفکیٹ جاری کرنا ۔ میٹروں کا معائنہ اور چیکنگ وغیرہ شامل ھیں ۔ ان کو چیکنگ کے لئے جدید ترین آلات مثلاً ھیڈ لائٹ ٹیسٹر اور بریک ٹیسٹر مہیا کئے گئے ھیں ۔ اس لئے موجودہ طریق کار درست اور مناسب ہے اور اس میں تبدیلی کی ضرورت نہیں ہے ۔	سپیشل کمیٹی کو محکمہ کی رائے سے اتفاق ہے ۔
6	ممبران سبجیکٹ کمیٹی برائے امن عامہ کو غیر سرکاری طور پر صوبے کی تمام جیلوں میں معائنہ کرنے کی اجازت ہونی چاھیئے ۔	ممبران سبجیکٹ کمیٹی برائے امن عامہ صوبے کی جیلوں کا غیر سرکاری وزیر نامزد کر دیا گیا ہے ۔	عملدرآمد ہو رہا ہے ۔
	حدود مقدمات کی تفتیش انسپکٹر یا اس سے بڑے آفیسر کو کرنی چاھیئے	حدود مقدمات کی تفتیش انسپکٹر ھی کریں گے لیکن جہاں سب انسپکٹر انچارج تھانہ ہو گا وہ بھی تفتیش کر سکتا ہے ۔	عملدرآمد ہو رہا ہے ۔

8	مسافر گاڑیاں جو کہ لیہ ، میانوالی بھکر ، ڈی جی خان ، مظفر گڑھ اور سکھر سے ملتان آتی ہیں ۔ انہیں بس سٹینڈ تک جانے کے لئے براہ راست ملتان سے گزرنے کی اجازت ہونی چاہئیے اور انہیں شہر میں متبادل راستے سے داخل ہونے پر مجبور نہ کیا جائے ۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو تو ان بسوں کو سورج غروب ہونے سے سورج طلوع ہونے کے درمیان براہ راست ملتان شہر میں داخل ہونے کی اجازت ملنی چاہئیے ۔	اس معاملہ کا بغور جائزہ لیا گیا ہے ۔ ملتان شہر میں بسوں کے براہ راست داخلے کی اجازت دونوں صورتوں میں قطعی مناسب نہیں ہے ملتان شہر میں داخلہ عزیز ہوٹل چوک اور شاہراہ رشید سے ہو سکتا ہے ۔ وہاں سڑک زیادہ چوڑی نہیں ہے اس لئے بسیں آسانی سے ٹرن نہیں لے سکتیں ۔ شاہراہ رشید پر ایک ٹرک سٹینڈ بھی ہے جس کی وجہ سے ٹریفک متاثر ہو سکتی ہے ۔ علاوہ ازیں بہت زیادہ ٹریفک ہونے کی صورت میں خطرناک حادثات کا امکان بھی ہے اور بھاری ٹریفک کے اندرون شہر اجازت دینے سے ٹریفک پولیس کے لئے بھی مختلف قسم کی گاڑیوں کو کنٹرول کرنے میں گونا گوں مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا ۔	محکمہ کی رائے سے اتفاق ہے ۔
6	رینالہ خورد اور چوچک ضلع اوکاڑہ کے درمیان کا فاصلہ بیس میل دکھایا گیا ہے جو پندرہ میل ہے جس کی وجہ سے موٹر مالکان زیادہ کرایہ وصول کر رہے ہیں ۔ لہذا فاصلہ درست کیا جائے ۔	رینالہ خورد اور چوچک کے درمیان کا فاصلہ بمطابق محکمہ مواصلات 20.91 کلو میٹر ہے جس کا کرایہ سیکرٹری روڈ ٹرانسپورٹ اتھارٹی نے مبلغ تین روپے مقرر کیا ہوا ہے ۔ جو کہ درست ہے ۔	محکمہ نے صحیح صورت حال کی وضاحت کر دی ہے ۔

[illegible] مہیا کی جاتی [illegible]	صوبہ پنجاب میں کل 383 تھانے ہیں جن میں سے 29 تھانوں میں گاڑیوں مہیا کی ہوئی ہیں باقی ماندہ 354 تھانوں کے لئے گاڑیاں اگر مہیا کی جائیں تو پانچ کروڑ چالیس لاکھ باسٹھ ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔ صوبے کے مالی وسائل سے اتنی بڑی رقم کا مہیا کرنا ممکن نہیں ہے۔ پنجاب پولیس کے پاس 225 ناکارہ گاڑیاں ہیں اس سال 80 نئی گاڑیاں خریدی جائیں گی جس میں سے کچھ تھانوں کو بھی مہیا کر دی جائیں گی۔ یہ کمی مرحلہ وار پوری کی جا سکے گی۔ تاہم بعض تھانوں میں سرکاری موٹر سائیکلیں مہیا کی گئی ہیں اور ریوالونگ فنڈ 50 لاکھ روپے کا ایک قائم کیا گیا ہے جس کے تحت انسپکٹر اور سب انسپکٹر کے افسران میں خرید بصورت کرایہ ہر موٹر سائیکل خریدنے کے لئے رقوم تقسیم کی جا رہی ہیں۔	محکمہ کی وضاحت سے اتفاق ہے مناسب کارروائی کی جا رہی ہے

11	ڈنگرگڑھ براستہ سرید کے لاہور بغیر پرمٹ چلنے والی گاڑیوں کی پڑتال کی جائے اور اگر انہوں نے کسی عدالت سے حکم امتناعی حاصل کیا ہوا ہے تو اس کو خارج کروایا جائے اور غیر قانونی چلنے والی گاڑیاں بند کی جائیں۔	اس معاملہ کی جانچ پڑتال کی گئی اور 26 بسوں کو فروری 1984 کے مہینہ میں جو بغیر پرمٹ کے چل رہی تھیں کو تحویل میں لے لیا گیا اور 133 کیسوں میں ڈرائیوروں کے خلاف کارروائی کی گئی اور بھاری جرمانے عائد کئے گئے - اس روٹ پر صرف تین روٹ جاری کئے گئے ہیں - جبکہ میسرز نذیر عنایت اللہ اینڈ کمپنی کی بسیں ڈسٹرکٹ جج سیالکوٹ کے جاری کردہ حکم امتناعی کی روشنی میں چل رہی ہیں - پنجاب پراونشل ٹرانسپورٹ اتھارٹی نے اس معاملہ کا بغور جائزہ لیا ہے اور حکم امتناعی کو خارج کرانے کی جا رہی ہے اس کے علاوہ یہ فیصلہ بھی کیا گیا ہے کہ جب تک حکم امتناعی خارج نہ ہو جائے کوئی روٹ پرمٹ جاری نہ کیا جائے - یہ معاملہ محکمہ قانون کو بھی برائے مشورہ بھیجا جا رہا ہے - تاہم یہ تمام معاملہ سبجیکٹ کمیٹی برائے ٹرانسپورٹ سے متعلق ہے -	اس معاملے کے کئی پہلو ہیں جن کی تفصیلی وضاحت کر دی گئی ہے اور مناسب کارروائی جا رہی ہے -

COMPARATIVE STATEMENT OF MURDER AND DACOITY CASES REPORTED DURING THE YEAR FROM 1947 TO 1957 IN PUNJAB

NAME OF DISTRICT	MURDER 1947	48	49	50	51	52	53	54	55	56	57	Percentage increase or Decrease in 1957 on the basis of 1949.	DACOITY 1947	48	49	50	51	52	53	54	55	56	57	Percentage increase or Decrease in 1957 on the basis of 1949.
Lahore	559	122	73	77	59	52	76	60	59	72	82	+12%	28	39	14	5	2	2	35	..	1	3	1	—93
Kasur	36	38	42	46	48	51	52	52	50	50	51	+21	1	1	2	..	1	..	...	2	2	3	2	..
Sheikhupura	52	49	65	44	46	49	66	57	64	80	52	—20	17	19	3	4	5	6	9	2	4	2	8	+167
Gujranwala	218	63	66	43	46	206	52	45	49	46	51	—23	23	7	2	3	4	11	1	3	2	1	3	+50
Gujrat	209	115	81	84	91	67	91	90	110	101	81	..	41	30	8	3	7	3	..	1	..	..	1	—88
Sialkot	260	102	50	21	38	31	45	35	39	36	38	—24	92	68	12	8	7	6	12	6	3	6	5	—58
Rawalpindi	316	119	85	51	70	52	80	70	55	65	58	—33	286	59	8	6	3	2	2	1	3	..	1	—88
Jhelum	135	62	55	52	53	54	64	58	48	36	57	+04	44	6	1	..	..	..	3	1	..	2	1	..
Attock	120	93	78	63	59	62	72	59	57	58	66	—15	78	23	5	..	1	1	2	..	4	1	..	+100
Sargodha	135	103	86	78	109	127	112	98	91	108	111	+30	93	35	11	1	2	1	6	1	..	3	5	—55
Mianwali	88	70	65	40	56	50	57	59	60	81	100	+54	2	..	3	..	1	1		..	..	..	6	+100
Faisalabad	135	115	83	72	89	93	76	106	107	88	126	+52	21	8	4	9	11	3	6	4	10	4	3	—25
Jhang	109	61	39	48	62	61	74	62	60	52	44	+13	62	5	..	3	3	2	5	7	3	1	..	..
Multan	235	76	97	73	86	99	110	96	89	84	132	+36	159	35	7	7	5	5	6	3	2	2	1	—86
Sahiwal	177	109	92	101	105	122	108	102	83	108	125	+36	36	20	8	9	9	4	9	4	4	4	4	—50
Muzaffargarh	70	30	22	33	31	25	12	35	28	38	35	+59	47	3	2	2	1	..	2	1	-	1	1	+50
D.G. Khan	83	65	57	48	64	69	58	77	75	77	68	+19	139	5	..	..	..	2	4	1	..	..	..	..
Bahawalpur	32	40	20	20	21	23	19	20	25	21	28	+40	31	15	9	5	11	6	8	2	7	4	3	—67
Bahawalnagar	46	34	36	38	45	34	30	26	44	30	44	+22	23	12	9	13	7	8	10	5	9	5	6	—33
R. Y. Khan	35	36	34	24	28	45	27	24	33	40	50	+47	37	7	9	6	7	6	4	6	5	4	13	+44
PUNJAB TOTAL	3049	1502	1225	1056	1206	1372	1281	1231	1226	1271	1399	+14	1260	397	117	84	87	69	126	50	59	46	64	—45

امن عامہ شیکش اسمبلی کی معلومات پر لسطارانگ کی ائتلاف

PAGE II

COMPARATIVE STATEMENT OF MURDER AND DACOITY CASES REPORTED DURING THE YEAR FROM 1957 TO 1967 IN PUNJAB:—

MURDER

NAME OF DISTRICT	1957	58	59	60	61	62	63	64	65	66	67	Percentage increase or decrease in 1967 on the basis of 1957.
Lahore	82	82	67	64	77	73	67	76	83	95	115	+39
Kasur	51	54	37	48	49	41	52	61	71	64	70	+37
Sheikhupura	52	60	41	46	71	61	61	56	66	82	66	+27
Gujranwala	51	47	40	47	46	52	42	58	69	68	79	+55
Gujrat	81	84	59	87	86	76	79	94	91	95	93	+15
Sialkot	38	39	31	46	35	28	41	45	45	36	66	+74
Rawalpindi	58	61	76	79	88	92	114	77	103	78	85	+47
Jhelum	57	31	37	49	36	52	44	40	56	47	56	−2
Attock	66	61	46	49	59	72	79	65	59	53	60	−9
Sargodha	111	100	92	111	113	121	109	126	139	126	130	+17
Mianwali	100	64	62	98	61	48	69	78	96	80	85	−15
Faisalabad	126	125	92	95	137	108	103	123	145	141	130	+3
Jhang	44	40	31	67	67	82	72	68	67	101	77	+75
Multan	132	111	115	118	145	140	117	103	139	143	133	+1
Sahiwal	125	120	97	133	141	125	163	152	176	168	156	+25
Muzaffargarh	35	40	26	39	39	31	33	37	45	50	54	+54
D.G. Khan	68	82	73	82	79	104	93	66	87	88	86	+26
Bahawalpur	28	16	30	23	36	47	38	32	25	30	36	+29
Bahawalnagar	44	43	33	52	58	51	64	50	61	71	66	+50
R.Y. Khan	50	41	49	49	59	77	68	53	73	56	79	+58
PUNJAB TOTAL	1399	1301	1134	1382	1492	1481	1498	1460	1696	1672	1721	+23

DACOITY

NAME OF DISTRICT	1957	58	59	60	61	62	63	64	65	66	67	Percentage increase or decrease in 1967 on the basis of 1957.
Lahore	1	5	2	3	1	1	2	2	2	..	4	+300
Kasur	2	3	..	..	..	3	2	4	2	3	..	−100
Sheikhupura	8	2	..	..	2	..	..	..	2	3	3	−63
Gujranwala	3	1	..	1	..	..	1	2	2	1	1	−67
Gujrat	1	..	..	1	3	1	1	2	1	..	3	+200
Sialkot	5	..	1	3	1	..	3	..	..	..	3	−40
Rawalpindi	1	..	..	1	2	3	3	1	1	..	..	−100
Jhelum	1	..	1	..	1	..	3	..	..	..	..	−100
Attock	..	..	1	4	5	1	3	..	..	1	1	+100
Sargodha	5	1	..	1	..	4	3	2	2	..	3	−40
Mianwali	6	4	3	..	..	..	..	..	..	4	1	−83
Faisalabad	3	2	2	2	8	4	3	6	2	9	10	+233
Jhang	..	1	..	1	1	1	1	1	..	2	3	+300
Multan	1	3	1	2	..	3	6	6	2	1	5	+400
Sahiwal	4	5	1	3	5	6	4	4	4	6	5	+25
Muzaffargarh	1	..	2	3	..	2	1	..	..	..	..	−100
D.G. Khan	..	5	..	2	..	3	..	1	1	..	..	..
Bahawalpur	3	14	26	2	2	4	6	8	3	1	..	−300
Bahawalnagar	6	5	..	1	2	7	1	3	2	1	2	−67
R.Y. Khan	13	..	3	3	4	2	7	2	2	1	..	−100
PUNJAB TOTAL	64	51	43	33	37	45	50	44	28	33	44	−31

PAGE—III

COMPARATIVE STATEMENT OF MURDER AND DACOITY CASES REPORTED DURING THE YEAR FROM 1967 TO 1977 IN PUNJAB.

MURDER

NAME OF DISTRICT	1967	68	69	70	71	72	73	74	75	76	77	Percentage increase or decrease in 1977 on the basis of 1967.
Lahore	114	94	96	120	103	169	176	174	182	166	146	+28
Kasur	70	48	61	69	47	77	73	64	81	71	69	− 1
Sheikhupura	66	81	93	75	84	100	102	105	86	96	101	+53
Gujranwala	79	74	81	77	89	101	106	108	107	100	100	+27
Gujrat	93	100	91	96	89	109	122	126	91	114	80	−14
Sialkot	66	56	60	67	68	80	30	91	92	76	64	− 3
Rawalpindi	85	78	93	156	94	127	141	112	119	102	94	+11
Jhelum	56	45	41	52	40	54	52	68	50	60	52	− 8
Attock	60	55	59	33	63	57	68	67	58	64	57	− 5
Sargodha	130	166	101	136	145	168	116	131	127	116	126	− 3
Mianwali	85	92	80	92	100	105	48	58	72	74	64	−25
Faisalabad	130	125	107	141	155	204	163	212	214	200	199	+53
Jhang	77	76	61	86	78	117	83	75	64	77	70	− 9
Multan	133	141	135	148	165	178	129	162	140	133	148	+11
Vehari	..	..	..	..	..	..	..	..	..	50	69	..
Sahiwal	156	165	152	171	179	201	204	220	237	218	170	+9
Muzaffargarh	56	49	45	71	57	64	48	61	63	54	57	+2
D.G. Khan	86	97	94	84	80	129	120	129	98	95	108	+26
Bahawalpur	36	31	32	39	39	44	42	39	57	53	35	− 3
Bahawalnagar	66	42	59	62	49	58	71	70	87	57	73	+11
R.Y. Khan	79	69	54	75	63	100	88	90	78	88	92	+16
PUNJAB TOTAL	1721	1684	1595	1860	1787	2242	1982	2162	2103	2064	1974	+15

DACOITY

NAME OF DISTRICT	1967	68	69	70	71	72	73	74	75	76	77	Percentage increase or decrease in 1977 on the basis of 1967.
Lahore	4	5	6	3	9	10	1	5	5	2	10	+150
Kasur	–	6	3	..	1	9	5	2	..	2	2	+200
Sheikhupura	3	2	..	..	1	6	1	–	1	1	2	− 33
Gujranwala	1	2	..	4	2	7	1	4	1	2	..	−100
Gujrat	3	3	1	..	2	5	2	–	–	1	1	−67
Sialkot	3	1	3	..	1	2	1	3	..	..	..	−100
Rawalpindi	..	1	..	2	2	6	1	..	..	–	..	..
Jhelum	..	..	2	..	..	2	..	1	2	..	1	+100
Attock	1	2	1	1	..	3	2	3	3	..	2	+100
Sargodha	8	3	1	..	5	4	1	..	2	1	..	−100
Mianwali	1	1	..	1	1	4	1	..	..	..	1	..
Faisalabad	10	2	1	7	3	6	10	1	2	9	..	−100
Jhang	3	2	..	5	..	3	2	..	..	1	..	−100
Multan	5	2	3	5	1	5	2	1	1	..	2	−100
Vehari	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	1	+100
Sahiwal	5	2	2	1	3	10	3	..	9	7	..	+100
Muzaffargarh	..	..	2	1	1	..	..	..	..	..	1	+100
D.G. Khan	..	1	1	1	..	1	..	..	..	–	–	..
Bahawalpur	..	..	..	1	2	3	2	..	1	–	–	..
Bahawalnagar	2	1	2	1	..	1	..	1	2	..	..	−100
R.Y. Khan	..	8	3	4	2	..	..	..	1	..	..	..
PUNJAB TOTAL	44	44	36	37	36	87	34	21	30	26	23	− 48

PAGE-IV

COMPARATIVE STATEMENT OF MURDER AND DACOITY CASES REPORTED DURING THE YEAR FROM 1977 TO 1983 PUNJAB.

NAME OF DISTRICT	MURDER 1977	1978	1979	1980	1981	1982	1983	Percentage increase or decrease in 1983 on the basis of 1977.	DACOITY. 1977	1978	1979	1980	1981	1982	1983	Percentage of increase or decrease in 1983 on the basis on 1977.
Lahore	146	138	124	112	145	126	134	—8	10	8	12	3	3	7	7	—30
Kasur	69	48	49	66	59	62	79	+14	2	5	5	1	..	..	..	—100
Sheikhupur	101	76	90	108	137	135	142	+41	2	4	4	..	..	2	4	+100
Okara	..	..	..	..	..	93	83	—	..	..	..	..	..	..	1	—
Gujranwala	100	89	87	132	134	144	105	+5	—	1	3	2	..	..	5	+500
Gujrat	80	90	96	78	126	123	122	+52	1	..	2	..	2	..	..	—100
Sialkot	64	67	67	91	94	104	95	+47	..	..	..	..	..	2	..	—
Rawalpindi	94	115	87	91	86	81	73	—22	..	2	1	1	1	1	..	..
Jhelum	52	48	37	49	34	47	41	—21	1	..	1	1	..	..	..	—100
Attock	57	45	31	59	48	43	50	—12	2	1	1	..	..	..	..	—100
Sargodha	126	100	80	102	131	77	84	—33	..	2	1	..	..	..	..	..
Khushab	..	..	..	..	..	33	23	—	..	..	..	..	..	1	..	..
Mianwali	64	52	59	72	73	56	52	—19	1	..	2	..	..	1	..	—100
Bhakkar	..	..	..	..	..	22	26	—	..	..	..	..	..	..	1	+100
Faisalabad	199	155	143	201	187	141	153	—23	..	3	6	1	3	..	5	+500
Jhang	70	73	68	91	93	73	84	+20	..	..	2	1	..	..	..	..
T.T.Singh	..	..	..	..	..	38	44	—	..	..	..	..	..	..	..	..
Multan	148	141	113	147	142	165	141	—5	2	..	2	..	1	..	1	—50
Vehari	69	58	64	51	47	43	51	—26	1	1	1	..	..	..	..	—100
Sahiwal	170	157	139	176	186	104	93	—48	..	3	3	3	1	..	..	..
D.G.Khan	108	123	111	118	113	36	31	—4	1	4	1	2	2	..	..	..
Rajanpur	..	..	..	..	..	76	73	—	..	..	..	..	..	1	..	—100
Muzaffargarh	57	63	39	59	62	52	38	—	..	1	1	..	..	..	..	..
Leiah	..	..	..	..	..	32	19	—	..	..	..	..	..	..	1	+100
Bahawalpur	35	63	38	51	72	52	41	+17	..	..	..	1	1	..	..	..
Bahawalnagar	73	71	75	70	75	60	52	—29	..	..	1	1	4	..	..	..
R.Y.Khan	92	96	70	104	105	115	121	+32	..	1	2	2	1	3	4	+400
Punjab. Total	1974	1875	1665	2028	2149	2133	2050	4	23	36	51	18	21	17	29	+26

آبپاشی و برقی قوت سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات پر عملدرآمد کی رپورٹ

نمبر شمار	سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات	مذکورہ سفارش پر فیصلہ	عملدرآمد رپورٹ
1	2	3	4
1	سبجیکٹ کمیٹی کے گذشتہ اجلاس منعقدہ 31 دسمبر 1983ء میں کی گئی سفارشات اور اس پر عملدرآمد رپورٹ کے بارے میں غور کیا گیا - کمیٹی نے مختلف سفارشات کے بارے میں عملدرآمد رپورٹ پر اظہار اطمینان کیا تاہم اس ضمن میں چند ایک نکات پر اپنا نقطہ نظر پیش کرتے ہوئے حسب ذیل سفارشات مرتب کیں -		

(الف) صوبہ پنجاب میں نجی زرعی ٹیوب ویلوں کے لئے بجلی کی شرح صوبہ سرحد اور بلوچستان کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ صوبہ پنجاب میں بھی بجلی کے نرخ صوبہ بلوچستان اور سرحد کے برابر لائے جائیں۔ [illegible]	اس معاملہ میں سٹینڈنگ پاور ریٹس ایڈوائزری بورڈ مناسب کارروائی کر رہا ہے۔	تمام صوبوں میں نجی زرعی ٹیوب ویلوں کے لئے بجلی کے نرخنامہ میں مطابقت اور مقبولیت پیدا کرنے کا مسئلہ مرکزی حکومت کے ساتھ اٹھایا گیا۔ جس نے پہلے ہی یہ معاملہ سٹینڈنگ پاور ریٹس ایڈوائزری بورڈ کے سپرد کیا ہوا ہے۔ صوبہ وار نرخ ختم کر کے چاروں صوبوں میں ایسے علاقوں کے لئے جہاں زیر زمین پانی کی موجودگی کی نوعیت تقریباً ایک جیسی ہو وہاں یکساں شرح بجلی تجویز کرنے کا معاملہ زیر غور ہے۔
(ب) قومی اقتصادی کونسل کی مجلس عاملہ (ECNEC) نے اپنے اجلاس منعقدہ ۱۶ فروری [illegible] میں فیصلہ کیا تھا کہ [illegible] کے لئے [illegible] کی [illegible] معاً گرڈ اسٹیشن اور داخلی برانچ کی توسیع کا معاملہ [illegible]	سفارش کی روشنی میں مناسب کارروائی کی جا رہی ہے۔	سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کو ارسال کر دی گئی ہیں۔ تاکہ وہ وفاقی حکومت سے اس معاملہ کو اٹھائے اور گرڈ اسٹیشن اور داخلی برانچ کی توسیع کے منصوبہ جات کی جلد منظوری کرائی جا سکے۔

[illegible] کے فیصلے
[illegible] پراجیکٹ
[illegible] کمیٹی نے [illegible] کیا کہ
[illegible] موجود
[illegible] واٹر
[illegible] کی
(ب) [illegible] طلب
ہونے کے باوجود منظور کیا گیا
تھا - کمیٹی نے زور دیا کہ
اس طرح گرڈ اسٹیشن اور ڈاجل برانچ
کی توسیع کے منصوبہ جات بھی
وفاقی حکومت زیر غور لائے -
[illegible] یہ امر کہ بھی نشاندھی کی
[illegible] کہ منصوبہ پر اگر اب کام
[illegible] شروع کیا جائے تو اس کو مکمل
[illegible] میں پانچ چھ سال لگیں
گے - اگر اس میں مزید تاخیر کی
[illegible] پر لاگت بہت بڑھ
(iii) [illegible] کمیٹی نے سفارش کی
کہ وفاقی حکومت سے اس معاملہ
کی پیروی کی جائے -

(ج) سول انتظامیہ کی مدد سے راجن پور [illegible] بطور خاص غازی خان کے اضلاع [illegible] کے لئے [illegible] سلسلہ میں [illegible]	سفارش کو مدنظر رکھتے ہوئے سیاسی معاملہ کا تعلق چونکہ سول انتظامیہ کمشنر ڈیرہ غازی خان کو مناسب [illegible] ہے۔ اس لئے محکمے کی سفارشات کاروائی کے لئے لکھا گیا ہے [illegible] کمشنر ڈیرہ غازی خان کو مزید کاروائی کے لئے یاددہانی کر دی گئی ہے۔
[illegible] آبپاشی [illegible] کی طرف سے دی گئی [illegible] اتفاق کیا [illegible] پانی کی ضروریات نہری نظام کی [illegible] موجودہ ضروریات کو پورا کر رہے ہیں۔ یہ سفارش کی گئی کہ نہری نظام کو ریماڈل کرکے بہتر بنایا جائے تاکہ خریف میں پانی پوری طرح استعمال ہو سکے۔	ریماڈلنگ سے پوری پوری کی جا سکتی ہیں لیکن اس کے لئے [illegible] پانی کی دستیابی کا مسئلہ ہے [illegible] نہری نظام کو [illegible] کیا جا سکتا ہے۔ نہری نظام کی ریماڈلنگ کا معاملہ [illegible] پانی کی تقسیم سے متعلق ہے جس [illegible] فیصلہ نہیں [illegible]
[illegible] ریماڈلنگ [illegible]	سفارش کی روشنی میں [illegible] کی جا رہی ہے۔ [illegible] ریماڈلنگ [illegible]

جاتا ہے کیا جا رہا ہے ۔ جس سے ضلع ڈیرہ اسماعیل خان (صوبہ سرحد) کے رقبہ جات کو فائدہ پہنچے گا ۔ جبکہ مذکورہ پراجیکٹ میں ڈیرہ غازیخان کا رقبہ بھی شامل ہے ۔ پنجاب کے مفاد کو تحفظ دینے کے لئے اس معاملہ پر توجہ دی جائے ۔		وفاقی حکومت اور پلاننگ کمیشن کے تعاون سے تجاویز کی چھان بین کی جا رہی ہے ۔ تاکہ ہائیڈرالوجی کے سلسلہ میں تفصیلی تحقیقات کرکے قابل عمل رپورٹ مرتب کی جا سکے ۔ اور باقاعدہ سکیم (پی ۔ سی ۔ ون ۔) بھی تشکیل دی جا سکے ۔ وفاقی حکومت کی منظوری کے بعد یہ کام ملکی مشیروں اور ماہرین کے ذریعے شروع کروایا جائے گا ۔ سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کو وفاقی حکومت سے معاملہ طے کرنے کے لئے بھیج دی گئی ہیں ۔
5 ضلع قصور کے موضعات ستوکی ، میر محمد جونیکے ، ہنسا پرم نگر کوٹ رادھا کشن چکوک نمبر 56،55،54 اور 58 کے رقبہ جات سیم سے متاثرہ ہیں دو نئی سیم نالیاں ایک ستوکی اور ہنسا کے رقبہ کے لئے اور دوسری ترک ونڈ مالیر کے قریب بنائی جائیں تاکہ ان رقبہ جات کو سیم سے بچایا جا سکے ۔	مناسب کارروائی کی جا رہی ہے محکمہ کی رپورٹ سے اتفاق کیا گیا ہے ۔	محکمہ آبپاشی و برقیات نے موضع کوٹ رادھا کشن چکوک نمبر 56،55،54 اور 58 کے رقبہ جات میں سیم اور بارشی پانی جمع ہو جانے کے مسئلہ کا جائزہ لیا ہے اور ایک سکیم بنام ترک ونڈ ڈرانیج ڈرین تیار کی گئی ہے ۔ جس کی منظوری کے لئے ضروری کارروائی کی جا رہی ہے ۔ اس سکیم پر عملدرآمد کے

		لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام 1984-85ء میں تیس (30) لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے - موضع پریم نگر اور متوکی کے رقبہ جات کو پہلے ہی سیم نالیوں سے فائدہ ہو رہا ہے اور جہاں تک میر محمد راجبہ جھنگ اور متسا کے رقبہ جات کا تعلق ہے - ان کے لئے سکیمیں بنائی جارہی ہیں - اور انہیں اگلے مالی سال 1985-86ء سے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کرنا تجویز کیا جا رہا ہے -
6 رائے ونڈ کے راجباہ ریلوے کراسنگ سے دو میل لوور کے حصہ کی مرمت کی سفارش کی گئی -	سفارش کی روشنی میں مناسب کارروائی کی جارہی ہے محکمہ کی رپورٹ سے اتفاق کیا گیا ہے -	راجباہ رائے ونڈ کی ریلوے کراسنگ سے دو میل اوپر اوپر کے حصہ کی مرمت کا کام نہری نظام کی بحالی کے منصوبہ تحت سال 1984-85ء کے پروگرام میں شامل کیا گیا ہے . اس لئے ضروری تخمینہ جات نگران مشیروں کو بھیج دیئے گئے ہیں تاکہ متعلقہ ادارہ کی جس کے مالی تعاون سے منصوبہ پر عمل درآمد ہو رہا ہے - منظوری حاصل کی جا سکے - منظوری کے بعد مرمت کے کام پر عمل درآمد کیا جائے گا -

7 تحصیل بھالوہ میں سیلاب سے بچاؤ کے لئے چھوٹے بند بنائے جا رہے ہیں مندرجہ ذیل گاؤں سے متعلقہ زمین کا معاوضہ دینے کا مطالبہ کیا گیا	مناسب کارروائی کی جارہی ہے۔ محکمہ کی رپورٹ سے اتفاق کیا گیا ہے۔	حصول اراضیات کے کارروائی زیر عمل ہے معاوضات کا تخمینہ لگایا جارہا ہے۔ اور سول انتظامیہ کی جانب سے کارروائی مکمل ہونے پر مالکان کو رقم ادا کر دی جائے گی۔
(1) موضع جوکالیاں بند بنائے (2) جھنی ساھن وال جا چکے ہیں۔ (3) اندالہ پور بند بنائے لاؤنگ۔ جا رہے ہیں		
8 بہاولنگر ضلع میں عوامی کینال کی سکیم کو مکمل کیا جائے۔	سکیم جیسے تشکیل دی گئی تھی۔ اس کے مطابق پہلے ہی مکمل ہو چکی ہے۔ صورت حال کمیٹی کے علم میں لائی جاتی ہے۔	عوامی کینال ایک ایسی نہر ہے جو صادقیہ نہر سے نکلتی ہے۔ اور بارڈر کے ساتھ ساتھ چلتی ہے۔ اس سے لفٹ کے ذریعے ان رقبہ جات کو سیراب کیا جاتا ہے۔ جن کی آبپاشی پہلے گریسے کینال سے ہوتی تھی۔ اور تقسیم ہند ہونے کے بعد یہ ذریعہ آبپاشی منقطع ہو گیا تھا۔ عوامی کینال کی لفٹ سکیم تقریباً دس سال سے مکمل ہو چکی ہے۔ اور چل رہی

نمبر	سفارش	کارروائی	تفصیل
			ہے ۔ اس سے تقریباً آٹھ دس ہزار ایکڑ رقبہ کی آبپاشی ہوتی ہے ۔
9	ضلع ساھیوال کے سیم زدہ علاقے کے لئے ڈرینج سکیم کا مطالبہ کیا گیا ۔	شفارش کی روشنی میں کارروائی کی جا رہی ہے محکمہ کی رپورٹ سے اتفاق کیا گیا ہے ۔	ضلع ساھیوال کے بیشتر رقبہ جات کو سکھراوا ڈرین جو کہ نوے (90) میل لمبی ہے ۔ سے استفادہ ہوتا ہے ۔ اس بڑی ڈرین سے منسلک سیم نالیوں (30) اس میں گرتی ھیں) کی بھی صفائی ، عالمی بنک کے تعاون سے وضع کردہ ، نہری نظام کی بحالی ، کے پروگرام کے تحت سال 1984-85ء میں کی جائے گی جس سے سیم زدہ علاقوں کو کافی حد تک فائدہ ہو گا ۔ ایک نئی سیم نالی بنام جال والا ڈرین ، بھی تعمیر کی گئی ہے ۔ اس کے علاوہ گذشتہ دو سال یعنی 1982-83ء اور 1983-84ء میں تقریباً 13 میل لمبی سیم نالیوں کی صفائی کی گئی ۔ ان اقدامات کے پیش نظر ساھیوال کے سیم زدہ علاقہ کی ڈرینیج کے لئے مناسب توجہ دی جا رہی ہے ۔
10	تھل نہر ھی صرف واحد نہر ہے ۔ جو کہ وارہ بندی پر چلائی جاتی ہے	محکمہ کی طرف سے رپورٹ دی گئی ہے ۔ جس سے اتفاق کیا	تھل کینال سسٹم پر راجباھوں کا فصل خریف کے دوران بھی باری باری چلانا

	ہے ۔ اس کے مختلف راجباہوں کو کیا ہے ۔ فصل خریف میں باری باری بند کیا جاتا ہے ۔ تھل نہر میں پانی کی کمی کو دور کیا جائے تاکہ وارہ بندی ختم کی جا سکے ۔	اس بنا پر لازمی ہو جاتا ہے کہ نہر میں 9250 کیوسک پانی کی ضرورت کے برعکس صرف 7500 کیوسک لینے کی گنجائش ہے ۔ 1750 کیوسک کی کمی کو راجباہوں کی اندرونی وارہ بندی سے پورا کیا جاتا ہے ۔
11	تربیلا کے پانی کی پنجاب اور سندھ کے مابین ایڈھاک تقسیم ابتدائی طور پر 50،50 کی نسبت سے کی جاتی تھی لیکن اب پنجاب کا حصہ صرف 35 (یا اس سے بھی کم) ہے ۔ اور سندھ کا 65 (یا زیادہ) ہے اس مسئلہ کا جائزہ لینے کی سفارش کی گئی ۔ تاکہ پنجاب اپنا جائز حق حاصل کر سکے ۔	سفارش کی روشنی میں مناسب کارروائی کی جا رہی ہے ۔ محکمہ کی طرف سے تفصیلی رپورٹ دی گئی ہے ۔ جس سے اتفاق کیا گیا ہے ۔ یہ مسئلہ تھل نہر کی استعداد کو 7500 سے 10،000 کیوسک تک بڑھانے سے حل ہو سکتا ہے ۔ لیکن ایسے اقدام پر پانی کی بین الصوبائی تقسیم کے فیصلہ کے بعد ہی غور کیا جا سکتا ہے ۔ وفاقی حکومت صوبہ پنجاب اور سندھ میں دریائے سندھ اور اس کے پانی کے ذخائر کی تقسیم برائے فصلات روائل خریف اور ربیع کیلئے ایڈھاک انتظامات کر رہی ہے ۔ دریائے سندھ کے پانی کی تقسیم برائے اوائل خریف (اپریل ۔ مئی) ایڈھاک حصہ رسدی 1970ء سے مندرجہ ذیل بنیاد پر جاری ہے ۔ (ا) آبی ذخیرہ سے 50،50 کی نسبت سے

(2) رواں سپلائی - 1970 سے اپنائے جانے والے انتظامات کے تحت منظور شدہ کوٹہ کے مطابق ۔
فصل ربیع کیلئے رواں اور ذخیرہ شدہ پانی کو مندرجہ ذیل طریقے سے تقسیم کیا گیا ۔

سال	پنجاب	سندھ	کیفیت
1975-76	-	-	رواں پانی تربیلا ڈیم بننے سے پہلے کے انتظامات کے تحت اور ذخیرہ شدہ پانی 50 50 کی نسبت سے ۔
1976-77	—	—	پوری ضرورت کی
77-78	32 37%	67-63%	بنیاد پر ۔
78-79	—	—	پوری ضرورت کی بنیاد پر ۔
1979-80	35%	65%	
1980-81	35%	65%	
1981-82	33·33%	66.67%	
1982-83	33·33%	66.67%	
1983-84	33·33%	66.67%	

			حکومت پنجاب وفاقی حکومت کو اوائل خریف اور ربیع کی فصلوں کے پانی کی ناکامی فراھمی کے بارے میں پہلے ھی پوری طرح اگاہ کر چکی ہے حکومت مسلسل زور دے رھی ہے کہ پنجاب کو پانی کے حقیقی استعمال اور رقبہ کی مناسب کو مد نظر رکھتے ھوئے زائد پانی مہیا کیا جائے اس سلسلے میں حکومت پنجاب نے اپنا کیس (کمیٹی برائے تقسیم پانی نظام دریائے سندھ) کے امنے بڑ زور اور بڑے مدلل طریقے سے پیش کیا ہے ۔ اس کے بارے میں کمیشن کے فیصلے کا ابھی انتظار ہے ۔ سینٹرل باری دوآب کینال (مین برانچ لوئر) کے ساتھ ساتھ للیانی سے چھانگا مانگا تک پہلے ھی شجر کاری کی جا سکتی ہے ۔
12	سینٹرل باری دواب کینال (مین برانچ روڈ) بر للیانی سے چھانگا مانگا تک شجر کاری کرنے کی سفارش کی گئی ۔	اس معاملہ میں کارروائی کی گئی ہے ۔	
13	فورڈ وہ کینال ماسوائے ٹیل کے تھوڑے سے رقبہ کے غیر دوامی ہے اس تھوڑے سے رقبہ کیلئے نہر میں	معاملہ میں وضاحتی رپورٹ دی گئی ہے تجویز قابل عمل نہیں ۔	فورڈ واہ نہر کے دوامی راجباھوں کی ضرورت پوری کرنے کیلئے فورڈ واہ برانچ میں برجی نمبری 129 ہر صرف 450

سارا سال پانی چلایا جاتا ہے - جسکی وجہ سے تحصیل چشتیاں میں سیم کے مسئلہ کو حل کرنے کیلئے فورڈ راہ نہر کو مکمل غیر درآمد کرنے کے بارے میں جائزہ لینے کی سفارش کی گئی -

کیوسک پانی چھوڑا جاتا ہے - یہ سپلائی فورڈ واہ برانچ میں برجی نمبر 129 سے برجی نمبر 297 تک بغیر کسی آبپاشی کے چلتی ہے جبکہ فورڈ واہ برانچ کے اس حصے میں فصل خریف کا منظور شدہ پانی 1616 کیوسک سے 900 کیوسک تک ہے 450 کیوسک کی قلیل سپلائی جو کہ فل سپلائی لیول سے بہت نیچے رہتی ہے علاقے کی سکیم بڑھانے میں کوئی خاص اہمیت کی حامل نہیں -

14 ایسٹرن صادقیہ نہر کا منظور شدہ فل سپلائی ڈسچارج 1917 کیوسک ہے - اس نہر میں زیادہ سے زیادہ 4500 کیوسک پانی چلایا جائے تا کہ بہاولنگر اور ہارون آباد کے علاقہ کو سیم کے مسئلہ سے آفاقہ ہو سکے

محکمہ کی طرف سے وضاحتی رپورٹ دی گئی ہے - مذکورہ وجوہات کی بناء پر صادقیہ نہر میں پانی کم چلانا مناسب نہیں -

ایسٹرن صادقیہ کینال (جو ہیڈ سلیمانکی سے نکلتی ہے) کا منظور شدہ ڈسچارج 5330 کیوسک اور ربیع میں 5060 کیوسک ہے - ہیڈ سلیمانکی پر عام طور سے پانی کی مقدار ناکافی ہونے کی وجہ سے صادقیہ کینال سے نکلنے والے راجباہوں کو عموماً وارہ بندی پر چلایا جاتا ہے - ایسٹرن صادقیہ کینال میں جہاں پہلے ہی پانی کی کمی ہے - مزید کم پانی چلانے سے سیم تو قدرے کم ہو سکتی ہے - لیکن

			اس سے آبپاشی اور زرعی پیداوار بہت بری طرح متاثر ہو گی - اس نقطہ نظر سے سفارش پر عملدارآمد مناسب نہیں ۔
15	ضلع قصور میں بھیلا ھٹھار ٹبگے پور اور کیلان وغیرہ قصبات کے رقبہ جات کو پہلے بھیلا مائنر سے جوکہ دیپالپور کینال کے چوبر کوٹ راجباہ سے نکلتا ہے - نہری پانی دیا جاتا تھا - ان رقبہ جات کا نہری پانی بند کر دیا گیا ہے - ان علاقوں کیلئے پر نہری پانی دینے کا مطالبہ کیا گیا ۔	محکمہ کی طرف سے رپورٹ دی گئی ہے جس سے اتفاق کیا گیا ہے ۔	دیپالپور کینال سسٹم کے اجراء کے وقت سے یہ رقبہ جات نہری حدود سے باھر ھیں حکومت کی موجودہ پالیسی کے مطابق ایسے رقبہ جات کیلئے جو نہری حدود سے باھر ھیں - پانی کی تقسیم طے ہونے کے بعد ھی زیر غور لایا جا سکتا ہے -
16	لوئر باری دواب کینال کے 12 ایل راجباہ پہر بڑی تعداد میں نہری پانی توڑنے کے واقعات کا ذکر کیا گیا - حالات پر قابو پانے کیلئے مناسب اقدمات کا مطالبہ کیا گیا ۔	سفارش کی روشنی میں مناسب کارروائی کی گئی ہے ۔	پانی کی چوری موگے کو نقصان پہچانے کے لئے نہر توڑنے ایسے جرائم کو روکنے کے لئے محکمہ آبپاشی کی ھر ایک ریونیو سب ڈویژن میں پولیس فورس مہیا کی گئی ہے - اس کے نتائج خاصے تسلی بخش ھیں - اور ماضی قریب میں ایل بی ڈی سی کے خصوصاً 12 ایل راجباہ پر نہر توڑنے کا کوئی واقعہ رپورٹ نہیں ہوا ۔ سب ڈویژنل آفیسر کو بھی عدالتی

			اختیارات سونپے گئے ہیں۔ اور یہ اقدامات نہری جرائم کو کم کرنے میں بہت حد تک ممد ثابت ہو رہے ہیں۔
17	موگہ کی منظور شدہ استعداد کے دس فیصد حد تک موگہ کا سائز بڑھائے بغیر نئے رقبہ جات کو سی۔سی۔اے میں شامل کر لیا جاتا ہے کمیٹی نے یہ نقطہ نظر پیش کیا کہ اس رعایت کو ختم ہونا چاہیے۔ کیونکہ اسکی وجہ سے موجودہ حصہ داران کا حق متاثر ہوتا ہے۔	محکمہ کی طرف سے وضاحتی رپورٹ دی گئی ہے۔ جس سے اتفاق کیا گیا ہے۔	حکومت پنجاب کی موجودہ پالیسی کے مطابق ایسے چھوٹے رقبہ جات جو موگہ کے چک یا نہری حدود کے اندر واقع ہیں ان کو موگہ کی گنجائش کی دس فیصد حد تک سی۔سی۔اے میں شامل کرنے کی اجازت ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسطرح موگہ کے حصہ داروں کے حصہ پر معمولی سا اثر ضرور پڑتا ہے لیکن اس محدود رقبہ کو شامل کرنے کیوجہ سے زرعی پیداوار اور آبپاشی میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔ بحیثیت مجموعی زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے نقطہ نظر سے اس عمل کو ختم کرنا مناسب نہ ہے۔
18	شیدانی مائنر تحصیل لیاقت پور پنجند میں کینال سے نکلتا ہے۔ مائنر کا بیڈ لیول اونچا ہونے کی	سفارش کی روشنی میں مناسب کارروائی کی جا رہی ہے۔	شیدانی راجباہ ہائی لیول غیر دوامی نہر ہے۔ یہ خریف کے موسم میں صرف اس وقت چلتا ہے۔ جبھ پنجند میں کینال

	وجہ سے مین پنجند کینال سے پانی کی مطلوبہ مقدار اس میں نہیں آتی پنجند کینال پر کوٹ ریگولیٹر لگانے کی تجویز پیش کی گئی تا کہ نہری پانی حسب ضرورت میدانی ماتنر میں چھوڑا جا سکے		میں برجی نمبر 150 پر 5500 کیوسک کیپاسٹی دو 6000 کیوسک یا زائد سپلائی پر میدانی راجباہ میں پوری کنجائش کے مطابق موسم خریف کے دوران پانی چلتا رہتا ہے - فلو سیزن کے اختتام پر جب پنجند مین لائن میں سپلائی کم ہونا شروع ہوتی ہے تو اس راجباہ کو اپنی ضرورت کے مطابق چلانے کیلئے پنجند مین لائن کی برجی نمبر 167 پر کز اس ریگولیٹر میں کڑیاں ڈال کر پانی کو ہیڈ اپ کیا جاتا ہے - سکارپ نمبر 6 کے منصوبہ کے تحت پنجند کینال سسٹم کو ریماڈل کیا جا رہا ہے - اور اس میں مذکورہ ماتنر میں پوری سپلائی پہنچوانے کی طرف توجہ دی جائیگی -
19	سکارپ نمبر 1 اور 4 میں ٹیوب ویل بجلی اور مشینری میں نقائص کی وجہ سے بند ہیں - سکارپ نمبر 1 میں نہر گرگورہ	سفارش کی روشنی میں کارروائی کی گئی ہے -	سکارپ نمبر 1 اور 4 کے کل 2745 ٹیوب ویلوں میں سے مورخہ 6 مئی 1984ء (سبجیکٹ کمیٹی کے اجلاس کی تاریخ) کو کل 113 ٹیوب ویل مشینری اور بجلی کے

برانچ کے ساتھ لگائے گئے ٹیوب ویل گروپ نمبر 69 ، 70 ، 71 بھی جو آبپاشی کے لیے استعمال کئے جاتے ھیں - کئی وجوہات کی بناء پر بند ھیں - ان ٹیوب ویلوں کو فوری مرمت کرکے چلاو کرنے کا مطالبہ کیا گیا تاکہ فصل خریف متاثر نہ ھو -

نقائص کی وجہ سے بند تھے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے -

سکارپ نمبر	کل تعداد	عارضی طور پر چالو ٹیوب ویل	بند ٹیوب ویل: مشینری میں نقائص	بجلی میں نقائص
نمبر 1	1816	56	34	90
نمبر 4	929	12	11	23
	2745	68	45	113 (4.1)

مذکورہ بالا تمام ٹیوب ویل مرمت کے بعد چلا دیئے ھیں - نہر گوگیرہ برانچ کے ساتھ ٹیوب ویل رسول سکیم کے تحت لگائے گئے تھے - تاکہ سیم پر قابو پایا جا سکے - تاھم یہ ٹیوب ویل نہر کے قریب ھونے کی وجہ سے سیم پر قابو پانے میں موثر ثابت نہیں ھوئے - گروپ 69 ، 70 ، 71 کے تمام ٹیوب ویل ماسوائے

			2 ٹیوب ویلوں کے (نمبر بی -171 اور ای - 171) بوجہ خرابی بور مستقل طور پر بند ہیں اور پالیسی کے مطابق ان ٹیوب ویلوں کو دوبارہ بور نہیں کیا جائے گا ۔ ٹیوب ویل نمبر بی 71 چالو حالت میں ہے ۔ مذکورہ گروپ کے ٹیوب ویلوں میں سے صرف ایک ہی ٹیوب ویل نمبر ای - 71 آبپاشی کے لئے استعمال ہوتا ہے - اور یہ بھی چالو حالت میں ہے -
20	ایسے ٹیوب ویل جن کے بور خراب ہو چکے ہیں انہیں از سر نو بور کیا جائے ٹیوب ویلوں کی دوبارہ بورنگ کیلئے زیادہ رقم مختص کی جائیں ۔ خصوصاً ان ٹیوب ویلوں کے لئے جو سکارپ نمبر 1 اور 4 کے تحت ضلع شیخوپورہ میں لگائے گئے ہیں ۔	سفارش کی روشنی میں مناسب کارروائی کی گئی ہے ۔	سکارپ نمبر 1 تا 4 کے ایسے ٹیوب ویلوں کی جن کے بور خراب ہو چکے ہیں یا فلٹر خراب یا بند ہو گئے ہیں بارہ بور کرنے کا کام تیز رفتار پروگرام کے تحت کیا جا رہا ہے ۔ جس کیلئے رقوم وفاقی حکومت مہیا کرتی ہے ۔ اور صوبائی سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت بھی کیا جا رہا ہے ۔ تیز رفتار پروگرام کے تحت پہلے مرحلہ میں 1975-80 کے دوران 803 ٹیوب ویل دوبارہ بور کئے گئے جب کہ دوسرے مرحلہ میں 650 ٹیوب ویلوں کو دوبارہ بور کرنے کا کام جاری

ہے ۔ دوسرے مرحلہ کا کام رواں مالی سال سال 1984-85 کے اختتام تک مکمل ہونے کی توقع ہے ۔ علاوہ ازیں 89 ٹیوب ویلوں کو دوبارہ بور کرنے کا کام صوبائی سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت پچھلے سال 1983-84 سے جاری ہے ۔ کل 1039 ٹیوب ویلوں میں سے جو جون 1985ء تک دوبارہ بور ہو جائیں گے ۔ 867 ٹیوب ویل سکارپ نمبر 1 اور نمبر 4 سے متعلق ہیں تیز رفتار پروگرام اور صوبائی سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت رواں مالی سال 1984-85ء میں ٹیوب ویلوں کو دوبارہ بور کرنے کیلئے گزشتہ سال کی نسبت زیادہ رقوم مختص کی گئی ہیں ۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔

	تیز رفتار پروگرام رقم لاکھوں میں	صوبائی سالانہ ترقیاتی پروگرام رقم لاکھوں میں	کل رقم لاکھوں میں
1983-84	200.2	110.0	310.2
1984-85	600.0	160.0	760.0

21 دریائے سندھ پر دریا خان کے نزدیک پل کی تعمیر کے سبب جنوبی طرف کا کچا علاقہ جس کو پہلے سیلابی آبپاشی میسر تھی۔ اب خشک ہو گیا ہے۔ علاقہ میں نجی ٹیوب ویلوں کی تنصیب کیلئے بجلی کی لائنیں مہیا کی جائیں۔	اس معاملہ میں مناسب کارروائی کی جا رہی ہے۔	یہ معاملہ محکمہ زراعت کے ساتھ اٹھایا گیا تھا۔ ان کی رپورٹ کے مطابق دریا خان کے نزدیک دریائے سندھ پر پل کی تعمیر سے متاثرہ کچے علاقے میں بجلی کی فیڈرز لائنیں مہیا کرنے کا معاملہ حکومت کے زیر غور ہے۔ اس مقصد کیلئے بھل کے مقام پر واپڈا ایک گرڈ اسٹیشن تعمیر کر رہا ہے۔ جس کی تکمیل دسمبر 1984ء تک متوقع ہے۔ اس کے بعد اس علاقے میں بجلی کی لائنیں بچھانا ممکن ہوگا۔
22 واپڈا درخواست دھندگان کو بجلی کے میٹر نہ ہونے کی بناء پر کنکشن دینے سے انکار کر رہا ہے۔ اسلئے سفارش کی گئی کہ واپڈا کے ساتھ معاملہ اٹھایا جائے تاکہ وہ تجارتی اور گھریلو بجلی کے کنکشنوں کیلئے درخواست دھندگان کو میٹر خود مہیا کرنے کی اجازت دے جیسا کہ تاخیر سے بچنے کیلئے پہلے کیا جاتا تھا۔	واپڈا کی طرف سے رپورٹ دی گئی ہے۔ صورت حال سبجیکٹ کمیٹی کے نوٹس میں لائی جاتی ہے۔	سفارش کی روشنی میں ضروری کارروائی کیلئے واپڈا کو لکھا گیا۔ انہوں نے رپورٹ دی ہے کہ ان کے پاس میٹروں کی کوئی کمی نہیں بجلی کے کنکشن دینے کیلئے ان کے پاس سنگل فیز اور تھری فیز میٹروں کی کافی تعداد موجود ہے۔

23	پہلے سے بجلی مہیا شدہ دیہات کی ایسی ڈھوک بستیوں اور آبادیوں کو جنہیں نظر کیا گیا تھا ۔ ان کو پروگرام کے تحت بجلی مہیا کرنے کیلئے 11 کے ۔ وی لائن سے ان کے کم از کم فاصلے کو فوقیت دی جاتی ہے ۔ جبکہ اس پروگرام کے تحت پرانی درخواستوں کو کم فوقیت دی جاتی ہے ۔ سفارش کی گئی کہ ایسی بستیوں یا آبادیوں کو پہلے آئے پہلے پائیے کی بنیاد پر بجلی مہیا کی جائے ۔	موجودہ طریق کار جس کی وضاحت کی گئی ہے ۔ کافی غور کے بعد وضع کیا گیا ہے ۔ اس میں تبدیلی کی کوئی معقول وجہ نہیں ۔	ایسی بستیوں اور آبادیوں کو جنہیں دیہات کے ساتھ بجلی مہیا نہیں کی گئی تھی ان کو بجلی مہیا کرنے کیلئے بستی کا 11 کے ۔ وی لائن سے فاصلہ اور اس میں مکانات کی تعداد کو مدنظر رکھ کر ترجیح کا تعین کیا جاتا ہے ۔ تاکہ اس مد میں مخصوص فنڈز سے زیادہ سے زیادہ آبادیوں کو بجلی مہیا کی جائے ۔ پہلے آئے پہلے پائے کی بنیاد اپنانے میں اس نقطہ نظر سے معقولیت نہیں ۔
24	بجلی مہیا شدہ دیہات کی نظر انداز آبادیوں کو بجلی مہیا کرنے کے پروگرام کے تحت تحصیل وار کوٹہ بہت محدود ہے ۔ سفارش کی گئی کہ اس پروگرام کے تحت پنجاب میں تحصیلوں کے مناسب کوٹہ کے لیے زیادہ فنڈز مخصوص کیے جائیں ۔	سفارش کی روشنی میں کارروائی کی گئی ہے ۔	سفارش کی روشنی میں محکمہ منصوبہ بندی وترقیات کو مناسب کارروائی کیلئے لکھا گیا ۔ محدود وسائل کے باوجود سفارش کو مد نظر رکھتے ہوئے ۔ پہلے سے بجلی مہیا شدہ دیہات کی ڈھوک اور آبادیوں کو بجلی مہیا کرنے کیلئے سال 1984-85ء میں زیادہ فنڈز مہیا کیے گئے ہیں جبکہ یہ رقم سال 1983-84ء میں 50

			لاکھ روپے تھی اور یہ 1984-85ء میں بڑھا کر ایک کروڑ روپے کردی گئی ہے۔
25	واپڈا کا ایکزیکٹو انجینئر جو دیہات کو بجلی مہیا کرنے کے کام سے وابستہ ہے۔ ضلعی رابطہ کمیٹی کارکن نہ ہے۔ سفارش کی گئی کہ وہ ضلعی رابطہ کمیٹی کارکن بنایا جائے اور اپنے علاقہ کار کے اندر ضلع کونسل اور ضلعی رابطہ کمیٹی کے اجلاسوں میں شرکت کرے۔	سفارش کی روشنی میں کارروائی کی گئی ہے۔	اس معاملہ میں واپڈا کو ضروری کارروائی کے لیے لکھا گیا۔ انہوں نے رپورٹ دی ہے کہ ایریا الیکٹریسٹی بورڈ کے چیرمینوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ دیہات کو بجلی مہیا کرنے سے تعلق ایکزیکٹو انجینروں کو تاکید کریں کہ وہ اپنے اپنے علاقہ کے اندر ضلع کونسل اور ضلعی رابطہ کمیٹی کے اجلاسوں میں شریک ہو۔
26	تحصیل وضلع بہاولنگر میں نورسر کے مقام پر ایک گرڈ اسٹیشن کی تجواز تھی۔ لیکن اب واپڈا اس گرڈ اسٹیشن کو کسی دوسرے مقام پر لگانے کی تجویز بارہا ہے۔ یہ سفارش کی گئی کہ مجوزہ گرڈ اسٹیشن نورسر میں ہی قائم کرنے کے لیے واپڈا کو لکھا جائے۔	سفارش کی روشنی میں کارروائی کی گئی ہے۔	سفارش کی روشنی میں واپڈا کو ضروری کارروائی کیلئے لکھا گیا۔ ان کی رپورٹ کے مطابق 66 کے۔ وی نورسر گرڈ اسٹیشن زیر تعمیر ہے اور یہ منظور شدہ مقام کے مطابق مدرسہ نورسر روڈ کے دائیں جانب واقع ہے مذکورہ گرڈ اسٹیشن کسی اور جگہ تبدیل نہیں کیا جا رہا ہے۔

27 - واپڈا دیہات میں بجلی مہیا کرنے کے پروگرام کے تحت دیہی علاقوں یعنی مواضعات اور چکوک میں بجلی مہیا کرتا ہے - لیکن شہروں کے قریب نئی آبادیوں اور کالونیوں میں بجلی مہیا کرنے کی کوئی سکیم نہ ہے - تجویز کیا گیا کہ توسیع شدہ نئی آبادیوں اور کالونیوں کو بھی بجلی مہیا کرنے کی ایسی سکیم شروع کی جائے -

واپڈا کی رپورٹ سبجیکٹ کمیٹی کے علم میں لائی جاتی ہے -

اس معاملہ میں واپڈا کو لکھا گیا انہوں نے رپورٹ دی ہے کہ نئی آبادیوں اور کالونیوں کو جو کوآپریٹیو ہاوسنگ سوسائٹی یا ترقیاتی ادارہ کی سکیم کے تحت بنائی گئی ہوں - انہیں کل خرچہ کی رقم کی پیشگی ادائیگی کی بنیاد پر بجلی مہیا کی جاتی ہے - اگر کوئی ایسی سکیمیں ہیں تو اس کے لئے متعلقہ چیئرمین ایریا الیکٹریسٹی بورڈ کے ساتھ مزید کارروائی کیلئے رابطہ قائم کیا جائے -

صحت سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات پر عمل درآمد کی رپورٹ

نمبر شمار	سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات	مذکورہ سفارشات اور حتمی فیصلے	اس سلسلے میں محکمے کی جانب کی گئی کارروائی کی موجودہ صورت حال
1 -	میڈیکو لیگل بورڈ کم از کم دو میڈیکل آفیسر پر مشتمل ہونا چاہیئے ۔ جہاں صرف ایک ڈاکٹر کی پوسٹ ہو اس کو اس سے مستثنیٰ کیا جائے ۔	محکمہ کی رائے سے اتفاق ہے ۔	میڈیکولیگل بورڈ عموماً کم از کم تین ڈاکٹروں پر مشتمل ہوتا ہے ۔ اس میں مزید ضرورت کی صورت میں سپیشلسٹ (Specialists) بھی شامل کئے جا سکتے ہیں ۔ یہ عموماً دوبارہ معائنہ کے لئے کیا جاتا ہے بقیہ تمام ہسپتالوں کے میڈیکل آفیسر قانونی طور پر میڈیکولیگل معائنہ کرنے کے مجاز ہیں اور ان کو اس سے مستثنیٰ قرار نہیں دیا جا سکتا ۔ بصورت دیگر عوام کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑیگا ۔
2 -	جعلی ادویات بازار میں عام فروخت ہو رہی ہیں اس کا مکمل خاتمہ کیا جائے اور موثر قانون کے تحت	اس سلسلہ میں محکمہ مناسب کارروائی کر رہا ہے ۔	وزیر صحت پنجاب کی زیر سرپرستی ایک کمیٹی تشکیل کی گئی ہے ۔ جو جعلی ۔ غیر معیاری اور ملاوٹ شدہ ادویات کی

ملوث افراد کو سخت سزا دی
جائے -

روک تھام کے سلسلے میں مصروف کار ہے
کمیٹی کی سفارشات پر عملی - غیر
معیاری اور ملاوٹ شدہ ادویات کی پڑتال
کے سلسلہ میں پنجاب بھر میں تمام میڈیکل
سپرنٹنڈنٹ ہسپتال - ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر
اسسٹنٹ پروفیسر آف فارما کالوجی کو
ایکس - آفیشو ڈرگ انسپکٹر کے اختیارات
دیے دیئے گئے ہیں اس کے علاوہ وہ تمام
ممبران سبجیکٹ کمیٹی - چیئرمین میونسپل
کارپوریشنز - میونسپل کمیٹیز - ڈسٹرکٹ
کونسلز ٹاون کمیٹیز - ڈرگ انسپکٹر کو
ساتھ لیکر اپنے علاقہ میں کسی بھی میڈیکل
سٹور کو چیک کر سکتے ہیں - اس مقصد
کو حل کرنے کے لئے ڈرگ انسپکٹروں کی
تعداد میں اضافہ کر دیا گیا ہے - اور
اب ہر ضلعے میں ایک ڈرگ انسپکٹر
موجودہ ہے - جبکہ لاہور میں تین ہیں -
نتیجتاً ایسے معاملات کی تعداد جو ڈرگ
ایکٹ 1976ء کی زد میں آتے ہیں - تقریباً
تین سو سالانہ سے بڑھ کر تقریباً ایک
ہزار سالانہ سے زائد ہوگئی ہے - ڈرگ

ایکٹ 1976ء کی خلاف ورزی کرنے والے میڈیکل سٹور کے معاملات پراونشیل کوالٹی کنٹرول بورڈ کے پاس آتے ہیں۔ بورڈ ان معاملات کی چھان بین کرنے کے بعد ڈرگ کورٹ میں بھیج دیتا ہے اور سنگین قسم کے مقدمات کی سماعت فوجی عدالت میں بھی ہوتی ہے۔

سیکرٹری محکمہ صحت پنجاب اس ضمن میں ڈرگ انسپکٹروں کو مسلسل تحریری ہدایات جاری کرنے کے علاوہ انہیں ذاتی طور پر بھی غیر معیاری اور جعلی ادویات کی روک تھام کے لئے ہدایات دیتے رہتے ہیں اور جن انسپکٹر صاحبان کا کام معیاری نہیں ہوتا ۔ ان صاحبان کے خلاف محکمانہ کارروائی کی جاتی ہے۔

امید ہے کہ ان اقدامات کے ساتھ جعلی اور غیر معیاری ادویات کے خاتمے کے امکانات پیدا ہو جائیں گے۔

3 ایمرجنسی سکاڈ کو حادثات اور دل کے مریضوں کو بچانے کے لئے ٹرانسپورٹ کی سہولت مہیا کی جائے۔	مرحلہ وار عملدرآمد ہو رہا ہے کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ اس پروگرام کی تشہیر کا ایسا طریقہ	ایمرجنسی سکاڈ پروگرام کے تحت 34 ایمبولینس خریدنے کے لئے 13.2 لاکھ روپے کی منظوری دی گئی۔ جن میں

وضع کیا جائے جس سے حادثات اور دل کے مریضوں کو فوری طبی امداد مہیا ہو ۔

سے 25 لاکھ روپے مالی سال 1982-83ء کے لئے 32 لاکھ روپے برائے مالی سال 1983-84ء اور 44.15 لاکھ روپے رواں مالی سال کے لئے مختص کئے گئے ۔ اب تک کل 28 ایمبولینس خریدی جا چکی ہیں باقی 5 ایمبولینس مالی سال کے آخر تک فراہم کردی جائینگی ۔

اس کے علاوہ دل کے مریضوں کو ٹرانسپورٹ کی سہولت فراہم کرنے کے لئے حکومت نے ایک اور سکیم کے تحت مندرجہ ذیل ہسپتالوں کو ایمبولینس بمعہ ضروری عملہ اور آلات فراہم کر دی گئی ہیں ۔

ہسپتال	تعداد
1- میو ہسپتال لاہور	4 عدد
2- سروسز ہسپتال لاہور	1 عدد
3- گنگارام ہسپتال لاہور	1 عدد
4- بہاول وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور -	1 عدد
5- نشتر ہسپتال ملتان	1 عدد
6- الائیڈ فیصل ہسپتال	

راولپنڈی 1 عدد

7۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال

فیصل آباد 1 عدد

متعلقہ سٹاف کو اس سلسلہ میں ضروری ٹریننگ دے دی گئی ہے اور عوام کی اطلاع کے لئے اس پروگرام کا ٹی وی ریڈیو اور اخبارات کے ذریعہ تشہیر کیا جا رہا ہے ۔

- حربی (Herbs) پر تحقیق کے لیے سفارش کی جاتی ہے ۔ تاکہ اس سسٹم سے مکمل استفادہ کیا جائے ۔

کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریسرچ کمیٹی کے علاوہ لیبارٹری و سازو سامان کی سہولت بھی مہیا کی جائے ۔ اس سلسلہ میں نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ (NIH) اور (PCSIR) سے رابطہ قائم کیا جائے ۔

محکمہ صحت نے پہلے ہی ایک کمیٹی تشکیل دی ہوئی ہے جو جڑی بوٹیوں پر تحقیق کرے گی ۔ اس کے ممبران مندرجہ ذیل ہونگے ۔

1۔ ڈاکٹر مقصود احمد چیمہ پروفیسر آف فارماکالوجی علامہ میڈیکل کالج۔لاہور ۔

2۔ ڈاکٹر حق نواز پروفیسر آف میڈیسن علامہ اقبال میڈیکل کالج۔لاہور ۔

3۔ مسٹر اقبال احمد قریشی (قرشی دواخانہ) لاہور ۔

4۔ مسٹر عبدالوحید صابر ریسرچ افیسر پی۔سی۔ایس۔آئی۔ار لیبارٹریز لاہور ۔

اس کمیٹی کا کام جڑی بوٹیوں پر تجربہ کرنا ہے ۔ ایک ہی مرض کے

ہو مریضوں کا علاج بالترتیب ایلوپیتھی اور طب سے کیا جائیگا مسٹر اقبال احمد قرشی طبی ادویات مفت مہیا کرینگے اور طبی مشورہ دینگے ۔ طب کی تحقیق کے لئے ایک کمیٹی گورنر صاحب کے حکم کے تحت تشکیل دی گئی ہے ۔ اس کمیٹی کا پہلا اجلاس 26 اگست 1983ء کو زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں ہوا تھا ۔ مزید براں ایک اجلاس 29 مئی 1984ء کو ہوا جس میں ترقی کی رفتار کا جائزہ لیا گیا ۔

اس سلسلہ میں ایک اور اجلاس سیکرٹری صحت کے زیر صدارت 9 ۔ اگست 1984ء کو ہوا تھا ۔ جس میں فیصلہ ہوا تھا کہ ڈاکٹر پروفیسر منصود احمد چیمہ مسٹر اقبال احمد قرشی کے ساتھ مل کر جڑی بوٹیوں کی تحقیق کے بارے میں تجاویز پیش کرینگے ۔

اسکے علاوہ محکمہ جنگلات محکمہ زراعت اور زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں اس قسم کی تحقیق پر کام ہو رہا ہے ۔

ہیلتھ کمیٹی کی سفارش کے مطابق نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ اور (PGSTL) سے بھی رابطہ قائم کر لیا گیا ہے۔

5۔ ایس او S. O. طب محکمہ صحت محکمہ کا اندرونی معاملہ ہے کو طب کے علاوہ کوئی اور کام (work load) کے مطابق کام دیا جائے۔ نہ دیا جائے۔

سیکرٹریٹ کے کام کا طریقہ کار یہ ہے کہ ہر کام کے لیے مخصوص سیکشن ہیں مثلاً محکمہ ترقیاتی شعبہ تمام امور متعلقہ خواہ وہ کسی ہسپتال ڈسپنسری یا شعبہ کے متعلق ہوں انجام دیتا ہے۔ اسی طرح شعبہ انتظامیہ کام کرتا ہے اور دوسرے شعبے بھی اپنا اپنا مخصوص کام کرتے ہیں۔

ایس۔ او (طب) طبی امور کا ٹیکنیکل کام وغیرہ کرے گا مگر جس طرح اسکے دیگر امور مثلاً انتظامیہ مالی ترقیات وغیرہ وغیرہ دوسرے لوگ کرتے ہیں یہ شعبہ بھی بحسب (work load) دوسرے متعلقہ کام کرتا ہے یہ اس لئے ضروری ہے کہ ایس او (طب) ہر قسم کے Precedents/ Rules اور procedure کا ماہر نہیں ہو سکتا۔

سماجی بہبود و زکواۃ سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات پر عمل در آمد کی رپورٹ

نمبر شمار	سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات	سفارشات پر حتمی فیصلے	اس سلسلے میں محکمہ کی طرف سے کی گئی کارروائی کی موجودہ صورتحال
1	2	3	4
1	محکمہ کی ترقیاتی سکیموں کو غیر ترقیاتی بجٹ میں منتقل کرنے کے بارے میں اراکین نے یہ سفارش کی کہ محکمہ ایک بار پھر محکمہ منصوبہ بندی اور ترقیات اور محکمہ مالیات سے رجوع کرے اور اس کوشش کے نتائج کمیٹی کے اگلے اجلاس میں پیش کئے جائیں۔	محکمہ مالیات کو اس ضمن میں از سر نو سفارش بھیج دی گئی ہے۔	تجویز محکمہ مالیات کے زیر غور ہے۔
2	پنجاب میں سماجی بہبود کے اداروں کے لئے عمارات کی تعمیر کی ضرورت پر زور دیا گیا اور یہ سفارش کی گئی کہ ویمن ڈویژن کی رقوم یا ترقیاتی پروگرام سے ہر سال ڈویژن کی سطح پر ایک عمارت مکمل کی جائے۔	اس سلسلے میں سال رواں میں ڈی جی خان میں موجود قطع اراضی پر عمارت تعمیر کرنے کے لئے ویمن ڈویژن سے مالی امداد حاصل کرنے کے لئے سکیم حکومت کو پیش کر دی گئی ہے۔	سکیم ویمن ڈویژن کو بھیج دی گئی ہے۔

3 - لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے 1983ء میں محکمہ سماجی بہبود کو ادارہ جات کی تعمیر کے واسطے چار پلاٹ الاٹ کئے تھے جن کی قیمت مبلغ چار لاکھ چالیس ہزار ایک سو ستاسی روپے ادا کر دی گئی تھی سبجیکٹ کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ اتھارٹی کو لکھا جائے کہ چونکہ یہ پلاٹ فلاحی کاموں کے لئے تعمیر کی جانے والی عمارتوں کے لئے استعمال ہوں گے اس لئے وہ ان پلاٹوں کو سود یا سر چارج کی ادائیگی سے مستثنی قرار دیں -	ڈائریکٹر جنرل ایل۔ڈی۔اے سے سبجیکٹ کمیٹی کی شفارش کے حوالہ سے ایک بار پھر رجوع کیا گیا ہے بغیر سود چارج وغیرہ کے چار پلاٹ محکمہ کو منتقل کر دیئے جائیں -	ڈائریکٹر جنرل ایل ڈی اے نے اپنی سفارشات کے ساتھ یہ کیس حکومت کو برائے احکامات بھیج دیا ہے -
4 - راولپنڈی کے اداروں کے لئے ایک بڑی وین مہیا کی جائے جو تمام اداروں کی ضرورت کو پورا کرے اس وقت ان اداروں میں موجودہ خواتین اور بچوں کو ہسپتال عدالتوں اور دیگر جگہوں پر لانے لے جانے کے لئے ٹرانسپورٹ موجود نہیں -	اس سلسلے میں محکمہ مالیات سے رقم کی فراہمی کے لئے درخواست کی گئی ہے -	تجویز محکمہ مالیات کے زیر غور ہے -
5 - راولپنڈی میں قانونی مشاورتی مرکز برائے خواتین کے قیام کے سلسلہ میں یہ طے پایا کہ ایسے قانونی مشاورتی مراکز برائے خواتین دیگر ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز پر بھی قائم کرنے کی سفارش ویمن ڈویژن سے کی جائے -	راولپنڈی میں قانونی مشاورتی مرکز حال ہی میں تجرباتی بنیادوں پر قائم کیا گیا ہے ایک سال میں اس مرکز کی افادیت کو دیکھتے ہوئے مزید مراکز کھولنے کی سفارش کی جائے -	اگر راولپنڈی مشاورتی مرکز کا تجربہ کامیاب رہا تو ایسے مرکز دوسرے ڈویژنل ہیڈکوارٹرز پر قائم کرنے کی سفارش کی جائے گی -

ٹرانسپورٹ ۔ سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات پر عمل درآمد کی رپورٹ

نمبر شمار	سفارشات سبجیکٹ کمیٹی	تاثرات محکمہ	فیصلہ سپیشل کمیٹی	احکامات جناب گورنر صاحب
1	2	3	4	5
1	تجویز کیا گیا کہ جو بس سٹینڈ میونسپل کمیٹی اور ٹاؤن کمیٹی کے تحت چل رہے ہیں اور ان کی آمدنی ان پر خرچ نہیں ہو رہی اور نہ ہی مسافروں کو مناسب سہولتیں مہیا کی جا رہی ہیں ان کی آمدنی کو مسافروں کی سہولت کے لیے قانون کے مطابق خرچ کرنے کے لیے متعلقہ سیکرٹری آر ٹی اے حسابات کی پڑتال کرے اور دیکھے کہ وہ صحیح خرچ ہو رہی ہے ۔ اس سلسلے میں چوہدری نذیر حسین ڈسٹرکٹ کونسلر فیصل آباد سیکرٹری آر ٹی اے کے ہمراہ راولپنڈی اور فیصل آباد حاجی محمد حیات متعلقہ سیکرٹری	تجویز سے اتفاق ہے ۔	جہاں تک اس تجویز کا تعلق ہے کونسلر صاحبان سیکرٹری صاحبان آر ٹی اے کے ہمراہ جا کر اڈوں کا ملاحظہ کریں اور رپورٹ کریں ۔ اس تجویز سے مکمل طور پر اتفاق ہے ۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ مختلف میونسپل ۔ ٹاؤن کمیٹیاں اڈوں سے حاصل کردہ رقم ان کی دیکھ بھال پر خرچ نہیں کرتیں ۔ یہ مسئلہ کئی دفعہ زیر بحث آ چکا ہے ۔ میونسپل کمیٹیوں کو	

ٹریفک عملہ کو ہمراہ لیکر لاہور اور گوجرانوالہ کے اڈے، خواجہ محمد اصغر گوریجہ متعلقہ سیکرٹری آر۔ٹی۔اے۔ ہمراہ بہاولپور۔ ڈیرہ غازی خان کے اڈے میاں عبدالحق ملتان کو چیک کر کے رپورٹ کریں اور دیکھیں کہ اڈے قانونی طور پر۔ اور ان تمام اڈوں کی فہرستیں تیار کر کے پیش کریں۔		دوبارہ ہدایت کی جائے کہ وہ اڈوں کی مناسب دیکھ بھال کریں۔
2۔ مسٹر ظفر احمد ہندیال نے تجویز کیا کہ ایک گاڑی کو 140 کلو میٹر کے علاقہ میں 5 اضلاع سے گزرنا پڑتا ہے اور تمام کمائی جرمانوں پر لگ جاتی ہے اس لئے جب ایک دفعہ چیکنگ ہو جائے تو گاڑی کے شیشے پر چیکنگ کی سلپ لگا دی جائے تاکہ دوسرے اضلاع میں بار بار چیکنگ نہ ہو نیز کاغذات کی چیکنگ صرف ڈسٹرکٹ کمیٹی یا سب ڈویژنل ٹرانسپورٹ کمیٹی کرے اور کوئی ایم۔ایم۔ڈی۔آئی آزاد نہ	تجویز سے اتفاق ہے اس سلسلے میں متعلقہ محکموں کو چٹھیاں لکھی جا رہی ہیں۔	جہاں تک کاغذات کی چیکنگ کا تعلق ہے یہ فیصلہ پہلے بھی ہو چکا ہے کہ کاغذات اڈے کے اندر چیک کئے جائیں اس پر پورے طور پر عمل درآمد کرایا جائے۔ محکمہ داخلہ کو ہدایت کی جاوے کہ شاہراہوں پر پولیس کاغذات کی پڑتال نہ کریں۔ اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ کاغذات کی چیکنگ ڈسٹرکٹ

	چیکنگ نہ کرے - نیز اڈوں کے علاوہ شاہراہوں پر پولیس کاغذات کی پڑتال نہ کرے - تمام اضلاع کی پولیس صرف سیکریٹری آر-ٹی-اے همراہ چیکنگ کرے - ایکسائیز اور ٹیکسیشن کا عملہ ٹریفک مجسٹریٹ کے همراہ پڑتال کرے -		یا سب ڈویژنل کمیٹی کرے -
3 .	تجویز کیا گیا کہ ایسے تمام ڈرائیوروں کی فہرستیں جو کہ خوفناک قسم کے حادثات اور گھناؤنے جرائم میں ملوث ہوں مرتب کر کے ملک کے تمام لائسنسنگ اداروں کو مہیا کی جائیں تا کہ وہ دوسری جگہ سے لائسنس حاصل نہ کر سکیں -	تجویز سے اتفاق ہے ایسے ڈرائیوروں کی فہرستیں ٹرانسپورٹ فیڈریشن کو بھی مہیا کی جائیں تا کہ وہ بھی ان کو ملازم نہ رکھیں -	اتفاق ہے -
4 .	تجویز کیا گیا کہ پنجاب ملک کا سب سے بڑا صوبہ ہے اس میں کوئی بین الاقوامی طرز کا ڈرائیونگ سکول نہیں ہے اس سلسلہ میں بارہ کروڑ روپے کی رقم جو وفاقی حکومت نے مختص کی تھی وہ پنجاب حکومت	تجویز سے اتفاق ہے - بارہ کروڑ کی رقم جو حکومت پنجاب کو نہیں ملی اس کے متعلق محکمہ خزانہ اور حکومت پاکستان کو متوجہ کیا	تجویز ہے کہ معاملہ داخلہ کو لکھا جاوے -

	کو نہیں ملیں ۔ نیز ڈرائیونگ سکول صرف لاہور میں نہیں بلکہ تمام ڈویژنل ہیڈکوارٹرز پر قائم کئے جائیں ۔	جائے ۔	
5 ۔	تجویز کیا گیا کہ سپر هائی وے پر موبائل سٹاف تیز رفتاری ۔ لاپرواہی اوور ٹیکنگ کے خلاف دن رات چیکنگ کرے نیز جن گڈوں اور دوسری گاڑیوں پر سریا وغیرہ باہر نکلا ہو ان کو بند کیا جائے اور کسی ٹرک یا ٹریکٹر کو بغیر R.filec.or سڑک پر نہ آنے دیا جائے ۔	تجویز سے اتفاق ہے ۔ اس سلسلہ میں متعلقہ محکموں کو لکھا جا رہا ہے ۔	تجویز سے اتفاق ہے ۔ اس مسئلہ پر غوروخوض ہو چکا ہے ۔ ڈی آئی جی ٹریفک نے میٹنگ میں بتایا تھا کہ هدایات جاری کر دی هیں لیکن عمل نہیں ہوا ۔ شاہراہوں پر بیل گاڑیاں ٹریکٹر وغیرہ اور بائیسکل کا استعمال اب تک جاری ہے ۔ جب تک پولیس سختی نہیں کرے گی اس کا تدارک نہیں ہو سکے گا اور حادثات واقعہ ہوتے رہیں گے ۔
6 ۔	تجویز کیا گیا کہ تمام پنجاب میں بسوں کے روٹوں کی تعداد مقرر کی جائے تا کہ اندھا دھند مقابلہ تیز	اتفاق ہے ۔ پنجاب کے روٹوں پر مقررہ کردہ تعداد کی فہرست جناب	اس تجویز کے دو پہلو هیں ۔ جہاں روٹوں کی مقرر کرنے سے بسوں کی تعداد پر

رفتاری ختم ہو ۔	وزیر صاحب کو پیش کر دی جائیگی ۔	پابندی ہو جائے کی تو اس پابندی سے رشوت کا دور دوبارہ شروع ہو جائے گا ۔ لہذا اس مسئلہ پر کافی غوروخوض کی ضرورت ہے ۔ مسافروں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر بسوں کی تعداد بڑھانا لازمی امر ہے ۔ ورنہ مسافروں کو تکلیف ہو گی اور بس مالکان اوور لوڈنگ کریں گے ۔
7 ۔ تجویز کیا گیا کہ بین الصوبائی روٹوں پر بغیر کسی ضرورت کے پرمٹوں کے اجراء اور ان پر پہلے سے چلنے والی بسوں کے مالکان کے احتجاج پر غور کیا جائے ۔	مسئلہ زیر غور ہے ۔	بین الصوبائی روٹوں پر پرمٹ دینے کا فیصلہ کافی غور و خوض کے بعد تمام متعلقہ صوبوں کے بی ٹی اے ایس کے اجلاس میں کیا جاتا ہے ۔ اس پر مفصل بحث ہوتی ہے ۔ ان سڑکوں کی حالت آبادی اور ہر صوبہ چونکہ [illegible] آتا ہے کے مطابق [illegible] کی تعداد مقرر [illegible]

8 ۔	تجویز کیا گیا کہ لاہور شہر میں دوسرے بڑے شہروں کی طرح درمیانی بسوں کے چلانے کے لئے سابقہ فیصلہ جات کے تحت غور ہونا چاہیئے ۔	اس کے متعلق ایک مفصل رپورٹ وزیر صاحب ٹرانسپورٹ کو حسب ارشاد گورنر صاحب بھیجی جا چکی ہے تاکہ آئندہ خالی روٹوں پر صرف 25 سیٹر ویگنوں کو روٹ دیئے جائیں ۔	تجویز سے اتفاق ہے ۔ البتہ منی بسوں کے مالکان جو پرانی ویگنیں چلا رہے ہیں ان کو اس تجویز سے اتفاق نہیں ہے ۔
9 ۔	موٹر وہیکل آرڈیننس کے تحت حادثہ میں ملوث ہونے والوں کے معاوضہ کی ادائیگی کے لئے چند انشورنش کمپنیوں کے جعلی سرٹیفکیٹ جاری کرنے پر غور کیا جائے ۔	یہ مسئلہ کنٹرولر آف انشورنس سے متعلق ہے	اتفاق ہے ۔ مرکزی حکومت کو لکھا جاوے ۔
10 ۔	تجویز کیا گیا کہ بس مالکان اور طلباء کے روزمرہ جھگڑوں کو ختم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل طریق کار اپنایا جائے ۔ (i) کالج طلباء کو خود بسیں مہیا کرے ۔ بس مالکان	تجویز سے اتفاق ہے وزیر صاحب نے اس سلسلہ میں ایک کمیٹی تشکیل کر دی ہے ۔ جو کہ اس سلسلہ میں رپورٹ پیش کرے گی ۔	اس مسئلہ پر وزیر ٹرانسپورٹ محکمہ ٹرانسپورٹ کی زیر صدارت ایک اجلاس میں غور کیا گیا ۔ سیکرٹری محکمہ تعلیم کی سرکردگی میں ایک کمیٹی تشکیل کی گئی اس کمیٹی کی رپورٹ کا انتظار ہے ۔

اپنے طور پر سٹوڈنٹ ٹکٹ
دینے کو تیار ہیں ۔

(ii) طلباء سے ان کے کالج/سکول
کے پرنسپل / ہیڈ ماسٹر
ماہواری رعایتی کرایہ وصول
کر کے بس مالکان کو
خود ادا کریں ۔

(iii) ہر بس پر بیٹھنے کی گنجائش
سے زیادہ کا سواریاں بٹھانے
کی حکومت کی طرف سے
اجازت کو باقاعدہ قانونی
شکل دی جائے ۔

(v) قانون کے تحت اجازت
صرف تعلیمی اداروں سے
گھر تک سے تعلیمی اداروں
تک ہے ۔ اس کا اندراج
طلباء کے شناختی کارڈ میں
کیا جائے ۔

سیکرٹری محکمہ تعلیم کو
یاد دہانی کی گئی ہے ۔

11 -	تجویز کیا گیا کہ رکشہ والوں کے خلاف۔ زائد کرایہ وصول کرنے کے متعلق ٹریفک پولیس سختی سے کام لے اور رکشہ والوں کے خلاف مہم چلا کر زائد کرایہ وصول کرنے کو ختم کرے۔	تجویز سے اتفاق ہے۔ اس سلسلہ میں ایس پی ٹریفک کو تحریر کر دیا گیا ہے۔	تجویز سے مکمل طور پر اتفاق ہے۔ یہ محکمہ پولیس کی کوتاہی ہے کہ آج تک رکشہ اور ٹیکسی والوں کو کھلی چھٹی ملی ہوئی ہے۔
12 -	منی بسوں اور لاری بسوں میں موسیقی اور فحش گانے کے آلات وغیرہ کو نکالنے کے لئے قانون بنایا جائے۔	اس سلسلہ میں کام ہو رہا ہے اور قانون میں ترمیم کے متعلق لکھا جا چکا ہے۔	پنجاب میں اس پر پابندی کی جا سکتی ہے۔

مقامی حکومت و دیہی ترقی ' سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات پر عمل درآمد کی رپورٹ

سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات	اس سلسلے میں محکمہ کی جانب سے کی گئی کارروائی کی موجودہ صورت حال	مذکورہ سفارشات پر حتمی فیصلے
ٹھیکیداری کے قواعد کنٹریکٹ رولز میں ترمیم کرتے ہوئے لوکل کونسل کو اختیار دیا جائے کہ اگر کوئی چیز بازار میں ان نرخوں سے بھی کم قیمت پر میسر ہو جو سب سے کم ٹینڈر دینے والے شخص نے پیش کئے ہوں تو اسے بازار سے خریدا جا سکے ۔ **سبجیکٹ کمیٹی کی سفارش** محکمانہ جائزہ لے کر پیشگی رقم برآمد کرانے کی موجودہ حد میں کسی حد تک اضافہ کیا جا سکتا ہے اور کسی طریقہ کار کو کسی طرح مزید بہتر بنایا جا سکتا ہے تاکہ مقامی کونسلوں کے لئے ضرورت کی اشیاء خریدنے کا طریقہ کار سہل ہو سکے	قواعد میں گنجائش موجود ہے کہ لوکل کونسل کے چیرمین آفت سماوی یا کسی دیگر ناگہانی صورت حال میں لوکل کونسل کی پیشگی منظوری سے ، ٹینڈر طلب کرنے کی کارروائی سے صرف نظر رکھ سکتا ہے اور کسی کام کے انصرام کے لئے کام کے معیار کے پیش نظر کسی طرح کی سپلائی کےلئے یا معاہدے کی عجلت تکمیل کے لئے کسی شخص کے ساتھ معاہدہ کر سکتا ہے ۔ محکمہ کی رائے میں فی الحال ان قواعد میں کسی ترمیم کی ضرورت نہیں	محکمہ کی رائے سے اتفاق ہے ۔

ساتھ ساتھ واضح اور غیر مبہم ہو کہ بد عنوانی کی گنجائش نہ رہے ۔

ہے ۔

لوکل کونسلوں پر عائد کی گئی یہ شرط ختم کر دی جائے کہ غیر ترقیاتی مصارف کی مد میں 50 فیصد زیادہ عملہ پر خرچ نہیں کر سکتیں ۔

سبجیکٹ کمیٹی کی سفارش سے اتفاق ہے ۔ اتفاق ہے ۔

سبجیکٹ کمیٹی کی سفارش

موجودہ صورت حال کے مطابق غیر ترقیاتی مصارف 50 فیصد سے زائد نہ ہونے چاہیں ۔ موجودہ ھدایات میں ردوبدل کی ضرورت نہیں ۔

بلدیاتی بنک کے سلسلے میں مقرر کی گئی رپورٹ پر غور کیا جائے ۔

اتفاق ہے ۔ محکمہ نے یاددھانی کی چٹھی جاری کر دی ہے ۔ اتفاق ہے ۔

سبجیکٹ کمیٹی کی سفارش

رپورٹ سب کمیٹی سے اتفاق رائے کیا گیا اور یہ فیصلہ ہوا کہ تمام بلدیاتی اداروں کو یاد دھانی کرائی جائے تاکہ وہ اپنا حصہ قرضہ فنڈ میں جمع کرائیں ۔

صوبہ جات میں پختہ سڑکیں کئی ذرائع سے تعمیر ہو رہی ہیں اور سڑکیں تعمیر کرنے والے ادارے ہی ان کی دیکھ بھال اور مرمت کا خرچ برداشت کرتے ہیں۔ شوگر کین (ڈویلپمنٹ) سیس فنڈ سے تعمیر شدہ سڑکوں کی دیکھ بھال اور مرمت کے لئے اسی فنڈ سے رقوم مہیا کی جاتی ہے مگر جو سڑکیں محکمہ بلدیات و دیہی ترقی کمیٹیوں یا ٹھیکداروں کے ذریعے تعمیر کرواتا ہے۔ ان کی دیکھ بھال اور مرمت کے لئے ضلع کونسلوں کو ذمہ دار قرار دیا جاتا ہے اور ضلع کونسلیں بوجوہ ان سڑکوں کی دیکھ بھال اور مرمت کی ذمہ داری لینے سے قاصر ہیں۔ بڑی وجہ ان سڑکوں کی مرمت کے لئے درکار سرمایہ کی عدم فراہمی ہے۔

اتفاق ہے۔

اتفاق ہے۔

سبجیکٹ کمیٹی کی سفارش

شوگر کین سیس فنڈ سے تعمیر ہونے والی سڑکوں کی مرمت اور دیکھ بھال بھی اسی فنڈ سے کی جانے۔ دیہی ترقی کے پروگرام کے تحت تعمیر ہونے والی سڑکوں کی دیکھ بھال پہلے ہی ضلع کونسلوں کے ذمہ ہے۔ مزید کارروائی کی ضرورت نہیں۔

مروجہ طریقہ کار لوکل گورنمنٹ آرڈیننس مجریہ 1979ء کے رولز کے تحت ٹیکسوں میں اضافہ یا نیا ٹیکس عائد کرنے کے لئے ضروری ہے کہ مندرجہ ذیل طریقہ کار اختیار کیا جائے ۔	قواعد ٹیکسیشن 1980ء کے مطابق ابتدائی تجویز ٹیکس تخمینہ بجٹ منظور کرتے وقت ہاؤس میں پیش کی جاتی ہے اور اسے اخبار میں شائع کیا جاتا ہے تاکہ لوگ اس پر اعتراضات کر سکیں	محکمانہ رائے سے اتفاق ہے ۔
(1) ہاؤس کے سامنے ٹیکس میں زیادہ یا تخفیف یا نیا ٹیکس عائد کرنا مقصود ہو تو اسے ہاؤس میں پیش کرکے منظوری لے لی جائے ۔	اور تجاویز دے سکیں ۔ موصول ہونے والے اعتراضات کی سماعت کرنے والی کمیٹی کی حتمی تجاویز ہاؤس میں پیش کی جاتی ہے اور اس طرح کوئی ٹیکس	
(2) بعد ازاں اخبارات میں اشتہار دے کر 30 دن کے نوٹس کے بعد عوام سے اعتراضات طلب کئے جائیں ۔	نافذ کیا جا سکتا ہے ۔ یا پہلے سے عائد ٹیکس میں اضافہ یا تخفیف کی جا سکتی ہے ۔ موجودہ قواعد قانون مکمل اور واضح ہیں اور ان میں کسی ترمیم کی	
(3) اعتراضات کی باقاعدہ سماعت کی جائے ۔	ضرورت نہیں ہے ۔	
(4) بعد از سماعت جو بھی تجویز ہو ہاؤس سے اس کی دوبارہ منظوری لے لی جائے جملہ طریقہ کار اختیار کرنے سے یہ عمل چار ماہ لے لیتا ہے جس سے ایک پریشر گروپ تشکیل پا جاتا ہے جو اپنے سیاسی مقاصد حاصل کرنے کے لئے ان اقدامات کا سہارا لے کر		

اور افراتفری پیدا کرکے ماحول کو گندا کرتا ہے اس لیے تجویز کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی نیا ٹیکس تجویز کرنا ہو تو سابقہ طریقہ کار کو بحال رکھا جائے۔ اگر عائد شدہ ٹیکسوں میں تخفیف یا زیادتی مقصود ہو تو ایک دفعہ کونسل کی منظوری سے ہی ٹیکس میں زیادہ یا تخفیف کو قانونی منظوری تصور کیا جائے۔

سبجیکٹ کمیٹی کی سفارش

بلدیاتی اداروں کی مالی مشکلات کے پیش نظر فیصلہ ہوا کہ اگر موجودہ ٹیکس کی شرح میں 15 فیصد تک اضافہ یا کمی درکار ہو تو متعلقہ لوکل کونسل محض ایک قرار داد کے ذریعے یہ کمی یا بیشی کرنے کی مجاز ہوتا ہم اگر اس سے زائد کمی یا بیشی مقصود ہو تو اس کے لیے مروجہ طریقہ کار پر ہی عمل ہو گا۔ مندرجہ بالا فیصلہ کو عملی جامہ پہنانے کے لیے متعلقہ قانون میں ترمیم کی جائے۔

(الف) لوکل کونسلوں کے ترقیاتی فنڈ کی منصفانہ تقسیم کس طرح سے کی جائے کہ نہ تو وہ برابر برابر ممبران میں تقسیم ہوں اور نہ ہی ان ممبران کا علاقہ	سبجیکٹ کمیٹی کی سفارش سے اتفاق ہے۔ محکمہ اس سلسلہ میں مزید اقدامات بھی کر رہا ہے۔ محکمہ میں ایک سیل بھی تشکیل دیا گیا ہے۔	اتفاق ہے۔

اس سے محروم رہے جنہوں نے چیئرمین کو ووٹ نہ دیا ہو۔

کون سے ایسے اقدامات کئے جائیں جن سے لوکل کونسلیں اپنے اپنے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں یک مشت رقم (Block Allocation) ترقیاتی فنڈ میں دکھانے کی بجائے ٹھوس ترقیاتی سکیموں کے لئے رقمیں مختص کریں۔ اگرچہ لوکل کونسلیں قواعد کے مطابق مفصل ترقیاتی پروگرام تیار کرنے کی پابند ہیں۔ لیکن اس ضمن میں مزید تاکیدی اقدامات درکار ہیں تاکہ ٹھوس ترقیاتی سکیموں کے لئے رقمیں مختص کی جاویں۔

جو ان معاملات میں لوکل کونسلوں کی رہنمائی کرے گا۔ صوبائی سطح پر آئندہ ہر دو ماہ بعد ایسے معاملات کا جائزہ لیا جائے گا۔

سبجیکٹ کمیٹی کی سفارش

سبجیکٹ کمیٹی کے ممبران کی متعلقہ رائے ہے کہ فنڈز کی تقسیم کے وقت سیاسی اختلافات کو بالعموم مد نظر نہیں رکھا جاتا ہے۔ اگر گورنمنٹ کے نوٹس میں ایسے واقعات آئے ہیں کہ جہاں پر کچھ

طاقتوں کو سیاسی اختلافات کی بناء پر نظر انداز کر دیا گیا ہے تو گورنمنٹ ان بلدیاتی اداروں کے معاملات کی تحقیق کر سکتی ہے ۔ اس ضمن میں گورنمنٹ کی واضح ہدایات اور قانونی دفعات موجود ہیں ۔ اگر اس ضمن میں گورنمنٹ پھر یاد دہانی کرائے مزید بہتر نتائج برآمد ہو سکتے ہیں ۔		
(ب) 15 مئی 1984 تک لوکل کونسلوں کے ترقیاتی فنڈ کے استعمال کا جائزہ لیا گیا تو معلوم ہوا کہ لوکل کونسلوں نے اپنے ترقیاتی فنڈ کا صرف 5 فیصد یا 15 سے 20 فیصد حصہ سارے سال میں خرچ کیا تھا ۔ ترقیاتی فنڈ کے اس قدر کم استعمال کی کیا وجوہات ہو سکتی ہیں اور ایسی کونسی تجاویز ہیں جن پر عمل ہوا ہو کہ لوکل کونسلوں کے ترقیاتی فنڈ کے مناسب اور بروقت استعمال کو بڑھایا جا سکے ۔	محکمہ نے اپنے چٹھی نمبری S.O. VII-8-12/81 بتاریخ 3 فروری 1982 ہدایات جاری کر رکھی ہیں ۔ کہ جملہ لوکل کونسلیں ہر ماہ ضروری طور پر اپنے ترقیاتی فنڈز کا 8 فیصد خرچ کریں ۔ محکمہ نے حال ہی میں ایک خاص سیل بھی تشکیل دیا ہے ۔ جو باقاعدگی سے ان معاملات کی نگرانی کرے گا ۔ ہر دو ماہ بعد صوبائی سطح پر لوکل کونسلوں کے ترقیاتی فنڈز کے استعمال کی رفتار کا جائزہ لیا جائے گا ۔	محکمہ کی جانب سے ضروری اقدامات لئے جا رہے ہیں
سبجیکٹ کمیٹی کی سفارش ترقیاتی فنڈز کے استعمال میں کمی رواں سال 1983-84 کی وجوہات کی بناء پر ہوئی ہے ۔ جس میں مندرجہ ذیل سر فہرست ہیں ۔ (ا) بلدیاتی اداروں کا الیکشن 1983	اس سلسلہ میں حال ہی میں وزیر بلدیات نے سوائے ڈویژن ڈیرہ غازی خان	

(2) بلدیاتی اداروں کا کالعدم قرار دینا ۔

(3) بلدیاتی اداروں کی سربراہی میں عدم تسلسل بوجہ انتخابات ۔

دیکھنے میں آیا ہے کہ چیرمین کے چناو یا عدم اعتماد کی تحریک کے وقت بعض اوقات روپے پیسے یا دیگر مالی اور مادی فوائد کا لالچ دے کر ممبروں کی وفاداریاں اور ووٹ خریدنے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ ووٹروں سے ایسے اقدامات لئے جائیں ۔ جن سے اس قسم کے قبیح اور قابل مذمت واقعات کا فوری طور پر اور موثر طریقہ پر تدارک ہو سکے ۔ اگر قانون یا قواعد میں ردوبدل کی ضرورت ہو تو ٹھوس تجاویز پیش کی جائیں ۔

سبجیکٹ کمیٹی کی سفارش

ایسی شکایات عام طور پر چیرمین/وائس چیرمین کے انتخابات اور عدم اعتماد تحریک موقع پر سامنے آئے

۲۱۳

کے تمام ڈویژنوں کی سطح پر ضلع کونسلوں میونسپل کمیٹی ہائے اور ٹاؤن کمیٹی ہائے کے چیرمین حضرات کے اجلاس طلب کئے جن میں اس امر پر خاص طور پر زور دیا گیا اور چیرمین حضرات کو ہدایت کی گئی کہ وہ ترقیاتی فنڈ کے باقاعدہ استعمال کا خیال رکھیں ۔

اگر کوئی چیرمین/وائس چیرمین / ممبر انتخابات یا عدم تحریک کے موقع پر ممبروں یا ووٹروں کی وفاداریاں اور ووٹ خریدنے کی کوشش کرتا ہے اور یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچتی ہے تو اس چیرمین/وائس چیرمین/ممبر کو اس ادارے کی رکنیت سے نااہل قرار دے دیا جاتا ہے ۔ اس سلسلہ میں موجودہ قوانین اور قواعد مکمل اور واضح ہیں ان میں سے کسی رد و بدل کی فی الحال ضرورت نہیں ہے ۔

محکمانہ رائے سے اتفاق ہے ۔

میں ملبجی، تنظیم، واقعات کا سختی سے نوٹس لیا جانا چاہئے۔ لیکن اس ضمن میں کوئی قانونی کاروائی لوکل کونسل کے خلاف نہ کی جا سکتی ہے اور نہ ہی اس کی ضرورت ہے۔ بعض اوقات بیرونی عناصر لوکل کونسلوں کے ممبروں کی وفاداریوں کو بدلنے کے لئے لوکل کونسلوں کے کام میں کسی اور طرح سے ا ر انداز ہونے کے لئے در پردہ دخل اندازی شروع کر دیتے ہیں۔ یہ دخل اندازی لوکل کونسلوں میں خلفشار اور انتشار کا باعث بن کر بالآخر نقصان کا موجب بن سکتی ہے یہ کیوں سے ایسے اقدامات ہیں۔ جن کی بدولت ایسی دخل اندازی کو فوری طور پر اور بروقت روکا جا سکے۔ اگر قانون یا قواعد میں رد و بدل کی ضرورت ہو تو ٹھوس تجاویز پیش کی جائیں۔ **سبجیکٹ کمیٹی کی سفارش** اگر عدم اعتماد کی موجودہ قوانین کی مثبت ترمیم کر دی جائے تو بیرونی عناصر کا عمل دخل کم کیا جاسکتا ہے۔	اس مسئلہ پر حکومت کی سطح پر غور کیا گیا اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ فی الحال موجودہ قوانین میں کسی ترمیم کی ضرورت نہیں ہے۔	محکمانہ رائے سے اتفاق ہے۔
انتخابات کے بعد اور عدم اعتماد کی تحریکوں کے مقابلوں سے بڑھ کر ایک مسئلہ کر دیا	فی الحال تحریک عدم اعتماد کے موجودہ طریقہ کار میں کسی ترمیم کی	محکمانہ رائے سے اتفاق ہے۔

جائے ۔ مزید برآں عدم اعتماد کی تحریک پیش کرتے وقت مجوزہ چیئرمین/وائس چیئرمین کا نام بھی پیش کیا جانا ضروری ہو اور اس میں ردوبدل نہ ہو سکے ۔	ضرورت نہیں ہے ۔

سبجیکٹ کمیٹی کی سفارش

اگر عدم اعتماد کی موجودہ قوانین میں مثبت ترمیم کر دی جائے تو بیرونی عناصر کا عمل دخل کم کیا جا سکتا ہے ۔

لوکل کونسلوں کو کسی نوعیت کے مزید اختیارات تفویض کئے جاسکتے ہیں ۔

سبجیکٹ کمیٹی کی سفارش

(1) تعلیمی اداروں کا انتظام متعلقہ لوکل کونسلوں کو دیا جاوے ۔	(او 2) یہ معاملہ پہلے بھی حکومت کے زیر غور آیا تھا ۔ جس کے ردعمل کے طور پر اساتذہ نے ہڑتال کر دی تھی ۔ محکمہ فی الحال اس تجویز کی حمایت نہیں کرتا ۔ محکمانہ رائے سے اتفاق ہے
(2) لوکل ریٹ کا 25 فیصد جو کہ ضلع کونسلیں محکمہ تعلیم کو برائے مرمت ودیکھ بھال سکول دیتی ہیں ۔ اسکے اخراجات کی نگہداشت میں متعلقہ ضلع کونسل کو موثر کردار دیا جاوے ۔	
(3) مارکیٹ کمیٹی ہائے کی بجٹ کمیٹی کی صدارت چیئرمین ضلع کونسل کو تفویض کی جائے ۔	محکمہ لوکل گورنمنٹ کو اس تجویز سے اصولی طور پر اتفاق تھا کہ محکمہ کی رائے سے اتفاق ہے ۔

مارکیٹ کمیٹی کے بجٹ اجلاس کی صدارت چیئرمین ضلع کونسل کرے ہم اس بابت محکمہ زراعت کی رائے لی گئی ۔ محکمہ زراعت اس تجویز کی حمایت نہیں کرتا ۔ لہذا اس تجویز پر عملدر آمد کی سفارش نہیں کی جاسکتی ۔

(4) ٹریفک کے قانون کے تحت اور تجاوزات کے مقدمات میں سرسری سماعت کے اختیارات لوکل کونسلوں کے چیئرمین اور کونسلرز کودئے جائیں ۔

ناجائز تجاوزات ہٹانے کے لئے لوکل کونسلوں کے پاس بڑے موثر اختیارات ہیں لوکل کونسلوں کے چیئرمین مارشل لاءآرڈیننس کے تحت اپنی حدود میں واقع ناجائز تجاوزات ختم کراسکتے ہیں ۔ بلدیاتی ادارے خوردنی اشیاء کے نمونے لینے اور چالان عدالت میں بھیجنے کے بھی مجاز ہیں ۔ ٹریفک کے مقدمات کی سماعت کے اختیارات فی الحال لوکل کونسل کو دیئے جانے مناسب نہیں اگر کسی معاملہ پر بلدیاتی ادارے بلدیاتی پولیس کا انتظام کریں تو اس مرحلہ پر اس تجویز پر غور ہوسکتا ہے ۔

محکمانہ رائے سے اتفاق ہے ۔

ضلعی کرائمز کمیٹیوں کو زیادہ موثر اور فعال بنانے کے لئے کیا اقدامات کئے جاسکتے ھیں ۔

سبجیکٹ کمیٹی کی سفارش

(الف) شہروں میں تعینات تھانہ داروں کی خفیہ رپورٹ میئر/چیرمین حضرات اور دیہی تھانوں کے افسران کی رپورٹ ھائے ضلع کونسلوں کے چیرمین تحریر کریں ۔	محکمہ کی رائے میں یہ فی الحال ممکن اور قابل عمل نہیں ہے ۔ اس ضمن میں وزیر بلدیات کی طرف سے چند دیگر تجاویز گورنر صاحب کی خدمت میں پیش کی گئی ھیں ۔	محکمہ رائے سے اتفاق ہے ۔
(ب) ضلع کرائمز کنٹرول کمیٹیوں کی سربراھی بجائے ڈپٹی کمشنر کے بلدیاتی اداروں کے سربراھوں کو دی جاوے ۔	ڈپٹی کمشنر کو ضلعی کرائم کنٹرول کمیٹی کا سربراہ اس وجہ سے بنایا گیا ہے کہ قانون کی رو سے وہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بھی ہے ۔قانون ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ھی ضلع کرائمز کنٹرول کمیٹی کا سربراہ ھونا چاھیے ۔	محکمانہ رائے سے اتفاق ہے
ضلعی رابطہ کمیٹیوں کو مزید موثر اور فعال بنانے کے لئے کیا اقدامات کئے جانے ضروری ھیں ۔	محکمہ پہلے بھی اس بارے میں واضح ھدایات جاری کرچکا ہے ۔	اتفاق ہے۔

سبجیکٹ کمیٹی کی سفارش آفیسران کی حاضری میٹنگ ہائے میں ضروری قراردی جائے اور اس ضمن میں گورنمنٹ اس پر عمل نہ کرنے والوں کے خلاف موثر کاروائی کرے	ڈویژن کی سطح پر اب ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ ہر ماہ اپنی ڈویژنوں کی تمام ضلعی رابطہ کمیٹیوں کی کارکرد گی کا اس نقطہ نظر سے جائزہ لیں گے کہ سرکاری محکمہ جات کے افسران میں سے کتنے فیصد ان اجلاسوں میں شریک ہوئے ۔ ہر دو ماہ بعد صوبائی سطح پر بھی یہ جائزہ لیا جائے گا ۔	
عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنے کے لئے چھ ماہ کی بجائے ایک سال کی مدت مقرر کی جائے ۔	حکومت کی سطح پر غور کیا گیا فی الحال قوانین میں کسی ترمیم کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔	محکمہ کی رائے سے اتفاق ہے
سبجیکٹ کمیٹی کی سفارش چیئرمین یا وائس چیئرمین لوکل کونسل کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کرنے کے لئے یہ ضروری قرار دیا جائے کہ دو تہائی تعداد ممبران لوکل کونسل متعلقہ اسی تحریر پر اپنے دستخط ثبت کریں ۔ مزید براں تحریر شدہ تحریک میں متبادل چیئرمین یا وائس چیئرمین کا نام بھی واضح طور پر تحریر ہو ۔ نیز اس ضمن میں دوسرے صوبہ جات سے بھی معلوم کیا جاوے ۔ وہاں اسی ضمن میں طریق کار کیا ہے مکمل جائزہ لے کر آئندہ اجلاس میں پیش ہو ۔		

دفتری طریقہ کار میں کوتاہی کی بنا پر سرچارج کی کارروائی نہ کی جائے۔	سفارش سے اتفاق ہے۔	اتفاق ہے۔
سبجیکٹ کمیٹی کی شفارش متعلقہ افراد کو گورنمنٹ کے سامنے اپنے موقف کی وضاحت کا مکمل حق حاصل ہے۔ اسلئے قانون میں کسی ترمیم کی ضرورت نہ ہے۔		
بلدیہ اٹک کی مالی حالت بہت کمزور ہے۔ لہذا 25 لاکھ روپے کی خصوصی گرانٹ دی جائے۔	سبجیکٹ کمیٹی کی سفارش سے اتفاق ہے۔	اتفاق ہے۔
سبجیکٹ کمیٹی کی شفارش تمام مقامی کونسلوں کو ٹیکس لگانے کے اختیار حاصل ہیں۔ محاصل بڑھا کر بلدیہ اٹک اپنی مالی حالت بہتر کرے اور مالی امداد کی سفارش نہیں کی جاتی۔		
بلدیہ اٹک کو سٹیڈیم کی تعمیر کےلئے 5 لاکھ روپے کی گرانٹ جون 1984ء سے پہلے مہیا کی جائے۔	اتفاق ہے۔	اتفاق ہے
سبجیکٹ کمیٹی کی سفارش تمام مقامی کونسلوں کو ٹیکس لگانے کے اختیار حاصل ہیں۔ محاصل بڑھا کر بلدیہ اٹک اپنی مالی حالت بہتر کرے اور مالی امداد کی سفارش نہیں کی جاتی۔		

محکمہ لوکل گورنمنٹ پنجاب نے 1972ء میں ایک چٹھی جاری کی تھی - جس کے ذریعے کوئی لوکل کونسل تہہ بازاری پاس جاری نہیں کر سکتی - حالانکہ لوگ لوکل کونسل کی جگہ پر بیٹھ کر کاروبار کرتے رہتے ہیں - مگر لوکل کونسل کو کچھ ادا نہیں کرتے - اگر محکمہ لوکل گورنمنٹ پنجاب تہہ بازاری کے اجراء سے پابندی اٹھا لے تو لوکل کونسل کی آمدن میں اضافہ ہو سکتا ہے -

سبجیکٹ کمیٹی کی سفارش

مندرجہ ذیل ممبران پر مشتمل ایک سب کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو مفصل رپورٹ آئندہ اجلاس میں پیش کرے گی -

(1) غلام قاسم خان خاکوانی میئر میونسپل کارپوریشن ملتان — کنوینئر

(2) میاں شجاع الرحمن میئر لاہور میونسپل کارپوریشن — ممبر

(3) شیخ غلام حسین میئر میونسپل کارپوریشن راولپنڈی — ممبر

(4) یوسف رضا گیلانی چیئرمین ضلع کونسل ملتان — ممبر

سب کمیٹی کا اجلاس نہ ہو سکا ہے - سب کمیٹی کے کنوینئر صاحب سے گذارش کی گئی ہے کہ وہ جلد از جلد اجلاس منعقد کر کے اپنی سفارشات بھجوائیں -

اتفاق ہے ۔

(5) سید تجمل عباس ڈپٹی سیکرٹری (ریگولیشن)
محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی ممبر

اس دور جدید کے بڑھتے ہوئے تقاضوں کے ساتھ ساتھ ایک گھر سے مختلف بل مختلف بنکوں میں جمع کرنے سے ایک مسئلہ پیدا ہو گیا ہے - بل میں بجلی سوئی گیس ٹیلی فون فیس واٹر سپلائی پراپرٹی ٹیکس وھیکل ٹوکن ٹیکس کے بل شامل ہیں -

اب شہروں کی وسعت میلوں تک پھیل چکی ہے ایک آدمی کو ایک بل جمع کرانے کے لئے گھنٹوں لائن میں کھڑا رہنا پڑتا ہے - جس سے معاشرہ ایک نئے مسئلہ سے دوچار ہے - اسلیئے تجویز کیا جاتا ہے - کہ میونسپل وارڈ یا لوکل کونسلوں میں ایک کلرک متعین کیا جائے جو خواہش مند یا ضرورت مند بل جمع کرانے والے اصحاب سے ایک روپیہ فی بل برائے جمع کروانے بل وصول کرکے (اصل رقم کے ساتھ) متعلقہ اداروں اور بنکوں میں ہر وقت جمع کروائے - اس طرح اس نئے مسئلہ کا ازالہ ہو سکتا ہے اس کو قانونی شکل اور منظوری دی جائے -

سبجیکٹ کمیٹی کی سفارش

فیصلہ ہوا کہ دیگر میونسپل کارپوریشن ہائے سے رائے جملہ میونسپل کارپوریشن ہائے سے رائے طلب کی جا رہی ہے محکمہ اس کی روشنی میں اس تجویز کا جائزہ لے گا -

اتفاق ہے - سب کمیٹی کی سفارشات کے بعد یہ معاملہ دوبارہ جنرل کمیٹی میں پیش ہو گا - سب کمیٹی کے کنوینر سے درخواست کر دی گئی ہے کہ وہ جلد اجلاس طلب کر کے اپنی سفارشات بھجوائیں -

طلب کی جائے اور اسکی روشنی میں محکمہ اس تجویز کا جائزہ لے ۔

اکثر اوقات مشاہدہ میں آیا ہے کہ اداروں میں مناسب انتظامات نہ ہونے کی وجہ سے کسی اہلکار کی غفلت کی وجہ سے صارفین بل جمع نہیں کرا سکتے ہیں اور یہ واضح ثبوت ہونے کے باوجود کہ اس میں صارف کا کوئی قصور غلطی یا تغافل شامل نہ ہے ۔ موجودہ قوانین کے مطابق سربراہ لوکل کونسل کو اختیار نہ ہے کہ وہ سر چارج معاف کر سکے ۔ اسلئے میری تجویز ہے کہ عوام کی ایک جائز تکلیف کو دور کرنے کے لئے سربراہ لوکل کونسل کو اختیار دیا جائے کہ معقول وجہ ہونے کی صورت میں سر چارج بل کو معاف کر سکے یا کم کر سکے ۔

سبجیکٹ کمیٹی کی سفارش

آئیٹم نمبر 8 کے تحت تشکیل کردہ سب کمیٹی اس معاملے کا بھی جائزہ لے کے مفصل رپورٹ آئندہ اجلاس میں پیش کرے ۔

چونگیات کو ٹھیکے پر دینے کے نظام کو موثر بنانے کے لئے قواعد چونگیات 1964ء میں ترمیم کی جائیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔

سب کمیٹی کی سفارشات کے بعد ہی محکمانہ رائے دی جا سکتی ہے ۔

اتفاق ہے

قاعدہ نمبر 226 (1) چونگیات کی پڑتال و معائنہ کے لئے سینئر چیئرمین لوکل کونسل ھائے کے علاوہ سپرنٹنڈنٹ چونگیات کو بھی معائنہ کا اختیار دیا جانا چاھئے -		
قاعدہ نمبر سی 226 (2) چونگیات کا ٹھیکیدار جو عملہ وصولی چونگیات کے لئے بھرتی کرے گا - ان میں سے بد عنوانیوں کے مرتکب پائے جانے والے افراد کے خلاف سینئر چیئرمین لوکل کونسل ملازمت سے سبکدوشی کی کاروائی کر سکے گا -	فیصلہ ھوا کہ آئیٹم نمبر 8 کے تحت تشکیل دی گئی کمیٹی اس کا بھی جائزہ لے اور آئندہ اجلاس میں اپنی رپورٹ پیش کرے -	اتفاق ہے -
قاعدہ نمبر الف 226 (3) باب ھائے XXVI، XXII، XXI لوکل کونسلوں کے لئے قابل عمل ھوں -	بعد سفارشات سب کمیٹی محکمانہ رائے دی جائے -	
(4) چونگیات کے لئے ٹھیکداری پر عائد شدہ پابندی ختم کرنے کے لئے شرائط میں حسب ذیل ترمیم کی جاویں - (الف) شق نمبر 3 سب سے زیادہ بولی دھندہ فرم کے لئے لازم ھو کہ وہ فرم کے تمام حصہ داروں کے نام بمعہ رجسٹریشن داخل کرے - ب شق نمبر XII عملہ چونگیات کی تعیناتی میں ردوبدل سپرنٹنڈنٹ چونگیات کے مشورہ سے ھونا چاھئے -		

سبجیکٹ کمیٹی کی سفارش فیصلہ ہوا کہ آئٹم نمبر 8 کے تحت تشکیل دی گئی کمیٹی اس کا بھی جائزہ لے اور آئندہ اجلاس میں اپنی رپورٹ پیش کرے۔ مصالحتی عدالتوں کے تحت جو مقدمات اختیاری حدود سماعت کے زمرہ میں آتے ہیں - انہیں لازمی حدود سماعت کے تحت لانے کے معاملہ پر غوروخوض کیا جائے ۔	یہ معاملہ سبجیکٹ کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں زیر بحث آئے گا - سبجیکٹ کمیٹی کی سفارش کی روشنی میں ہی محکمانہ رائے دی جائے گی -	اس پر گورنر کے احکام صادر ہو چکے ہیں - اسی تجواز سے اتفاق نہیں کیا گیا -
سبجیکٹ کمیٹی کی سفارش مصالحتی عدالتوں کے تحت اختیاری حدود سماعت کے مقدمات کو لازمی حدود سماعت میں لانے کے سوال پر مزید غوروخوض کی ضرورت ہے اور ممبران اسی پر غوروخوض کے بعد پھر اپنی رائے کا اظہار کریں گے وہ تمام فوجداری مقدمات جن میں مصالحتی عدالتوں کو اختیار سماعت حاصل ہے - پولیس ان کی تفتیش سے بعض رہے ۔ **سبجیکٹ کمیٹی کی سفارش** اس ضمن میں مزید غوروخوض کی ضرورت ہے اور ممبران اسی پر غوروخوض کے بعد پھر اپنی رائے کا اظہار کریں ۔	سبجیکٹ کمیٹی کے سفارش کی روشنی میں ہی محکمانہ رائے دی جا سکے گی - یہ معاملہ سبجیکٹ کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں زیر بحث آئے گا -	اتفاق ہے ۔

پراجیکٹ کمیٹیوں کے ذریعہ مکمل کیئے جانے والے منصوبے کی لاگت کم از کم دو لاکھ روپے مقرر کرنے پر غور و خوض کیا جائے ۔ نوٹ قبل ازیں شہری لوکل کونسلوں کے لئے کم از کم دس ہزار اور زیادہ سے زیادہ پچاس ہزار کی حد مقرر ہے ۔ جب کہ ضلع کونسلوں کے لئے لاکھ روپے کی حد مقرر کی گئی ہے ۔ **سبجیکٹ کمیٹی کی سفارش** ضلع کونسلوں کو لاکھ روپے کی بجائے دو لاکھ میونسپل کمیٹیوں کو 50 ہزار کی بجائے ایک لاکھ ٹاؤن کمیٹیوں کو 50 ہزار یونین کونسلوں کو 10 ہزار کی مالیت کے منصوبہ جات پر عمل درامد بذریعہ پروجیکٹ کا اختیار ہونا چاہئے ۔	اس معاملہ پر سبجیکٹ کمیٹی کے اجلاس میں دوبارہ غور و خوض کی ضرورت ہے - محکمہ خزانہ کی رائے بھی اس معاملہ میں حاصل کرنا ضروری ہیں۔	اتفاق ہے - اگر محکمہ خزانہ سے رائے لینی مطلوب ہو تو حاصل کی جائے -
پراونشل ڈائریکٹر فنڈ آڈٹ نے وضاحت طلب کی ہے کہ کیا وائس چیئرمین ڈپٹی میئر کو دفتر ٹرانسپورٹ اور ٹیلی فون وغیرہ کی بھی ویسی مراعات حاصل ہیں	ٹیلی فون اور ٹرانسپورٹ کے علاوہ میئر اور چیئرمین صاحبان کو موجودہ پالیسی کے تحت مکان اور طبی معالجہ کی سہولتیں حاصل ہیں - جہاں تک مکان کا تعلق	اس معاملہ کا تعلق خود مقامی محکمہ سے ہے محکمہ خود ہی مناسب کارروائی کرے -

جوکہ چیئرمین میئر صاحبان کے لئے ہے۔ منظور کی گئی ہیں اور اگر ہیں تو کس حد تک۔ نوٹ - گورنمنٹ کی طرف سے صرف میئر چیئرمین حضرات کے لئے مراعات منظور کی گئی ہیں - ان میں ڈپٹی میئر اور وائس چیئرمین کا کوئی ذکر نہ ہے۔ **سبجیکٹ کمیٹی کی سفارش۔** ماسوائے دفتر کے ٹیلی فون اور ٹرانسپورٹ کی جو مراعات میئر یا چیئرمین کو میسر ہیں اسکا نصف ڈپٹی میئر اور وائس چیئرمین کو بھی اجازت ہو بشرطیکہ لوکل کونسل متعلقہ اس کی منظوری دے دے۔	چیئرمین یا میئر صاحبان لوکل کونسل کی ملکیتی رہائش گاہ بلا معاوضہ رکھنے کے حق دار ہیں اس کے عوض وہ اپنے اعزازیہ کا نصف حاصل کرسکتے ہیں - چونکہ ڈپٹی میئر یا وائس چیئرمین کو کوئی اعزازیہ نہیں ملتا اس لئے سبجیکٹ کمیٹی کی یہ سفارش قابل عمل نہیں - جہاں تک علاج معالجہ کی سہولت کا تعلق ہے چیئرمین اور میئر صاحبان کو اس ضمن میں وہی مراعات حاصل ہیں جو متعلقہ لوکل کونسل کے چیف افسر یا سیکرٹری کو ہیں - اگر یہ سہولت وائس چیئرمین یا ڈپٹی میئر کو بھی دی جائے تو محکمہ کو اس سے اتفاق ہو گا -	
مختلف لوکل کونسلوں کی جانب سے ایئرکنڈیشنر خریدنے کی منظوری کا تقاضا کیا جارہا ہے - چنانچہ ضرورت ہے کہ اس سلسلہ میں کوئی واضح پالیسی وضع کی جائے - تا نہ آئندہ کے لئے اس کے مطابق تمام لوکل کونسلوں کو ضروری	سبجیکٹ کمیٹی کی سفارش سے اتفاق نہیں ہے -	محکمہ کی رائے سے اتفاق ہے -

ہدایات دی جا سکیں برائے غور پیش[3] ہے۔

سبجیکٹ کمیشن کی سفارش

ایئر کنڈیشنر کا استعمال کارپوریشن کے میئر اور چیئرمین ضلع کونسل کے دفاتر کے لئے ضروری ہے۔ میونسپل کمیٹی ہائے جن کی آمدن ڈیڑھ کروڑ یا اس سے زیادہ ہے ان کے چیئرمین اس سہولت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

جنگلات،تحفظ جنگلی حیات و ماہی پروری کی سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات پر عمل درآمد کی رپورٹ

سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات	اس معاملے میں محکمہ کی جانب سے کی گئی کارروائی کی موجودہ صورت حال	مذکورہ سفارشات پر حتمی فیصلے
1	2	3
جناب غلام مجتبےا غازی کھر صاحب کی عدم موجودگی میں چوہدری محمد حنیف چیئر مین ضلع کونسل لیہ نے صدر کے فرائض سرانجام دیئے ۔ اور اس کمیٹی کی کارروائی میں نواب امان‌اللہ سیال چیئرمین میونسپل کمیٹی جھنگ ڈاکٹر محمد اشرف سیکرٹری محکمہ جنگلات تحفظ جنگلی حیات و ماہی پروری عزیز اسلم خان کنزرویٹر محکمہ تحفظ جنگلی حیات ڈاکٹر محمد یعقوب جاوید ڈائریکٹر ماہی		

چوہدری محمد اشرف کنزرویٹر آف فاریسٹ ہیڈ کوارٹر اور مرزا محمد طفیل انڈر سیکرٹری محکمہ مالیات نے شرکت کی -

۱- کمیٹی نے مندرجہ ذیل سفارشات کیں -

انریری گیم وارڈنوں کا تقرر زیر بحث آیا کمیٹی کے تمام ممبران نے مجموعی طور پر اس خیال کا اظہار کیا - کہ محکمہ تحفظ جنگلی حیات کی تشکیل تو ہو چکی ہے جس کی وجہ سے اب محکمہ تحفظ جنگلی حیات کافی مضبوط ہو چکا ہے - شکار کے تحفظ کے بہتر انتظامات ہونے کی وجہ سے اب محکمہ کی مجموعی کارکردگی کافی بہتر ہو چکی ہے - انریری گیم وارڈنز جو کہ محکمہ تحفظ جنگلی حیات کی مدد کے لئے لگائے جاتے تھے - وہ اصل میں ناجائز شکار کرنے اور ناجائز شکار پکڑوانے کے موجب ہوتے ہیں - اپنے ذاتی مفاد کے پیش نظر انریری گیم وارڈنز موثر نہیں رہے - کمیٹی کا یہ مجموعی تاثر تھا کہ اگر آنریری گیم وارڈنز نہ لگائے جائیں تو فوری طور پر ناجائز شکار میں کم از

اعزازی گیم وارڈنز کی تقرری کا نظام جاری رکھا جائے - کیونکہ یہ جوابی تحفظ میں معاون ثابت ہونگے

یہ نظام پہلے ہی محکمہ میں جاری ہے -

کم 50 فیصد کمی ہو جائیگی ۔ اس کے مدنظر کمیٹی کے تمام ممبران نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا کہ آنریری گیم وارڈنز کا تقرر عمل میں نہ لایا جائے ۔		
3۔ کمیٹی نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ محکمہ وائلڈ لائف کے ملازمین ممبران صوبائی کونسل اور تحصیل چیئرمین صاحبان کے ساتھ رابطہ رکھیں تاکہ عوام کے تعاون کے ساتھ شکار کے بچاؤ کے خاطر خواہ نتائج نکل سکیں ۔	یہ سفارش ٹھیک ہے ۔	اس سلسلے میں کنزرویٹر وائلڈ لائف پنجاب نے ضروری ہدایات جاری کردی ہیں ۔

هاوسنگ و فزیکل پلاننگ سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات پر عملدرآمد کی رپورٹ

سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات	مذکورہ سفارشات پر حتمی فیصلہ	محکمہ کی جانب سے کی گئی کارروائی اور ان کی موجودہ صورت حال
1	2	3
(الف) ایسی هاؤسنگ سکیموں میں جہاں لوگ صرف تھوڑے عرصہ کے لئے رہائش پذیر ہوتے ہیں ۔ مثلاً ہل اسٹیشن پلاٹوں کی الاٹمنٹ کے وقت بیان حلفی نہ لیا جائے کیونکہ مقامی آبادی اس قابل نہیں ہوتی کہ تمام پلاٹ خرید سکے اور یوں بہت سے پلاٹ الاٹ نہیں ہو سکتے ۔	اس وقت محکمہ هذا کی ایک ایریا ڈویلپمنٹ سکیم بمقام فورٹ منرو اور دوسری سکیم بمقام مری زیر امپروومنٹ ٹرسٹ مری چل رہی ہیں سپیشل کمیٹی کی تجویز ہے کہ ہر ایریا ڈویلپمنٹ سکیم جو کسی بھی ہل اسٹیشن پر واقع ہو کے بارہ میں باقاعدہ نوٹیفکیشن جاری کیا جائے ۔ جس میں یہ صراحت ہو کہ مذکورہ سکیم ہل سٹیشن ایریا ڈویلپمنٹ سکیم	معاملہ حکومت کے زیر غور ہے

ہے ۔ اس نوٹیفیکیشن کا اجراء متعلقہ سکیم کے PC-I فارم کی تیاری پر کیا جائے ۔ مزید براں ہر غیر مقامی الاٹی پر یہ شرط عائد کی جانی چاہیئے کہ ایک کنبہ (خاوند بیوی زیر کفالت افراد کنبہ) کو ان سکیموں میں سے صرف ایک سکیم میں زیادہ سے زیادہ ایک پلاٹ الاٹ کیا جائے ۔ مندرجہ بالا تجاویز کی منظوری کی صورت میں MLI 23 کے متن میں ان تجاویز کے مطابق مناسب ترامیم کرنا ہوں گی ۔

(ب) بڑے شہروں میں (گرین بیلٹ) کیلئے مختص جگہ پر بہت سی تجاویزات دیکھنے میں آئی ہیں انکو ہٹانے کے لئے محکمہ سخت کاروائی کرے ۔	اس بارہ میں گورنمنٹ کی جاری کردہ اور اس وقت مروجہ ہدایات بھی واضح ہیں جن کی رو سے گرین بیلٹ پر نہ تو تجاوزات کر سکتے ہیں ۔ نہ ہی انہیں دوسرے مقاصد میں تبدیل کر سکتے ہیں ۔ اس بارہ میں تجاوزات کو ہٹانے کے لئے لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی محکمہ لوکل گورنمنٹ و دیہی ترقیات محکمہ تعمیرات و مواصلات کے اپنے اپنے قوانین کے علاوہ	اس سلسلے میں محکمہ نے ہدایات جاری کر دی ہیں ۔

مارشل لاء آرڈر نمبر 821 کو بھی بوقت ضرورت بروئے کار لایا جا سکتا ہے اس بارہ میں فوری اور سخت کارروائی کے لئے محکمہ ھذا کی طرف سے جملہ ماتحت دفاتر کو ضروری ہدایات جاری کر دی گئی ہیں -